

نو 48

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حمد حقوق محفوظ

اللہ جل جلالہ

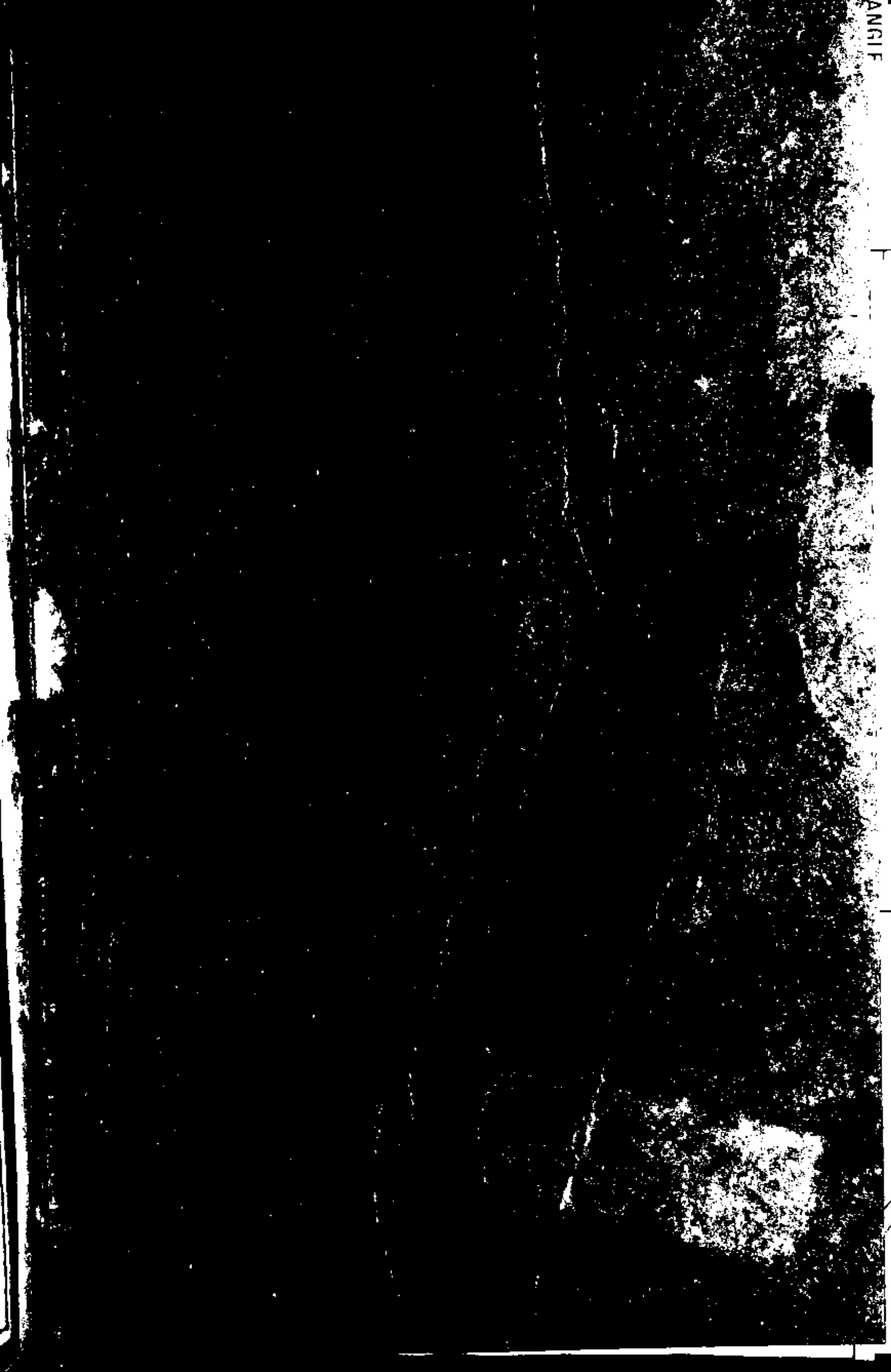
دی رمزون دل دل کھڑے دھگکائی
والذین منی لشد جلالہ



شاہ کوہین

مصنف و مؤلف

چوہدری نیاز الدین نیاز بیگ



بیاض و اللہ جل و علاوہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بیاض و اللہ جل و علاوہ

بیاض و اللہ جل و علاوہ
بیاض و اللہ جل و علاوہ
بیاض و اللہ جل و علاوہ

شہادہ کونین

یعنی

روحی نامی ایک ماڈرن مسلم بیٹی پر شاہ کونین کی رحمت
عجیب و غریب داستان

مصنف و مؤلف بر۔ چوہدری تیار الدین نیاز بی لے

یار اول قیمت تین روپے

دارالبتلیغ اسلام لیاقت پور

انتساب

60516

نیں۔ شاہ کونین۔ سرکارِ دو عالم۔ یوسف مدنی
محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی سے تبلیغ
دین اسلام کا یہ کتابچہ منسوب کرنے کی سعادت چاہتا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نصیب کا نہایت ادنیٰ نعمت خواں ہر
نیاز الدین

شکست

مثلاً شیخ روح دین مبین عاشقانِ رسولِ کریم
اور جوئے بھکے مسلم نوجوان بیٹوں بیٹیوں پر
بکھوں۔ ان پر بھوں۔ دینداروں اور بے دینوں
سب کی خدمت میں نفسانی عشق کے بڑے بڑے پلندوں
کا بدل یعنی عشقِ شاہ کونین کا یہ نادر تحفہ اپنی
سلطان الفقرا۔ حضرت فقیر نور محمد رحمۃ اللہ علیہ اور ولی
کامل حضرت مولانا مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کی طرف
سے پیش کرتا ہوں۔

خادم انعماء والفقرا :- نیاز الدین نیاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرضِ حال

حضرت صوفی القادری صاحب رحیم آبادی حال ساکن
کنجور ضلع سیالکوٹ کے ارشادِ عالی پر میں نے یہ کتاب
پیش کرنے کی جرات کی۔ آپ نے جس اعتماد اور جس
امداز سے ارشاد فرمایا۔ اُسے دیکھتے ہوئے تعمیلِ ضروری
ہوگی۔

مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کا پاکیزہ غریبات والا کتابچہ
جب میں نے حضرت صوفی صاحب کو سنایا تو معلوم ہوا
کہ میری طرح حضور بھی حضرت مولانا ممدوح رحمۃ اللہ علیہ
کے سچے شیدائی ہیں۔ عظیم الفرستی اور تنکاوٹ کو
مانع تھی۔ مگر تعمیلِ حکم کے لئے میں کچھ مستود سے کہتے
ایک کاپی بازار سے لے آیا اور دو تین دن میں اس
کتاب کا ڈھانچہ تیار کیا۔ بہا فی مرتب ہوئی سرخیاں لکھی
گئیں۔

حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب کی کتاب احسن القصص سے جو بیان لیتے تھے انہیں نشان زدہ کیا۔

شُرخیوں کے یا بمقابلہ اس کتاب کے مطلوبہ صفحات نوٹ کر دیتے اور جہاں جہاں سلسلہ ملانے کے لئے اپنے اشعار لکھتے تھے لکھ دیتے۔ اس طرح اس کتاب کے لئے

مواد تیار ہو گیا۔ اُس بزرگ سستی یعنی صوفی صاحب ممدوح

نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب

کی روح مبارک اس کام سے راضی ہوگی اور ہم بھی دُعا

کریں گے۔ بہر حال میری جلد بازی کا نتیجہ تھا بیان دُعاؤں

کا۔ کتاب کا ڈھانچہ بہت مختصر وقت میں تیار ہو چکا تھا۔

اس نئی عمارت میں حضرت مولانا مولوی غلام رسول حضرت اللہ

کی بناتی ہوئی وہی پرانی پختہ اینٹیں استعمال کی ہیں اور جہاں

جہاں ضرورت تھی اپنی تیار کردہ آجکل کی بازاری قسم کی

نئی اینٹیں اور نیا مصالحہ لگا کر کام اس طرح جھٹ پٹ

مکمل کر دیا کہ اس پر یہ شعر ٹھیک صادق آتا ہے۔

مسجد تو بنالی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
 من اپنا پراتا پاپی سہے برسوں میں من سازی بن نہ سکا
 میں نے جس جلدی میں اپنی چند کتابیں لکھی ہیں اس
 کی وجہ سے الفاظ کا ظاہری لباس بہت سادہ اور کہیں
 کہیں بد نما بھی ہو گیا اس پر مجھے افسوس ہے۔ ان کے
 ردیف قافیے کے بعض سقم جو جلدی میں روگئے تھے ایڈیشن
 میں ٹھیک ہو سکیں گے۔

اس کے لئے مجبوری بھی تھی۔ یہ خیال آرائی یا غزلیں
 نہ تھیں۔ ٹھوس مقررہ الفاظ میں مسائل کو بیان کرنا تھا
 سب حرفیوں اور غزلوں میں جس طرح گلشن خیال سے
 طرح طرح کے پھول جین کر نکلتے جاتے کامو قع ملتا ہے
 وہ دینی مضامین کو نظم میں پیش کرتے ہوئے ہاتھ نہیں آتا
 اور یہاں سبوتا بھی نہیں حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ
 کے ارشادات سے کچھ آسرا ملتا ہے کہ اصل مقصد مضامین
 نہیں۔ الفاظ کی آرائش نہیں۔
 الفاظ لباس کی مثل ہیں لباس سادہ بھی ہوتا ہے پر تکلف بھی۔

بے فائدہ خیال آرائی میرے نزدیک بے معنی ہے فضول
 خیال آرائی کرنے والوں اور الفاظ کے گلڈستے بنانے میں
 الجھنے رہنے والوں کو شاید قرآن کریم نے انفادوں کے
 کے متبوع فرمایا ہے۔

شاعر کا اصل کام کسی ٹھوس حقیقت اور مسئلہ کی طرف
 اچھے انداز میں اشارہ کرنا ہے۔

تعریف پھر اصل مسئلہ کی زوٹی چا پیے اور اگر کوئی ضروری مسئلہ
 مقصد یا پیغام ہے ہی نہیں محض خیال آرائی یا الفاظی مضمون

ہے یا خیال ہی لغو اور بھوسا سے متعلق ہے تو یہ تہ و ستانی
 مسلمانوں کی پیام زوال کی شقیہ شاعری کے پلندوں کی
 طرح اٹھا کر پھینک دینے کے لائق ہے۔

میرے مخصوص مخاطب۔ ان بڑھ دیہاتی اور عام شہری
 مسلمان ہیں۔ ان تک دین کا پیغام پہنچانے کے لئے ہیں
 نے فن شاعری سے کچھ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے
 جس کے لئے شعرا سے کرام اور ناقدین عظام سے معذرت
 خواہ ہوں۔

کتاب ہیر وارث شاہ پر ایک الزام ہے جو پنجابی دیہات
 کے ہر کس و ناکس کی زبان پر ہے کہ اس میں روحِ نبوت
 کا جھڑاپہ ہے، اچھے بھلے لوگوں کو اسی شک میں مبتلا دیکھا
 یہ لوگ وہ مقصود بتاتے ہیں جو بعد والوں خصوصاً تاجران
 کتب نے بخاری نقطہ نظر سے تراشے ورنہ حضرت وارث
 شاہ صاحب کا مقصد شاید وہی ہو جو ایک قصہ یا ناول پیش
 کرنے والے کا ہو سکتا ہے۔ باقی باتیں بعد میں اصلے کر کے
 سب توں وڈی اصلی ہیر بنا دینے والوں سے تعلق رکھتی ہیں
 کتاب احسن القصص کے متعلق یہی بات کہی جاتی تو منا سبب
 ہوتی۔ اس میں البتہ نفس و روح اور عشقِ الہی کے متعلق ایسے
 ایسے موتی بکھرے پڑے ہیں جو بہت ہی قدر کے قابل ہیں
 مولانا ممدوح نے حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان
 کے مطابق اپنا عشقِ الہی حدیثِ دیگران بنا کر پیش کرنے کی
 کوشش کی ہے اور ان کے اس مصرع پر عمل کیا ہے۔
 ۶۔ خوشتر آن باشد کہ سر دلبروں
 گفتم آید در حدیثِ دیگران

مہرِ زمانہ نے اذہاں بدل دیتے۔ پڑھے لکھے لوگ
 اُس قیمتی کتاب کو دیکھتا اس لئے ٹپک سمجھتے ہیں کہ وہ پنجابی
 زبان میں ہے۔ اس طرح وہ ان چھپے موتیوں سے محروم رہے
 کم تعلیم یافتہ اُن پڑھ قسم کے لوگ جو اُس کتاب کے ترجمہ سے
 لطف اندوز ہوتے ہیں وہ گہرے مضامین کو کم پڑھتے ہیں اور
 سیدنا یوسف علیہ السلام کے ظاہری قصہ کے دلچسپ مقامات
 کا، یا سن کر دل بہلا لیتے ہیں۔

ابنی چھپے موتیوں کو حضرت صوفی صاحب ممدوح کے حکم سے
 نئی ٹریوں میں پرویا ہے اسی شہد کونستہ انداز سے پیک کیا ہے
 اسلام کا روحانی معجزہ عوام کے لئے قابل فہم بنانے کی جو صحیح
 کوشش اس کتاب میں کی گئی ہے اس کی تعریف میں تو دن
 کرتا مگر وضاحت اس لئے ضروری سمجھی کہ معجزہ معجزہ نہ رہے
 اور عام بھائی بھی صاف صاف سمجھ سکیں۔

چنانچہ زیادہ صاف سننے کے خواہشمندوں کے لئے دل
 یوں کہتا ہے :-

متے عرفاں کا شیشہ توڑ ڈالیں عین مجلس میں
 رقیبوں کو بتادیں راز پائیں عین مجلس میں !!!
 جس طرح حق تعالیٰ نے جمل شائستہ اور شاہ کونین محمد عربی
 صلی اللہ علیہ وسلم - روح - نفس - شریعت اور طریقت شیطان
 اور امتحان کے راز اس کتاب میں صاف اور سیدھی طرح
 بیان کر دیئے ہیں اس بارہ میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ
 کتاب اگر ایک طرف نہی روشنی کے بیضہ میں مبتلا موڈرن
 مسلم بیٹی کے لئے نسخہ کبیر ثابت ہوگی تو دوسری
 طرف ہمارے ارد گردی شہروں کے تاریک کوپوں اور
 ملک بھر میں پھیلے ہوئے لاتعداد دیہات اور چھوٹوں میں
 پلنے والی ان غریب اور ان پڑھ بچیوں کے لئے ہدایت نامہ
 اسلام ثابت ہوگی۔

جس تک ہماری ترقیاتی سکیمیں بھی ابھی دینی تعلیم کی روشنی
 کی کوئی کرن نہیں پہنچا سکیں اور جو روزانہ کے سخت کام
 کالج کے کوٹھوں میں جتنی پھرتی اپنے ارد گرد پلنے والے
 ڈھوروں کی طرح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین

کے مبادیات سے بھی بے خبر رہ کر جوان ہو جاتی ہیں۔

ادھر دیہات کے جن نیم تعلیم یافتہ اصحاب اُردو ان کے استادوں یعنی دین کی روح سے بے خبر پیروں نے دیہاتی عوام کو اس غلط فہمی میں ڈال رکھا ہے کہ کتاب سیر و ارث شاہ میں روح اور بت کے ”بچھڑے“ اور راز ہائے معرفت بھرے پڑھے ہیں۔ ان کے اس غلط فہمی کے جادو کو توڑنے کے لئے

بھی انشاء اللہ یہ کتاب ایک موثر تعویذ ثابت ہوگی۔

یہ عرض کر دنیا بھی بے جا نہ ہو گا کہ تعلیم نو سے آراستہ اصحاب

اگر صرف اس کتاب کی فہرست مضامین اور دیہاتی بچے پڑھ لیں

گے جو اس کے لئے اُردو میں لکھے ہیں تو وہ اس میں ایک

ماڈرن پاک کہانی کا پلاٹ دیکھیں گے جس میں باطن روح

کے عالم بالا سے دعویٰ ملی کر کے اس دنیا میں آئے اور بھٹک

کر نفس و شیطان کے پھنسے میں پھنس جاتے اور پھر پوست

مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک توجہ اور رحمت سے انکی

پاکیزہ محبت اور یاد میں تڑپتے رہنے سے یہ مضمون کے

قدوم مسیحت لزوم تک پہنچ جانے کی داستان ہے اور

بظاہر ایک ماڈرن مسلم بیٹی کے آزاد ماحول کی غلطیوں
 اور غفلتوں کے نتیجے سے بھٹک کر بد معاش نفاس خاں اور
 اس کے شیطان باپ کے ذریعہ قہر خانہ تک پہنچ جاتے
 کی سچی کہانی ہے۔ جسے بچانے کے لئے یوسف مدنی محمد
 عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت جو نفع میں آگئی اور آپ
 اس بیٹی کو اس کے ازلی دشمنوں سے بچانے کے لئے بنفس
 نفیس تشریف لے آئے

یہ سب کچھ کہانی کے متعلق ہے اور اگر معنوی اور شعری
 خوبیوں کے بارے میں سنتا چاہیں تو حضرت مولانا مولوی غلام
 رسول رحمۃ اللہ علیہ کی جو پاکیزہ غزلیات جگہ جگہ اس نئے
 زیور میں ہیروں کی طرح بڑی گئی ہیں اور اپنی کو پیش
 کرنا اس کتاب کا ایک بڑا مقصد بھی ہے۔ یہ اگر کالج والے
 بچوں نے دیکھ لیں تو مجھے ڈر ہے کہ نفسانی عشق کو تسکین
 دینے والے پلندوں کا جو بوجھ دہ اٹھاتے پھرتے ہیں کہیں
 اس دلی کابل کے قدموں میں پھینک کر ہندی مسلمانوں کی
 پیام زوال کی اردو شاعری کے قداہتوں کو مجھ پر اتنا خفا

نہ کر دیں کہ مجھے بھاگ کر حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ
 اور حضرت حالی مرحوم کے قدموں میں پتہ یعنی پڑے
 بہر حال معنوی خوبیوں سے لبریز ایسی پاکیزہ غزلیات
 اس کتاب میں اول تا آخر بکھری پڑی ہیں جو ہر اس
 روح کو تڑپا سکتی ہیں جو بالکل ماؤف نہ ہو چکی ہو۔
 دعائے اللہ تعالیٰ اپنے عظیم الشان دین کی ادنیٰ سی
 تبلیغی خدمت کے طور پر اسے قبول فرمادیں۔

آمین !

مزید برآں

پنجابی عشقیہ قصے لکھنے والے حضرات میں بڑی بڑی کامل
ہستیاں شامل ہیں۔ انکے نیک مقاصد انہیں بہتر معلوم
ہونگے مگر اس زمانے میں وہ سب کچھ بے معنی ہو کر رہ گیا
ہے۔ یہ کتابیں اکثر ترم اور لے سے گائی اور سناتی جاتی
ہیں اور دیہاتی گھروں میں عورتیں اور بچیاں بھی۔ جب ایسی
کتاب ترم سے پڑھی جا رہی ہو کانوں میں رونی نہیں ٹھوس
ہیں۔

زمانہ بدل گیا۔ قلب و نظر کی پاکیزگی ہوا ہو گئی اور آج یہ
قصے بہ نظر ظاہر نوجوانوں کی نظروں میں سینمائی کہانیوں سے
زیادہ کچھ مطلب نہیں رکھتے۔ مگر ایک سنجیدہ طبقہ اب بھی
انہیں تصوف کی تشریحات قرار دیتا ہے۔ اور انہی کے ذریعہ
مسائل تصوف کو واضح کرتے کی کوشش کرتا ہے۔

وہ ہمیں کچھ روح قرار دے کر باقی کردار اس افسانے کے
اپنی طرف سے پورے کرنے دیتے ہیں۔ مگر اس کہانی

کو اگر مکمل کرنا ہو اور ہمیر کو روح فرض کریں جو اپنی قدرت
 صحیح کے تقاضے سے راجھے پر جان دیتی ہے جب ظالم دنیا
 ولے اسے جبراً سیدہ ^{ثانی} کھڑے سے بیاہ دیتے ہیں تو وہ راجھے
 کے لئے دیوانہ وار روتی پیٹتی رہ جاتی ہے۔ اب ہمیر روح
 کی طرح کھڑے کو نفس ماننا پڑے گا پھر راجھے کو نبی اکرم
 علیہ الصلوٰۃ کی جگہ فرض کرنا پڑے گا۔ یا اللہ تعالیٰ کی جگہ کہو
 نیک روح نے انہی کی محبت میں تڑپنا ہے اور نفس کے
 پھندے سے بچنے کی پوری کوشش کرنی ہے۔

کیا آپ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پوزیشن میں
 لانا پسند کریں گے جو پوزیشن خود راجھے کی کتاب ہمیر میں
 ہے کہ وہ بیچارہ عام دیہاتی عاشقوں کی طرح ہمیر کے دروازے
 پر دھکے کھاتا پھرتا ہے اور بالناخ سے کان پھڑواتا ہے۔
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ط یہ سب کچھ بعد والوں نے خصوصاً
 ہمیر فروش حضرات نے اپنی طرف سے بتایا اور حضرت وارث
 شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ لگا دیا اور نہ انکا مقصد وہی
 ہوگا جو ایک ڈرامہ نویس یا عشقیہ قصہ پیش کرنے والے کا ہونا

ہوٹا ہے۔ اسی طرح سستی پینوں۔ سوہنی مہینوال اور
 اس قبیل کی ہر کتاب سے روحانی پیاس بجھانے والے
 ایسے ہی مطلب لینے کی کوشش کرتے کرتے عشقِ نقسانی
 اور عشقِ حقیقی کو بڑی طرح گڈ مڈ کرتے رہتے ہیں اور یوں
 خطیب پنجاب کے عوام بھٹک کر رہ گئے ہیں۔

کتاب احسن النقص میں حضرت مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ
 نے عشقِ الہی کے راگ گاتے ہیں مگر:-

خوشتر آں باشد کہ سرِ دہراں
 کے پیش نظر کتاب کے اصلی مغز کو بی بی زیغنا کے عشقِ
 محازی اور نذرِ یوسف علیہ السلام کے واقعہ کے چھلکے
 میں اس طرح بند کر دیا ہے کہ عوام کی نظر میں اس مغز
 تک نہیں پہنچتیں۔ بس اس کتاب کی بنیادی حقیقت کو
 مولانا ہی کے الفاظ میں اس نیچرل ماڈرن کہانی کے ذریعہ
 کھول کر رکھ دیا ہے۔ اب اصل مقصد انشاء اللہ ہر لحاظ
 سے حاصل ہو سکے گا۔

یہاں ظاہری کہانی اگر بھی روشنی والے سے دین ماحول

میں پلنے والی عاڈرن مسلم بیٹی کے دینی تعلیم و تربیت سے

محروم رہنے اور غلط ماحول کے صدقے بھٹک کر چلے جیسے

گندے گڑھے میں گرنے اور نبی اکرم علیہ السلام کی پاک
توجہ سے صاف توج تھکنے اور ولی اللہ اور مبلغہ اسلام بن

جانے کی داستان ہے تو اس کے نیچے ایک نیک روح

کی سچی کہانی بالکل مسلسل اور متوازی چلی جا رہی ہے جو بھٹک

کر نفس کی بیوی بن گئی مگر حضور نبی اکرم کی نظر کرم سے انکی

پاک محبت کے طفیل پاک ہو کر انکے پاک قدموں تک

پہنچ گئی۔ حضور نبی علیہ السلام یہاں اپنے مقدس فہم نبوت

ہی میں تشریف فرما ہیں۔ انہیں راجھا وغیرہ کے عشق رسول پاک

اور عشق الہی رانجھے اور مہینوال کا محتاج نہیں ہے۔ اس

مقدس عشق کا ذکر صاف صاف بھی ہو سکتا ہے۔

دین سے بے خبری کی بنا پر دین سے بچنے والے قاری

کو اس طرح کہانی کے راستے گلشن اسلام تک لے جایا گیا

تھے کہ وہ اسکی سیر کتے بغیر واپس نہ آتے گا شریعت کے

بعد طریقت کا لب لباب بھی اسی طرح پیش کر دیا گیا ہے

روح کی کہانی ہر اُس روح کی اپنی کہانی ہے جو اپنی
 عقیب اور پاک عجت کا تحفہ سرکارِ دو عالم کے دربار
 میں پیش کرنا چاہتی ہے اور کس مسلمان کی روح ایسا نہیں
 چاہتی۔ پنجاب کی بیٹیاں جن کے لئے یہ کتاب خصوصاً لکھی
 ہے اس سے بڑھ کر پاکیزہ نظریات پر مشتمل کتاب اپنے لئے
 کہیں نہ دیکھ سکیں گی۔ سچے درد کا سیلاب ہر پڑھنے والے
 کو اپنے ہی دل سے چھوٹتا ہوا معلوم ہوگا۔ مسائل کی صحت اور
 یختگی کے لئے حضرت فقیر نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت
 مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی بہترین
 صامن ہیں۔

وَصَاعِلِنَا إِلَّا الْبَلَاءُ

—————

پہلی دو نظمیں وجہ تہیف اور اغراض و مقاصد وغیرہ پر کافی
 روشنی ڈال رہی ہیں ان کے بعد کتاب کے شروع میں
 تین نظمیں حضرت مولانا مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کی
 کتاب احسن القصص کی پہلی اہم نظموں میں سے لی گئی ہیں اس کے بعد اصل
 کہانی شروع ہوتی ہے۔

بندہ: نیاز الدین نیاز

دیکھا

یہ سچی کہانی تو پیش کی جا رہی ہے اس کا پس منظر ہم کھول کر صاف صاف بیان کتے دیتے ہیں تاکہ قارئین کرام کو یہ معلوم ہو سکے کہ راجی اور شاہ کوئین یوسف مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں جن کی بے لوث پاکیزہ محبت انسانی نفسانی محبت کی لاکھوں کہانیوں سے بالکل الگ قسم کی ہے۔ جو خواہشات کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی اور اسفل الساقین میں گری ہوئی بیمار روح کو عیسین کی طرف سے اڑتی ہے۔

ولی کامل مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب احسن القصص میں یوسف علیہ السلام اور بی بی زینب کا واقعہ بیان کیا ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ

۶۔ محبوبانندے راز سوباندے وچہ کلام پرایاں

سودر اصل یوسف علیہ السلام کی کہانی کے پردے میں وہ وہ کسی عاشق صادق کی کسی عظیم بے مثل ہستی سے محبت

کے راگ گاتے ہیں اور اس طرح حضرت مولانا روم

رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہیں:-

خوش تر آن باشد کہ سر د لبرال
گفتہ آید در حدیثِ دیگران!

کسی بزرگ کے حکم سے جن کا ذکر کیجئے کیا ہے میں حضرت
مولانا ممدوح کے ان چھپے موتیوں کو جس کہانی کے ذریعہ

پیش کرنے لگا ہوں۔ اس کے یوسف تو شاہ کو تین یوسف مدنی
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور زینب نفتح روحی والی ایک
روحی محترمہ ہیں۔ ہمارے یوسف مدنی علیہ السلام کے متعلق

خود مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

جاں یوسف دی روح مبارک دنیا چھوڑ سدا ہائی

حسن یوسف دے نوروں رب نے اک قندیل جلائی

روح نغمہ سرور تائیں حکم ہو یا رحمانی

یوسف دا اوہ نور نور خود وچہ کرے نہانی

اوہا نور جو یوسف والا سرور وچہ سما یا
مجبویاں دتے دل دامقعد ہو دنیا وچہ آیا

نام طفیل رسول اللہ سے یاد بخش اسما ہاں
 رحمت تھیں گت قطرہ دھویں دفتر بھرے گنا ہاں
 یہ تو مخفی نہیں کہ رب العلمین تو ازل سے موجود ہیں پھر
 کبھی مخلوق پیدا کی اور یہ جہان بنایا۔ جو پہلے اس طرح آباد نہ
 تھا۔ ارواح اپنی لطیف صورت میں مقیم بہشت قرب تھے۔
 ملائکہ اپنی جگہ تھے۔ جنات اپنی جگہ اور ان کا بڑا ابلیس لعین
 اپنی جگہ۔ اور یہ جہاں اپنے آنے والے مہمان۔ انسان کے
 لئے چشم براہ تھا۔ چنانچہ ایک دن با با آدم یہاں اتار دیتے
 گئے۔ کیوں اور کیوں؟

آدم بہشت میں تھے۔ ان کے لئے فرمان تھا کہ وہ اور
 انکی زوجہ بہشت کی نعمتوں سے فرحت پائیں۔ سیر کریں
 مگر اک شجر ممنوعہ کے قریب نہ جائیں جہاں لٹکے دشمن
 ابلیس کے انہیں چمٹ جانے کا خدشہ تھا۔ یہ ایک حاسد
 جن تھا۔ جو انہیں خواہشات کے کیمچ سے ملوث کر کے
 اس بہشت بریں سے نکلوا کر اپنے ساتھ سفلی دنیا میں لے
 جا سکتا تھا۔

خو ا بھول گئیں اور پھر آدم علیہ السلام بھی بھول گئے ابلیس
 اپنا کام کر چکا تھا اور اُس نے اپنی اس دنیا سے آلام
 میں آنے کے لئے تیار کر لیا تھا۔ چنانچہ وہ یہاں اتار دیے گئے
 اس سے پیشتر کبھی ارواح کا اس اُن دیکھی دنیا کے متعلق
 شوق دیکھ کر ایک دن غیرت خداوندی نے یہ سوال پوچھ
 لیا تھا۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟

یعنی بہشت برس میں رب کریم انکی جو پرورش فرما رہے
 تھے کیا روح اس پر مطمئن نہ تھے جو ایک اُن دیکھی دنیا کا
 پوشیدہ شوق ان پر اس قدر سوار ہو گیا تھا اور وہ اتنے خطرناک
 سودے کے لئے تیار ہوئے پھرتے تھے جس پر یہ سوال یعنی
 اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟ پوچھنا پڑا جو اب سب ارواح نے بلی کہا مگر
 اس بلی میں ایک ایسا دعویٰ اور بے پناہ شوق پوشیدہ تھا
 جو ثابت کرتا ہے کہ روح کی آمد یہاں خواہش اور شوق سے
 ہوتی نہ کہ جبر سے چنانچہ ارواح نے کہا ہم وہاں جا کر ہرگز
 ذات باری کو نہ بھولیں گے۔ کوئی فکر نہ کیا جائے۔ دنیا
 میں آنے کا شوق اس جواب سے صاف نمایاں ہے۔

یہی دعویٰ ملی ارواح کو اس ساری کارروائی کا ذمہ دار بتایا گیا
 اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اَلْسُتُّ بَرِيكْرُ ایسے شخصاً ہی
 نہیں پوچھ لیا گیا۔ یہ تمام ذمہ داری ارواح پر ہے۔ کہ وہ اس
 ان دیکھے جہان کے شوق میں بہشت کو چھوڑ کر یہاں چلے آتے
 اسی ان دیکھی دنیا کے شوق نے آدم علیہ السلام کو اور تو
 کو ابلیس کے پیغمبر بنا دیا اور اسے اپنی دشمنی کا بدلہ لینے
 کا پورا پورا موقع مل گیا۔

اس سلسلہ میں وہ مہلت اور وعدہ پہلے ہی سے چکا
 تھا جب وہ سجدے سے انکار کر کے مہرود ہوا تھا اس وقت
 اس نے کہا تھا۔ میں آدم سے بہتر ہوں۔ انا خیر منہ۔ اس
 میں مجھ سے زیادہ کوئی خوبی نہیں۔ مجھے موقع دیا جاتے
 تو میں ثابت کر سکتا ہوں۔ اے خدا۔ کہ انہماں کتنا کمزور
 ہے اور کس طرح تیری نافرمانیاں کرتا اور میرے ساتھ
 مل جاتا ہے۔ شان استغنا میں فرمان ہوا۔ تمہیں موقع
 دیا جاتا ہے۔ اس وقت شیطان نے جھٹ کہا۔ میں
 انہیں گمراہ کروں گا اور دکھاؤں گا کہ تجھے بھول کر کس

طرح یہ میرے ساتھی بن جاتے ہیں۔

فرمان ہوا۔ جو ہمیں بھول کر اُرد چھوڑ کر تیرا ساتھی بن جائے گا۔ تیری طرح۔ جہنم کا ایندھن بنے گا ہم انصاف کے وقت اس کی رعایت نہ کریں گے۔

چنانچہ ارواح کو گروہ درگروہ اس دنیا میں بھوانا شروع کر دیا گیا۔ اس مادی عالم کی ضروریات اور تقاضے ایسے تھے کہ شیطان کی ذریتِ نفوس میں سے اس کا ایک ایک نمائندہ یعنی نفس ایک ایک روح کے ساتھ بطور ساتھی۔

خدمت گار یا سواری کے دیا گیا۔ روح کے نفس یعنی اس مادی جسم کو زندہ رکھنے کے لئے نفس کی روح کو سخت ضرورت تھی۔ اور یہ نفس روح کی برتری تسلیم کرتے

کو اور تابعداری کو تیار نہ تھا ابلیس اور اس کی ذریت کا اس خدمت میں مطلب بھی تھا یعنی اس طرح انہیں اپنے

جذبہ حسد اور دشمنی سے کام لینے کا پورا موقع ملتا تھا لہذا کشمکش حیات کی مشکل ذمہ داری لینے کو وہ بخوشی تیار ہو گئے اس طرح اس مادی عالم میں روح کا یہ مادی

قفس یعنی بھگم وہ خوشی اٹھاتے پھرتے ہیں جس پاکیزہ عالم سے وہ اپنی گھٹیا فطرت کی وجہ سے نکلنے تھے۔ روح کو بھی اس سے محروم کرانا انکی بڑی خواہش تھی۔ اس کے لئے انہیں مہلت اور سہولت مل چکی تھی۔ اور وہ اس سفلی عالم میں کشمکش حیات کے لئے پوری طرح تیار ہو کر خوشی خوشی روح کے ساتھ چلے آتے۔

رب العالمین کو ہونے والے واقعات کا پورا علم تھا مگر روح نے وعدہ بلی کے وقت جو جرات کی اور اس سے پیشتر اس کی جو خواہش اُسٹ بڈ بگم؛ والے سوال کا باعث ہوئی تھی یہی چیزیں اس کے امتحان کا باعث بن گئیں۔

تاہم رب العالمین کو اپنے ارواح سے بہت ہمدردی تھی۔ انہیں یوں سمجھانے لگے۔ تم اس امتحان میں مبتلا رہی پورے اتر سکو گے۔

تمہارا دوست نما دشمن تمہیں اپنا بنانے کی پوری کوشش کرے گا۔ اسے ایسی طاقت اور مہلت مل چکی ہے۔ تم بھی مجبور محض نہیں ہو۔ مگر تمہاری کمزوری بھول اور غفلت ہے

وہ تمہیں دھوکے میں ڈال کر ہم سے غافل اور منکر تک
کر دے گا۔

البتہ ہم تمہارے لئے اس جہان میں اپنے پیغام بریکے
بعد دیگرے بھیجیں گے جو تمہیں یہ وعدہ ملی اچھی طرح یاد
دلا دینگے۔ مگر تم مادے کے لحاف میں لپٹے ہوئے۔ نشہ
غفلت سے سرشار نفس و شیطان کی بیویوں کی طرح اپنی
کی بولیاں بولو گے اور ہمارے پیغام بروں کی بات پر
بہت کم کان دھو گے۔ اور اس وعدے کی یاد دہانی سے
بہت کم فائدہ اٹھاؤ گے:

تمہارے یہی خادم نفوس تمہارے معبود اور خداوند ہیں کہ
تمہاری اصلیت تک بگاڑ دیں گے۔ اور تمہیں بھی سفلی
عادات اور خواہشات کا پتلا بنا کر پھر اس دنیا سے قریب
وصال میں آنے کے لائق نہ چھوڑیں گے۔

تمہیں اس نور کے بجائے ایسا آتش پسند بنا لیں گے کہ
تم ان کے ساتھ دوزخ میں جاتے ہو کوئی گریز نہیں کرو
گے۔ اس عالم پاک اور بہشت قریب سے تم وہاں اتنے

بے پرواہ اور بے خبر ہو جاؤ گے اور فضا سے دوزخ کے لئے اس قدر تیار کہ وہاں دم بھر کے لئے تمہیں بیماری یاد بر مصیبت نظر آئے گی وہاں جس عادت کے عادی بن جاؤ گے اسی میں یہاں واپس آؤ گے۔ یعنی دوزخ تم ساتھ لاؤ گے۔ جب تم کثافت کے کیڑے کی طرح گندگی ہی کو بڑھانا بچھونا بنا لو گے تو یہاں تمہیں وہی چیز ملے گی گویا تمہاں ہی خواہش پوری کی جاتے گی۔ اور تمہارے ساتھ بے انصافی نہ ہوگی جو کچھ تم چاہتے تھے تمہیں مل جاتے گا۔

ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ تمہیں اتنا سمجھائیں اتنا یاد دلاتیں کہ تمہیں معاملہ نہ ہے آجیدہ تمہاری مرئی ہے۔ جو چاہو اپنا کرو بہر حال ہمارے پیغام بریکے بعد دیکھئے آتے رہیں گے اور بالآخر ان سب کا سردار ہمارا محبوب محمد عربی یوسف مدنی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آئے گا اور بیماری طرف سے پیغام بری کا پورا پورا حق ادا کر دے گا۔ تمہیں اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آنے کے عملی طریقے اپنے عمل سے پیش کر دکھا دے گا۔ تمہیں ہر طرح سمجھائیں

ہمارے محبت بھرے پیغام تمہیں سنائے گا۔ تم سے
بے انتہا محبت کے گا اور ہماری اور اپنی محبت کا مطالبہ
بھی تم سے کرے گا۔

اس محبت کے ذریعہ اس کی بتائی ہوئی راہ پر چل کر اپنی بارگاہ
قرب میں واپس آنے کا راستہ تمہارے لئے ہم کھلا رکھیں گے
بس جاؤ اپنی خوشی کو دیکھو اور اپنے دعویٰ الٰہی کا امتحان

دو:

فقط:

نیاز الدین

عرض نیاز

مسلم بیٹی خاطر تحفہ پیش اسماں کر چھڑیا

پنجابی بولی وچہ عطر حقیقت کدھ دھر چھڑیا

تیری خاطر چھنیاں بیٹی چنگیاں چنگیاں گلاں
اللہ دے دلایاں دیاں بہت صحیح تے سوہنیاں گلاں

مولانا مودودی کنوں تشریح دے پھل منگے

حضرت نور محمد کنوں طریقت دے گل منگے

ولی غلام رسولوں اصلی شہید لبایا بیٹی

تیری خاطر ایس طرح گلقتہ بنایا بیٹی

سنیاں ولادت شاہ ولی پیرنوں کہن قرآن پنجابی

غلطیے بیٹی ایویں اس تے مغز کھپان پنجابی

احسن القمص ولی غلام رسولوں اک سی تحفہ

اج دی پڑی لکھی پود نہ اس نوں من دی تحفہ

داز معرفت پیر اندر محمدی نہ ٹکراں ماریں

اچی توں اچی گل ایسے دیکھیں نظراں ماریں

روح تے نفس آدم تے شیطان امتحاں دیاں دزیاں
 ایسی صاف کہانی نہ توں دیکھی میں تاں سمجھاں
 میرے ہتھوں لکھواتی تے میرا کم کہیں نہ
 مینوں کچھ نہ جان اس پتیروں پر محرم رہیں نہ
 کسر نشان جو سمجھن مادری بولی توں پڑھتاں وہی
 پنجابی اردو ترقال وچہ لکھی توں پڑھتاں ہی
 اوہ محرم رہن گے ایسے چھپے سیریاں تھیں پھر
 اوہ تا واقف رہن گے انہاں لکے سیریاں تھیں پھر
 وڈا حق ان پڑھ لوکاں دا اد پر پڑھیاں بیٹی
 میں اس خاطر پنجابی دی بیٹی پڑھیاں بیٹی
 اپنی مادری بولی توں کیوں اتنا گھٹیا سمجھن
 باہجہ پنجابی لکھ کر وڑاں بیٹیاں کچھ بنا سمجھن !
 انگریزی تے فارسی ساڈی انہاں دے کس کم اوے
 کیوں نہ بندہ انہاں نوں پھر پنجابی سخن سناوے
 جتھے اچھے علماء نہ پہنچن نہ پہنچنا چاہندے
 جتھے صحیح نماز تے کلمہ تک بھی نہ سکھاندے

جتھے اُن پڑھ نُلان جھوٹے پیر بتاؤن اُلو
 جتھے بیچارے تربیت باہجہ رہ چاؤن اُلو

اوتھے اونہاں دی بولی وچہ اساں پیغام پوجاناں
 سن لے پڑھیا لکھیا عربی تے انگریزی دانان

شکسپیر دیاں نظماں تیرے جلسیاں میں بھی پڑھیاں
 کیٹس دیاں تے ہو رکیاں دیاں بولیاں میں بھی پڑھیاں

اودھرب نبی دا دین اسلام بھی میں کچھ سکھیا
 علما نہیں سکھیا تے فقرا نہیں سی میں کچھ سکھیا

توں اودھردل دے بیٹھا اونہاں تے عاشق ہو یا
 میں ایدھردل دے بیٹھا انہاں تے عاشق ہو یا

کرکٹ کو منظری ریڈیو تے کن لا ادبوں توں سننی

دینی گل کیوں شوقوں توں پڑھنی تے کیوں توں سننی

توں اس راہ دل نہیں آؤ تاں تے میں کی تینوں سمجھاں

پڑھیا لکھیا نفسانی کیوں نہ جی تینوں سمجھاں

مدت توں سوچاں میں لیکن سمجھ نہ کوئی آدے

نویں کہانی وچہ ایہہ دولت کیوں سمجھ کوئی جاوے

آخر اللہ نے کم لے لیا ولی ملے اک تینوں

انہاں حکم فرمایا کہ اسی حکم دے اک تینوں

نویں طرح کر پیش بدل کے احسن قصص پیاری
حکم اساڈا من تے کرسی فضل جناب بار ہی

اساں دعا کرساں تے ولی غلام رسول کرین

تینوں اس کم دے وچہ انشاء اللہ مدد دین

آخر میں بازاروں اس کم لہی کا پی لے آیا !

یوسف مصری دے تھاں یوسف مدنی ہی لے آیا

روحی میری بس نفخت روحی والی بیٹی !

پڑھ انگریزی اپنے نفس دی بیوی بیٹی بیٹی !

یوسف مدنی تود اس بیٹی اتے کرم کھاتے

آپ گناہ دی دیتا توں کڈھ کے دل شرم لیتے

بچھ دن رات اندر کھاتی شاہکار ایہہ پورا ہو یا

رونہ دی بک بک دے وچکار ایہہ پورا ہو یا

اس وچہ جھوٹ نہ سمجھ توجہ ہے انہاں ولیاں دی
نور محمد اتے غلام رسول جہاں ولیاں دی

حضرت صوفی القادری صاحب بھی جو وعدہ کیتا
 خاص دعائیں میں آکھاں اونہاں اوہ پورا کیتا
 پاک نبی نے خاص توجہ فرماتی میں جانناں
 کم اونہاں ایہ کروایا تود اے بھاتی میں جانناں
 رب میرا پوری میری تبلیغی خواہش کرسی
 جیسے لکھواتی چھپوانے دی فرمائش کرسی

فراق نبوی اور یاد الہی میں رونا اور رُلانا اس

کتاب کا ایک بڑا مقصد ہے،

نہیں دے دن رخصت ہوتے رونا پاسے آیتے

بے درداں نون درد مندی داتواں جہان دکھایتے

سکیاں چشملیاں اکھیاں دیاں تھیں ندیاں نیرو گایتے

چھانے دل دے پھوڑو گایتے جگروں خون چلا پیتے !

سنبجواں دے تھاں نبیناں وچہ پھر نونی ہٹے آیتے !

اس ہٹو وچہ پھر روح دیاں ڈبیاں بیٹریاں تارد کھایتے

بھٹکی ہوئی روح تیری دی ایسے بیج بیج کہانی

چھڈ یوسف دادامن جو بن گئی نفسانی رانی !

اس نے سن اس غلطی اُپر عمراں تک پچھتا ناں

پڑھ پڑھ ایہ درداں دیاں نظماں اس نے رُہڑ دیاں جاتاں

دھونے دھو سکدا ہن نیراں دریا ہی اس دے

رور و ہودے پاک تے بل سن یوسف مدنی اس دے

یوسف مدنی فرمایا ہے رب دے خوفوں روویں
 پت پتھر وانگ گناہ جھڑسن جے خوفوں گریاں ہوویں
 عایشہ پچھیا بلا حساب بھلا کوئی جنت ویسی
 فرمایا جو کر کے یاد گناہاں روند رہی!

مولانا رومی روون تون وجہ نجات بتاؤن
 روون دے موقع اوہ رب دے انعامات بتاؤن
 گناہگار داروتار رب فرماوے سوہنا لگدا
 مقررین دی تسبیح تون بھی رب تون اچھا لگدا
 بابجوں عشق الہی جو پرہیز گناہوں کردا
 پردہ رکھ کے چھپ چھپا کے کئی گناہ اوہ کردا
 ہن گل کرد عشق دے دعوے دارو کی کچھ کرتاں
 عشق حقیقی کرنا یا نفسانی وچہ ڈب مرناں

ہیرتے سوہنی تے ہی معرفت دے الزام لگا سو

یاہن سدھی صاف حقیقی منزل دل فطر آسو!

پنڈ دے پیرا ہے بھی ہیر اندر قرآن بتاسن

یارب کوہوں ڈر کے پاک نبی دے حکم سناسن

کالج دامتڈا ہن گندیان غزلاں چاٹی پھری
یا ایہ ماڈرن پاک سٹوری سینے لانی پھری
نہیو سے پڑھ پڑھ کے انگریزی راگ انگریزی گاسن
یا پھر پاک محمد سے اسلامی راہ دل آسن
بس جو کہ سکدے سی بالکل صاف اسماں کہ چھڈیا
خدمت تیری مقصد سی ایہ راز ہے تماں کہ چھڈیا!

د نیاز الدین

فہرست مضامین اصل کتاب

	1	حمد محبوب حقیقی - رب العالمین - از حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔
۵۴	2	نعت سید المرسلین :- از حضرت مولانا ممدوح
۵۸	3	ترغیب بہ پرہیز عشق حقیقی و عالم رفاہ :-
44	4	پس منظر قرآن مجید سے - اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَقَالُوا بَلٰی از مصنف و مولف
48	5	فرشتوں کو سجدہ کا حکم اور ابلیس کا انکار اور ارتداد
۷۰	6	لو :- ابلیس کا مردود ہو کہ غم و عقصہ میں غیرت الہی سے مہلت اور آزمائش آدم علیہ السلام کا پروانہ لینا - (از مصنف)
۷۲		ہجرت ارواح کو دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ ہو گیا۔
۷۴	7	وہ روحی :- از مصنف
۷۶	8	نفس امارہ :-
۷۸	9	رب العالمین کے دربار سے روحمیں رخصت ہوتی ہیں۔

ب: یہ روحی اور اس کی سہیلیاں۔

- ۸۱ روحی کی پیدائش ایک آزاد و خیال گھرانے میں۔
- ۸۲ ایک شیطان و تلال اپنے لڑکے نفاس خاں سمیت روحی کے والد کے گھر ملازم ہو گیا اور اسے اغوا کرنے کی فکر میں لگ گیا
- ۸۳ روحی جوان ہو گئی اور اس کے والدین اچانک فوت ہو گئے اس طرح وہ اور آزاد ہو گئی۔
- ۸۴ روحی کو پہلی دفعہ ایک عجیب و غریب پاکیزہ خواب نظر آیا
- ۱۰۱ روحی کی تڑپ:
- ۱۰۲ خواب والے محبوب سے خیالی باتیں۔
- ۱۰۳ بے چینی۔
- ۱۰۴ بے قراری۔
- ۱۰۴ حالِ زار
- ۱۰۸ روحی کی دوستوں نے اس کے غم کی تحقیق کی کوشش کی
- ۱۰۹ مکار خادم نے ایک مکارہ عورت کو حقیقت معلوم کرنے پر مامور کیا۔

۱۱۳ 22 مکار دایہ نے روحی کو بھروسے میں لے لیا۔

۱۱۵ 23 دایہ کو جواب دیتے ہوئے روحی کا حقیقت افروز بیان۔

۱۱۷ 24 شیطان دایہ کا جواب۔

۱۱۸ 25 روحی کا جواب باصواب

۱۱۹ 26 دایہ ہجرت زدہ ہو کر رخصت ہوئی۔

۱۲۰ 27 اگلا سال غم و اندوہ کی نذر ہو گیا۔

۱۲۱ 28 ۱: روحی نے اسی قسم کا دوسرا پیکرہ خواب دیکھا۔

۱۲۲ ۲: روحی کی درونک فریاد۔

۱۲۳ 29 روحی کا پُر معنی سوال۔

۱۲۴ 30 سر اپانور کا جواب۔

۱۲۵ 31 پھر کیا ہوا۔

۱۲۸ 32 روحی کے شیطان خادم نے اب خود اس سے بات پھلاتی

اور سے بھلانے میں کامیاب ہو گیا۔

۱۳۱ 33 روحی نے مغالطے میں پڑ کر اس شیطان کے بیٹے نفاس

خان کی بیوی بننا منظور کر لیا۔ بعض خیر خواہوں کے سمجھانے

کا روحی پر کچھ اثر نہ ہوا

۱۴۲ 34 مغالطے کا شکار روحی اپنے مکار خاوند کے ساتھ خوشی

خوشی اپنے گھر کو چھوڑ کر اس کے گھر کی طرف رخصت ہوتی ہے

۱۴۳ 35 روحی کو پشاور پہنچ کر پتہ چلا کہ اسے دھوکہ دیا گیا تھا

اور وہ اپنے سابق خادم نفاس خاں ہی کی بیوی
بن چکی تھی۔

36 روحی کے حسرت بھرے بین۔

۱۵۲ 37 کہ: روحی ایک دردناک فریاد کرتی ہوئی بے ہوش

ہو گئی اس عالم میں ایک غیبی آواز نے تسلی دلائی اور

دین کی طرف متوجہ ہونے کے لئے فرمایا۔

ب:۔ غیبی آواز۔

۱۵۳ 38 غیبی آواز نے مسلم بیٹیوں کی بے دینی کا گلہ ایسے موثر

الفاظ میں فرمایا کہ روحی نے یکسر اپنی زندگی بدل
لینے کا فیصلہ کر لیا۔

۱۵۴ 39 روحی تے اگلی صبح بازار سے یوسف مدنی علی اللہ علیہ وسلم

کے سوانح حیات کی کتاب منگائی اور اس میں حضور
علیہ السلام کے حالات پڑھ کر حیران رہ گئی۔

40 روحی اپنی غلطیوں اور آخر کار زبردست غلط فہمی کا شکار
ہونے پر غم و اندوہ کے دریا میں غرق ہو گئی۔

142 41 غیبی آواز کی رہنمائی سے جب وہ یوسف مدنی علیہ السلام
کے سوانح حیات اور مشن سے واقف ہوئی اور خوابوں
کا نقشہ اس کے دل و دماغ پر چھا گیا تو رو کر اس نے
حسرت و افسوس کے دریا بہا دیئے۔

143 42 میں چاہیے کہ تکرار والی دردناک غزل۔

145 43 اے دوپہ خوابوں آون والیا! رات براتیں آویں۔

خاص حصہ برائے تبلیغ شرع دین منتین۔

144 44 ا: روحی نے یوسف مدنی کے ایک خادم کی لکھی ہوئی

دینی کتاب میں اسلامی اقرار کلمہ پر ایک عجیب مضمون

چھٹا اور اپنی لاء علمی پر بہت پشیمان ہوئی۔

148 45 ب:۔ اقرار نامہ کلمہ۔

145 45 روحی نے اسی رسالہ میں نئی روشنی کی شیدائی بیٹیوں کی

صدر اپوا کی ایک تقریر کے جواب میں یہ نظم پڑھی۔

اور بہت متاثر ہوئی۔

46 رُوحی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی مندرجہ ذیل
مجمل تعریف پڑھی تو اس کی حیرانی کی حد نہ رہی۔

47 رُوحی نے قرآن مجید کے بعض مقامات کے مندرجہ ذیل
ترجمے دیکھے تو اسکی پینچنیں تھل گئیں۔

48 عام فہم ترجمہ قرآن مجید دیکھنے کے بعد رُوحی کو حضور
یوسف مدنی صلعم کی یہ پیاری احادیث دیکھنے کا موقع
ملا جو خصوصاً انکے اسوۂ حسنہ کے بارہ میں ہیں۔

49 مندرجہ ذیل بیالیس احادیث کا ترجمہ پڑھ کر رُوحی یوسف
مدنی کی تعلیم پر فریفتہ ہو گئی۔

50 رُوحی نے یوسف مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی مشکلات
پر یہ چھوٹا سا رسالہ پڑھا تو غم سے اس کا دل بیٹھ گیا اور
روتے روتے بے ہوش ہو گئی۔

51 رُوحی نے فقیر محمدی کی شان کا مطالعہ کیا تو اسے معلوم ہوا
کہ حضور عمر بھر کے لئے بمعہ اپنی آل کے فقیر بن گئے اور
بی بی فاطمہ کے مقابلہ میں آجکی مسلم بیٹی کس طرح

زیب و زینت و زیبائیت۔ اُرائیت۔ لباسِ زینجر۔ محلات
کی حسرتوں میں اطمینان سے محروم ہو گئی اور رشوت بلیک
ملاوٹ جیسی لغتیں عام ہو گئیں۔

۲۲۰ 52 روحی نے ایک کتاب میں اللہ کے بندوں کی یہ صفات

پڑھیں جو قرآن مجید میں بیان ہوئی ہیں تو اسکی نئی
روشنی سے چندھیائی ہوئی آنکھوں میں بصارت آگئی۔

۲۲۹ 53 روحی نے با محاورہ نظم میں اذان اور نماز کا ترجمہ پڑھا
تو اسے دلی سرور حاصل ہوا۔

۲۲۵ 54 روحی کی قسمت اس معیت کدہ میں ہی جاگ اٹھی اور
اسکی پاک محبت آنکھوں کے دربار میں قبول ہو گئی۔

۲۳۲ 55 شاہ کونین کی توصیف حسن میں روحی کا سوال در سوال

۲۳۹ 56 کہ: شاہ کونین کا فرمان بلاغت نظام

۲۴۱ بس بے پچہ پچہ جس فریب حسن انسانی میں مبتلا ہے۔ اسکی
حقیقت محض آنکھوں کا دھوکہ ہے۔

۲۴۵ جہر انسان محض ظاہری حسن کے مجال میں پھنس کر رہ
جاتا ہے اور صانع حقیقی سے بے خبر رہتا ہے۔

دھرتوں نظر غنی سے در دل پاویں لکھ کر اسے انتہا

57 اتنی زبردست تقریر عشق الہی کے متعلق سن کر روحی کا

دل روشن ہو گیا اور اُس نے راز معرفت پالیا۔

58 خواب سے بیدار ہونے کے بعد

59 اور گناہ خائبہ کا احوال

ب: روحی کی پاک محبت کا نقشہ اسکی اپنی زبان سے

60 غم و اندوہ اور گناہ کی دنیا سے گھرائی ہوتی روحی کو ایک

فرشتہ صورت بزرگ ہلنے آتے ان کے ساتھ اسکی عجیب

و غریب گفتگو ہوتی اور انکی نظر نفاس خاں کی شرارت

کی بڑھیں کھوکھلی ہو گئیں۔ روحی کی پر معنی گفتگو کا مفید

نتیجہ یعنی نفاس خاں کے پنجرے سے اسکی رہائی۔

61 نفاس خاں کے جنگل سے آزاد ہو کر روحی شاہ کونین

کے انتظار میں انکے راہ پر سر اپا انتظار بن کر بیٹھ گئی

یہاں وہ بزرگ اسے پھر ملے جنہوں نے راہِ طریقت

تصور اسم اعظم۔ اور قرآن کا ایک خاص حکم اور دیگر

اعمال و اوراد مزید روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کے

لئے اسے سمجھائے

۲۷۴

۶۳ دردِ فراق میں روحی کی شاہِ مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مزید انتظار اور گزارشات

۲۸۲

۶۴ روحی دردِ عشقِ حقیقی میں کوئلے کی طرح دہکتی ہوئی اپنے سابق جھوٹے معبود نفاسِ خاں کے مقابلہ میں یوسفِ مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے معبودِ حقیقی کی تعریفوں کے راگ گاتی ہے۔

۲۸۳

۶۵ انشراحِ صدر کے بعد روحی کی اپنے سچے رب کی بارگاہ میں دعا۔

۲۸۴

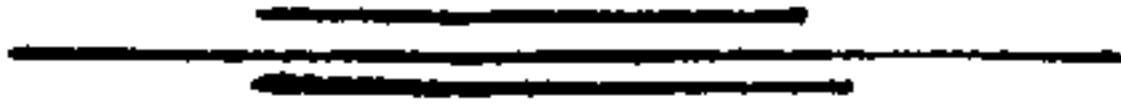
۶۶ روحی کی دعا قبول ہو گئی اور ایک دن شاہِ کونین یوسفِ مدنی یعنی محمد عربی کی سواری آگئی۔

۲۸۹

۶۷ روحی کی معرفت میں ڈوبی ہوئی فریاد اور عرضِ حال۔

۶۷ آنحضرت کا جواب باعجاب جس سے روحی کی درد
 فریق کی مشکل کا مکمل حل ہو گیا اور وہ
 ولی کاملہ اور سچی مبلغہ اسلام بن گئی:

فقط:



حمد محبوب حقیقی رب العالمین وراز ہائے معرفت

از حضرت مولانا مولوی غلام رسول رحمتہ اللہ علیہ

عشق بھنا اخلاص نہلایا رنگیا رنگ شہودی

صدق صفادی آب ہوائیں پلایا وچہ تو شنودی

برگو برگ اوادت ازلی نور چایا ہویا

محویت دے خمر طہوروں نشتر چڑھایا ہویا

افضل اطہر اکمل انور جلیس وچہ سب وڈیاں

عدم تکلف والیاں جس تھیں ندیاں وگدیاں آیاں

ازل ازالی ابد آبادی تمہد دوام مدامی

وچہ دربار و ہوب غنا سے ایہ سر سبز دوامی

مکل مراتب حقیقی خلقی تشریحی تشبیہی !

منظہر حمد حمید حقیقی ایہ مکشوف بدیہی

حمد چراغ دلاں تاریکاں مشعل شب بہجوراں

ہریر ذرہ جس تھیں چمکیا وچہ اقرار قصوراں

پاک منترہ خالق عالم باہجہ مثال نظیروں

اسدا شکر نہ قدر بتدیدا عقلا ندی تدبیروں

حادث کیا قدیموں جانے بے لگہ اٹھے ہو انہیں

وچے ڈب مریدیاں عقلاں حیرت دے دریا میں

کھول اکھیں تدمہ حال کیا تھی دیکھ ذرا کتھ آیوں

کس گھیلوں کت کارے چلیوں تے کی پاس بیابوں

ناسیں شتے مذکور کدائیں اندر وقت وہاں

فیض وجود عدم تے چمکیا کھولے راز چھپاتے

چاتے بھار برہوندے بھارے تے توں عہد پکاتے

بول بلی اقراری ہو یوں آن غضب سر چاتے

بار امانت چانہ سکے زمیاں تلک بچارے

انس ظلوم جہول اٹھایا ہن کیوں عہدوں ہارے

چھٹے بحر کرم دے قطر یوں دونوں عالم تارے

انس حقیقت جامع کر کے وچہ اس دار اُتارے

تے ایہ نسخہ چند اجزاؤں وچہ عناصر چارے

ناطقہ نفس قلب روح سرسوں خفی جلی ایہ چارے

خلق امر دیاں شانناں دے وچہ تینوں ملی امیر می

جان نہ جان اُفاق تے النفس تیں وچہ پئے تقدیری

پاتے توں اپنایا جا تو مڑ مڑ پویں کو راہیں
ہر پایا ان پایا تیرا جے اک پایو تاہیں

اے غدارتہ ہار اقراروں انت پھول پتھ ملنا

کتول چلیوں کتول چلنا کس سنگت و پو رلتا

سن کس چھوڑ کدھے غم رتھوں واٹ لمی توں راہی

میٹ اکھیں کتھ پتھ وگا یو پامنے ملی سیاہی؛

توں پُرشان دلاور ضیعغم ہو یوں آپ نتاتا

خود توں جان شغال کمینہ بلپھوں چھوڑ ٹھکانہ

ظالم جاہل ہے نہ ہوندوں نہ پوندوں وچہ کاسے

ایہ پئے مدح مذمت نایتیں اس وچہ تاز اشارے

ظلم کما سر نفس امارے نوم نہ رہی موئے

بعد وصول الہام اچانک اطمینان فتوئے

سیر الی اللہ لا الہ الا اللہ تک سارا

اوہو معنے جلوہ کردے جسیں دل ہرورتانا

مخت نفی وھر غیر اٹایاں ملی نجات جدایوں

نال اثبات ثبوتی پھردیاں ملی برات صقیوں

اِکّا نورِ زینِ آسمانے جس دے کارے سارے
جس دے فیضِ احدیت کو لوں نور کھلے چمکارے

ایہ مصباحِ صفات زجاہوں لاٹ بلی بن نالے
وچہ تشکوٰۃ قلوب عشاقاں جگ جگ تور کھلارے

توں شینتے وچہ دریا و گین پو سپر پیں اوہ کاری
جیس وچہ کل مطلوب جگتدیاں نور می لہراں جاری
توں قائم جس بندوں غافل صورت قس نہ کاتی
اس تے وچہ جاری ہر شے توں اپنے وچہ پاتی
محکمے با سچ نہ انگل پے راز زبان نہ کھولے
ہر ہر وال اندر پر معنے دیکھ گھنٹاں دل ڈولے

جنول پھر دیریں رُخ اسدا اپنی صفت بوکھاوے
جاں توں خام جمال فروداں تینوں نظر نہ آوے
جیناں مذاق سلیم پہچانن نو د شیرینی قندوں
صقرا یاں ہر تلخی برائے ہوان غلام نہ بندوں
واحدانیت حق بدیہی ملے مشہود کما لوں
توڑ صورت دے بلکہ نائیں حاجت اسد لالوں

سہر خوبی دا صاحب اوہا جس دا عالم سارا

غیر کیا تہہ خوبی ڈٹھی قصد جدھے دل بھارا

شیشہ صاف سیاہی بیوراز نہ چمکے کاتی
چھوڑ تقاش ہزاروں نقشوں اک صورت گل لائی

ڈھونڈ سیاں تھیں اکا صورت یا بھیس دو چاروں

آخر چھوڑ چلیں تہہ ملدا نقش لکھے دیواروں

بھ اوہا جس کچھ نہ صورت نقصوں نام نہ عیبوں

میٹ اکھیں دل کھول دو ساعت راز کھلے کچھ غیبوں

سہر محسوس ترا تک دیکھیں سب معکوس افعالوں

تے افعال تلال صفاتوں صفتاں ذات کمالوں

اثر حلول اتحاد نہ سمجھیں تے نہ کیف بیانیوں

جے پاویں حق پاویں آخر جیوں منصوص قرآنوں

تیں وجہ نوری گوہر عالی نہ کر گرد آلودہ !

چاہ ترقی چھوڑ رذالت میں نہیں بے ہودہ

داغ نہ کھت سفیدی اندر رنگ پڑھا کا نوری

رنگ پذیر ایہی دل تیرا اصل جہیدا گل نوری

ہر دم وقت وہاںدا جاندا ایہ مڑیٹھ نہ اوسے
قول پکا کجھ کرے عشقوں ہوتیں نال سدھاوسے

بابجوں حال نہ قال منافع قالی دائیٹھ خالی

ہو خالی سدھاوسے عالی ایہ پے طبع رذالی

فرج شکم دا بندہ ہو کے لافاں مار نہ موئے

نام دھریں کافور زنگی دا پرکھوں کون قبوئے

تدہ احسان کرے کوئی ذرہ دلوں جھکیں سوواری

کل احسان ترے سر جس دا چھوڑ نہیں تس یاری

ٹا یاری پر پوری ساری جیوں ہو یوں اقراری

جے اقراروں ہیں انکار دی ایہ پے انت خواری

یار جدا کد تیں بھیں غافل بھ دور ڈا ٹا ہیں

دعویٰ جھوٹہ قسم کر چھڈیں جھور میں مت آپیں

اول آخردیکھ سیانے نال کدھے درتارا

چھوڑ عزیز ذلیلاں تائیں نہ گل لاویں یارا

پوسے قدم ہو طلبوں تھاریں گلزاراں دچہ جا پے

خار ختن گلزاروں دسن شوق کھڑے دل آپے

داغ لگامت جائیں ایتھوں مردا مرد سدا تیں
 عشرت دیدرے پھتا وامت حسرت لے جائیں
 کریں مدد اے والی میرے دخل ملے دربارے
 بخشیں تھان نتھاویاں تائیں فضل ترے نے بھارے
 دعویٰ حق ایمانوں پکا سچا بخش خدایا
 حکم اشد حیاتاً للہ شان جدھے وچہ آیا
 توبہ دی توفیق اسانوں دیویں پاک الہا
 دراپتے دارکھ سوالی ہر دم شاہنشاہا
 قدم نبی دے تچھے سانوں یارب راہ چلاویں
 اندر قوم نبیان کیتا توں سرور جس تائیں

نعت سید المرسلین

محمد عربی بوسیوف مدنی صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت مولانا مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ

جو ہر عرض و بود خلاق اصل اصول کمالی
اُمت خیر اُنم دا والی تام محسبہ عالی
نبی صفی داسید سرور تے کوثر داساتی
جیس حق خاص شفاعت کبریٰ ختم رسل اتفاتی
تا سے اشارے اُنکل جبیدے شق قمر افلاکی
خیر الناس عرب دا افصح خواص بے تریاتی
مہر نبوت تال منقش عظمت صفت اخلاکی
جمع کلم و چہ حرف زبانی شاہ سوار براتی
ثابت نجم قمر تے شمسوں الور گوہر خساکی
جیس تے پاک قدم دی برکت فخر کرے و چہ تالی
رحمت عالم سایہ عالی قامت سایوں خالی
نوشبو عرق بدل سر سایہ پاک لعاب زلالی

فتح بین کمال قتر ضعی شان نبی دی عالی
تے محمود مقام معلیٰ خاص عطا ترالی

سینہ پاک منور شرح نور اکھیں مازا غوں
انور اکھیں مہر نبوت روشن نور چرا غوں

لے جبریل ملا تک نوری دروازے پر آیا

چاہے براق رکابے چلیا اقصیٰ وچہ پوچا یا

ایہ امامت بعد نبیاں گزر گئے افلاکوں

زمیوں سنب فلک تے وجاہ براقوں چالاکوں

فوج فرشتیاں نال سدھائی شوقاں واگ چلاتی

جبرائیل نقیب پکارے پاک سواری آتی

کھدے گئے درے افلاکوں ملک مقرب دہاتے

سن سن کے خبراں پیغمبر تعظیماں نوں آتے

شکریاں وچہ موسیٰ عیسیٰ کر کر فخر سدھاتے

کھوے دروچہ جنت حوراں شوق زیارت پاتے

جبرائیل رہیا وچہ سدہ قوت پیروں سدھائی

تن تنہا چلن دی داری تہ سرور دی آتی

بے با لایوں تیروں
 یوں ندائیں دودھ مجھو با بے طرفوں پو فیروں
 صورت ترفوں پاک تدا تیں کلمیوں پاک زیانوں
 لکھ کروڑاں کوہاں دورا ڈے پستے وہم گمانوں
 جو ڈٹھا سو ڈٹھا آخر جو پایا سو پایا
 ہو راں نوں انٹھ دخل نہ موسے مرطیہ نمبر آیا
 رحمت نور جہاں کھلا رے مرصتاں دلاں گویاں
 ڈبڈبیاں جانڈیاں کڈھ کرم تھیں بیڑیاں بنے لایاں
 اچا چیت طیب حقانی کھوسے راز نہانی
 ول ول موڑ ولوں گمراہی نور دتے عرفانی
 واکاں ول مقصود چلایاں موڑ کوراہوں اونویں
 واہ سید الثقلین محمد ترگئے عالم دونویں
 سب جہان اکو دی برکت نور و نور دمکیا
 فیض منداں دل آئینہ فرشتوں عرش چسکیا
 پیش قدم و چہ عالم ہو یا جس تے اوہ روح تکیا
 سینے لیکھ دھروں جس آسے اوہ شود دیکھ نہ سکیا

بہت صلوات سلام نبی تے آل سنے اصحاباں
 خاص خواص عزیزاں یاراں یار کبار احباباں
 حُب نبی دی آل اصحاباں پئے تاثیر ایمانوں
 منکر نکل گیا لے دوزخ جانندی وار تہہ سانون
 جنہاں دلاں وچہ غیظ صحابہ حیف تنہاں ایمانے
 اود مصداق لغیظ بھمردے بھاویں کسے زمانے
 یارب تال طفیل ہدایت بخش اساں بریا یاں
 عفو کرم دیاں وچہ دریاواں ساڈیاں روپڑ کما یاں
 نور ہدایت کریں عنایت توف رحبا وچہ رکھیں
 عشقوں کریں منور سینہ روشن دل دیاں اکھیں

ترغیب بہ رِس حقیقی و پر واز بہ عالم ارضا

(از حضرت مولانا مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ)

ساقی آب طہور طلب و اجام مرے بھر پائیں

دریاد ذوق محبت والا گھت دلاں وچہ جاتیں

مستی چشم پیار سے والی جان جگر کھا جاتے

درد منداندے سن سن حالے ہوں درد سواتے

غم پر ہوندے نونی اشکوں نین رہن گلناری

جان کباب نمک پر شوقوں دلوں رہے خماری

دل بے عشق نہیں دل موئے بخیری وچہ تو ابے

تن بے درد دلاں مٹی گھن رلاتی آپے

عشق بناں تن دشمن دلاتے دل دشمن تن دا

ویری نال پیادوس ویری واسا تار چمن دل

عشق بناں دل مردہ غافل کس گنتی وچہ آتے

عشق دلاں نون صقل غماں بھتیں کر شمشیر دکھاتے

مزہ نہیں بن عشقوں دل نوں نور، نہیں رُشنائی
 غم برہوں دی لذت باہجوں دل نوں ذوق نہ کائی
 ذوق دے نوں عشق وراؤں ثابت کرے جے کوئی
 اس بغافل نوں اُس درگاہے ہرگز ملے نہ ڈھوئی
 وچہ حضور دوام نہ وسیانہ اُس خبراں پایاں
 تاپنگاں ہور وراٹے وراؤں اُس دے مٹھ نہ آیاں
 دیدہ ہور شنیدہ اندر جیڈک فرق جدایاں
 قالیاں حالیاں دے وچہ ایویں جداں فرق لکایاں
 بے درداں تے درد مصائب درداں ہور ودھایاں
 اوہا درداں درد منداں دے پھرن دیں صفایاں
 عشق مقام جمع دے سٹیاں تلونیاں تمیزاں
 غم خوشیاں اس دنیا اے بنے غلام کنیزاں
 جھل اوسے راہ چلیندیا عشقوں ضرباں کاری
 ہو غالب لہ ویکھو نقاباں اس دی رمز تباری
 ناز نیاز و کن عمل پرٹھکے برہوندے بازارے
 ایہ مڑجات بھناعت جانناں رہن پیاں وچکارے

عشق اندھیری جاں سر جھبے کھاؤں جگر ہولارے

خودی تکرمان غرورت جان پلک وچہ مارے

عشق کرم داقطرہ ازلی تیں میں دے وس تائیں

اکناں بھدیاں عمر گوانی اکناں دے وچہ راہیں

کریں طلب ہے صادق صدقوں تاں بھی رہے نہ ہاوا

یاہیاں وچہ دشواریاں جھدیاں رہے نہ دل پھنڈاوا

مشکل ایہ دکھاندی کھاٹی اوکھیاں اس دیاں اٹاں

بحر عشق ایہی بے پایاں ٹھاٹھ پر ٹھیندیاں لاٹاں

اکناں کھدیاں عمر گوانی پلے پیانہ کانی

اکناں ہوش جدو کی آئی ایہ نعمت گھر آئی

آتش عشق دکھاتا دوزخ جل بل ہوانگیا

یو کے اگ سما وچہ آتش تاں پاویں چھٹکارا

یلدیاں رہن جگر وچہ لاٹاں بھکھ بھکھ شوق وصالوں

سیر رہے اک سب کچھ جاوے ٹٹ تعلق حالوں

اس دنیا دی گردن اُتے قدم دھرے لنگھ جاوے

مگر طلب دے زہریا جاتا لوکاں نظر نہ آوے

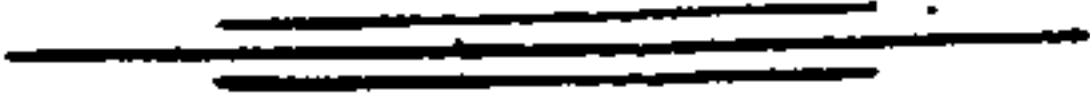
جہاں جھلے تلوار برہوندی قدم نہ موڑ ہٹا دے
 تیغ و گے پر پیر اکاہیں زخموں خبر نہ پا دے
 گنجی رمزد گے از غیبوں لٹ جگرے جائے
 کھبائیں تریکھے رٹ کے خون و گے دریائے
 چشم الارے کے نظارے شوق رہے تن مارے
 بیوندیاں جے زندہ ہووے جھلے برہوندی نارے
 اک ورے سر نظر نہ پاوے بیٹھ اکلا رو دے
 نین و گن دو نہراں دانگوں خون جگر ٹھنیں دھو دے
 وچہ اڈیکان وقت وہا دے وصل ملن دی تانگے
 گرد غبار امکاتے سارا گزرے اکت الا پنگے
 حسنوں عشرت کیے لوکائی ابہ اس تھیں منہ موڑے
 اس دنیا دیاں عیش بیماریاں نکر صبر وچہ رو پڑے
 قلب نہ چھوڑے قالب توڑے دو دم وچہ وچھوڑے
 واکم انت ملن سکھ سارے درد تھلے دن تھوڑے
 پیوے گھول پیالے زہروں مستی پٹھے سوائی
 دُجے تیغ کیے بسم اللہ ابہ محبوب لگائی

مرہم زخم دے دی لہے وصلوں با، بچہ نہ کائی
 کالیاں راتناں بہ بہ کٹے اندر سوز جدائی
 بھر بھر دیسے ذوق پیالے ساتی نورِ قدم دا
 ہر دم ذوق مشہود سخن دا توڑے نقص عدم دا
 بھریا نور منگے گھر خالی رہیں کٹے بہ کالی
 دامن گلے گھت شوقوں ہستیں کالیاں زلفاں والی
 رہے اوداسی وچہ جدائی وصل ملن دی تاہنگے
 گرد غبار امکانی سارا گذرے اکت الاہنگے
 وچہ تھار شراب وصل دے دو تین ملن پیالے
 سرور دی چھڈ ہوش سمجھالے پاوے ذوق مہالے
 عالم عشق عجب من بھانڈیاں صقل کرے تلواراں
 بن عشقوں میں سنیاں کتنے کمال گھتے رنگاراں
 عشق چنگا پر اوکھے پلنڈے مرد ہووے دکھ جھلے
 واٹ چلے دکھ پاؤن ویلے چپ رہے دم ٹھلے
 عشق بہار قدیم اجھی گلوں نہ رنگت ڈوے
 بے عشقانڈیاں وچہ گلزاراں وگن نہواں دے جھوے

بیاہجوں عشق حیاتی تائیں دردِ غماں دی کاتی
 ایدوں بھلا یہی لکھ واری تیخ و بے وچہ چھاتی
 واہ واہ عشق کیاتی چنگا جس وچہ کل آزادی
 اس دنیا دے دردِ غماں وچہ تھل متاں بربادی
 مردا ڈردانس نہ جاویں ویکھ چمکیاں تیغیاں
 گسے جان دے نود پھتاندے مردے نال دریغیاں
 مشہد عشق شہادت اکبر قتل ہوویں اکواری
 قسم دلا دھر پیر نہ تیچھے زخم اکا تھل کاری
 واہ عشقا وچہ تیریاں رمزاں جوش کھلن من بھانے
 غم خوشیاں پروارے جاو نجاں گھرین ٹھکانے
 اوچہ قرب نودوں چھٹ جاوے غیروں سے کناں
 وچہ حضورِ غنور پیارے غیرت غیراں مارے
 دل وچہ غیر نہ گزے ہر گز بے لکھ سال گزارے
 غیراں وانگ وگے چھڈا تیجھے حسناں الابرارے
 اکھیں گوش جوارح و لوں لہرو گئے اک سارے
 گوشوں دھر آغوش امیدیاں سارے بھارا تارے

آنزانت نہیں پھر اسدا دل سے رسین ہو لارے
تے اس حال زبان نہ محرم دل سے راز تیارے

دو چو چمکاں میں دیریاں تائیں چھوڑ تیرے دل آواں
جے نہ نظر کرم دی بدلی تاں کیوں اوگت جاواں



اصل کہانی
پس منتظر

پس منظر

از مصنف

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوا بَلٰى. قرآن مجید سے
رب قدیم تھے مالک قادر اَدَلْ اَنزِدَاکُمْ
کُلَّ جِهَانَ تے مخلوقات اُس دی قدرت تھیں قائم
رب اِکلاسی مخلوقوں نام نشان نہیں سی
پہلے بنے فرشتے۔ جن حضرت انسان نہیں سی
پیدا کیتے رب ارواح تمام افلاک بہشتاں
اسویلے ارواح داسی تمام افلاک بہشتاں
رب ارواح توں پچھیا کیا میں نہیں ہاں رب تساڈا
کیا ایہ جگہ پسند نہیں میں پچھاں رب تساڈا
اَن دُکھا جگہ دیکھن داسی شوق بڑا روحاں توں
رب ایہ عادت معلوم کر کے سی پچھیا روحاں توں
عرض کیتا تھی رب اساڈے سے شک نہ کوئی
جا کے دورا میں جے بھلیے سمجھو پک نہ کوئی

رَبِّ الْعَالَمِينَ تُوں معلّم پیلین شوق اتہاندے
 خطرے نل لیکے بھی سیر کرن دے شوق اتہاندے
 آدم پیلے وچہ بہشتیاں پیلین لطف اٹھاندے
 قُربِ رُبی دی جنت وچہ سن سوہنا وقت لنگھاندے
 رُب فرمایا جنت اندر عیشِش کرو من بھانا
 ایسراک شجر ممنوعہ دے پاسے نہ جانا
 شیطان دشمن سخت تسادا اوہ پکھے پے جاسی
 ایس بہشت بریں دے وچوں دور کتے لے جاسی

فرشتوں کو سجدہ کا حکم اور ابلیس کے

انکار کا قصہ

فَلَمَّا رَأَى الْمَلِكَةَ السَّجْدَ وَالْآدَمَ دَسِيًّا يَا

سب سجدے چہ پیے گئے اک ابلیس اس گلوں تسیا

آدم پیدا کیتا سی رب خاص خلافت خاطر

شیطان دشمن بنیاسی تب خاص خلافت خاطر

حسد انا نیت نے اس نوں تا فرمان بتا یا

آدم نوں تسلیم کرن سے راہ سے اوہ نہ آیا

رب جد حکم دتا تعظیموں جھکے فرشتے سارے

اک ابلیس انکاری رہ گیا باقی جھکے بچارے

ایہ جین سی بد فطرت کرے عبادت ہو گیاں وانگوں

لیکن فطرت نیک نہیں بن سکی فرشتیاں وانگوں

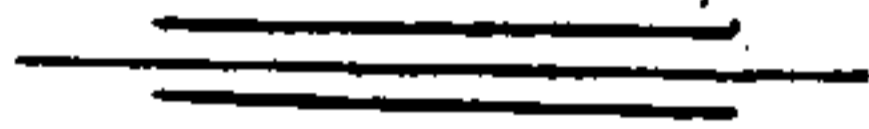
اک دیتا تے اس نے اکھیا حق خلافت میرا

میں نہیں لائق تے حقدار ایہ نہیں خلیفہ تیرا

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ وَجِئْتُ لَعِينٍ سَنَاءِ
خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ سَنَاءِ

میں آدم تمہیں بہتر شیطان نے اوتھے بکریا سی
بینوں اگ تمہیں اس لوں خاکوں رہیں خود تم دتا سی

وَأَمَّا أَنَا فَأَخْرَجْتُكَ مِنَ الصُّفْرِينِ سَيِّئًا
نَكَلًا أَيْتَهُنَّ نَافِرَاتٍ نَوَارٍ لَعِينٍ سَيِّئًا



ابلیس کا مردود ہو کر غم و غصہ میں غیرت الہی
سے فائدہ اٹھانا اور مہلت اور آزمائش آدم کا
بروائے لینا

قُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ

فرمایا سی اس جنت و چہ رہن ہوا تے آدم

کھاؤں جو کچھ بی چاہے ہوا تے حضرت آدم

اودھر پڑھ شیطان دا قہدہ کیونکر دشمن بنیا

نا فرمان خدا دا اودھر ایدھر دشمن بنیا

پڑھ سورت اعراب رکوع دو جا سپیالہ اٹھواں

کہندا قال اظہر لی الی یوم یبعثون

رَبِّ فَرَايَا قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ

تینوں مہلت دتی کر جو کرتاں بگڑ کریں نہ

قال فيما اغوايتني عرض ہے رب کر یا

لَا أَقْدُنْ لِحُجْرَتِكَ الْمُسْتَقِيمًا

مینوں جیسے گمراہ کبتا میں گمراہ کراں گا
 بندے بہکاؤن لئی تیرے راہ تے میں بیٹھاں گا
 اگے ذکر ہے پھلا حملہ سی آدم جو اتے
 بہکایا پھلا یا جاووسی پایا جو اتے

ارواح کو امتحان کے لئے دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ

ہو گیا

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا
يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ
خَلَقْنَا هَرَمًا

شوقِ ارواحِ داپورا کیتا دنیا وچہ تاں گھلیاں
خدمت تے آزمائش لئی نفسانی قوجاں گھلیاں

ہر روح نوں اک خادمِ دانا نفسِ اولادِ شیطانی
ایں طرح لب نے ہر روح اس دنیا وچہ آزمائی

زی شرافت بے حسیِ نخصلتِ ربی روتی دی

زی شرافتِ حرمِ ہوس بڑھِ مخلوقِ نفسی دی

کشمکش دے تال ایہ دونوں پڑے تے پتے تُلدے

ربنا امتحان لینا کپڑے متنن کپڑے بھلدے

بیکسی بیدی ظلمِ انصاف ہے دو چیزاں نہ ہوں

اک دو ہے دیاں آزمائشیاں پھر کسے طراں نہ ہوں

رنگِ خدا سے عجب چدوں اُوہ فضلِ کرنِ تے اُوے
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ فَرَّادٍ

فوجاں روحاں والیاں وچہ لباسِ زیناں نی آیاں

نال سواریاں خدمتکاریاں لتی نفساں نی آیاں

ہر اک رُوح نال آزمائشِ لتی رُب تے نفسِ نیہجے

رُب ارواح بھولتے نال ابلیسہ نفسِ نیہجے

امتحانِ رُب اوس بلی قوی دا عملوں لینا

روحِ رُب توں نہ بھلے بیج کے پے اس گلوں رہنا

بلبِ روحانی ہوں نورانی پیغمبرِ مدنی توں

تے نفسانی دیوے بلدے نال ابلیسہ توں

فِصَّةٌ كُوتَاهُ شَيْطَانٍ مَّعَهُ فُوجَاں آیا دنیا تے

مَالِكٌ لِّمَا لِكُ تُوں مہلت لیا یا دنیا تے



وہ رومی

روح اک پاک لطیف پراں شے بھیس گئی نال نفس دے
 قابو پلا داد عوی کر کے وڑ گئی وچہ نفس دے
 روح خدا امر خدا دی چسیر نفحت روحی
 یاد خدا ہے اس دی روزی نیکی فطرت روحی
 بند ہوئی ایہ نفس ازرا اُتے جس انسانا
 امتحان دیوں لئی آئی وچہ اس دنیا فانی
 ایہ لطیف لطافت اپنی قائم تداں رکھاوے
 ذکرون عاقل نہ ہووے نہ نفس دے قابو آوے
 تے ایہ ذکر خدا دی روزی چھٹے کے گند نہ کھاوے
 نفس نوں بھی روزی پاکیزہ کوشش نال کھلاوے
 روح نفس نوں کھل کھین دا ہے موقع نہ دیندا
 غفلت ایسی غلطی ایسی ہے کہ نہ کرنیسا
 تے ہے نفس آوارہ ہو کے گند کھا کے نہ پلدا
 زور جبر اس دا پھر روح دے اتے کدے نہ چلدا

پھر اس نون ایہ بے بس کر کے دوزخ نہ لے جا تا
 بلکہ اس دا خادم بن کے اس دے تیجھے آندا
 وعدہ بلی کیتنا سی اس کہ اپنی اصل نہ جھل ساں
 دنیا دے نقلی چمکارے دیکھ نہ ایویں ڈھلساں
 اوہ اصلی جگ جھل کے نقلی دادھو کہ نہ کھاساں
 نفس شیطانی دے پھندے وچہ ہرگز نہ آساں
 نفس انہاں نظاریاں دے ول بجا دیں کتیا کھپے
 میں اسدا ادھو کہ نہ کھاساں پواں نہ وچہ بھلیکھے
 یاد تری دی رستی یارب میں مضبوط پکڑ ساں
 میٹ اکھیں ایہ بھول بھلیاں چھیتی تال گز رساں
 یاد کرے ایہ وعدہ تے پھر گل نہ کوئی وڈی
 خواہ ایہ منزل وڈی پھر بھی رحمت ربہ ہی وڈی
 دنیا دے نظامے سارے پن فریب نظر دے
 ایہ شبنم دے قطرے محض تے او دھردریا وگدے
 نون دنیا دیاں قافی پیراں خاطر رب بھلا دیں
 اس وچہ شک نہیں ایہ پیراں او تھے نہ لے جاویں

جے ایتھے دل دتا غیر مجبوتاں دے وچہ پھسیا
اپنی اصل بگاڑی اتے روح پیراں دے وچہ پھسیا

نشے ایفم چرس دے باہجوں جے توں تائیں پچدا
گنڈا چوہا بن اُس پاکیزہ چشمے تھیں پچدا

جے توں ایسا ہی چاہیں کہ پاک جگہ نہ جاویں
سوچیں اے روح دقت ہے دردہ روویں تے پختاویں

—————

نفسِ امارہ

نفسِ سواری والا گھوڑا شونخی اُس درت خاصہ

فطرت اس دی جتاں والی شیطانی خصلت

کھانا مزے اڑاتا سوتا شہوت رانی کرنا

ایہ مرغوب غذا تیں کھانا تے پھر شونخی کرتا

خواہش دے اسباب بناون خاطر کوشش کرنی

مایوسی دا نام لینا پھر پھر کوشش کرنی

اس دی اس فطرت نے اس دنیا دا باغ سجایا
 پٹ پھاڑ کڈھے زرد محروں موتی رول لیا یا
 خرچ شکم دے چسکیاں خاطر کیا کیا کار بناتے
 سامان زینت بھین دیکھو کویں بازار سجاتے
 عیش اڈاون خاطر کی کچھ کردتیاں ایجا داں
 نامے سخن سجاون والیاں کی پٹیاں بنیا داں
 بڑا بہادر بڑا مخمستی تالے سخت کینہ
 شیطان اس دا وڈا سیسی تے وڈا پر کینہ
 موقع ملے تے نال آزادی بڑیاں سوچاں سوچے
 نوں سو داں خاطر نویاں نویاں سوچاں سوچے
 راہ چھڈ کے اسوار اپناں لے جاتے پٹھے پاسے
 خطرے دی پرواہ نہ کرے تے جاتے پٹھے پاسے
 ہو بے قابو سرپٹ دوٹے پیر قابو نہ آوے
 تے اسوار سہم داتے اس نوں تھر داجا دے
 اوہ ڈروا میں ڈگ مرساں اس باہجوں میں کیا کرساں
 ایس سوای دی زن بن کے چلو گزارہ کرساں !

راہاں پھر گناہ دیاں جا کے دوزخ سنگ مل جاون
 شیطانی نفسانی ایٹھے سارے رنگ مل جاون
 توں جے ایہ دنیا ہی اپنی آتش سہری منزل سمجھی
 کھانا پینا سوتا ہی توں بس اصلی گل سمجھی
 ایہ منزل حیواناں دی تے توں انسان پیارے
 راز تیرے وچہ وڈے رکھے رحمن پیارے

—————

رَبِّ الْعَالَمِينَ کے دربار سے روحمیں رخصت
 ہوئی ہیں
 رخصت ہو پیاں روحاں کر دعویٰ ملی اسی آیاں
 مالک رخصت ویلے کسی نصیحتاں سی فرمایاں
 فانی دنیا دے وچہ جا کے ساتوں بھل نہ جاناں
 دنیا اوٹھے نہ جانی لتساں کجھ نہ ساتھ لیا ناں
 بھیجاں گے اسی پیغمبر اپنے پیارے دنیا تے
 یاد دلاون گے اوہ ایہ وعدے سارے دنیا تے

شیطان دھوکہ دیسی بہکاسی عقلمت وچہ پاسی
پیغمبر جتلاسی وعدہ سدھاراہ دکھاسی

سانوں بڑا خیال تسان دا مدد تے اسی کرساں

باقی خود مختار تسی اسیں ازمایش بھی کرساں

جے او تھے دل دے کے نال نفس دے بالکل بھس گئے

بھل اپنا محبوب کے مکار کتھر سنگ نس گئے

پھر خصمت تے خون جاسی سب نف اتی تیری

پھر عادات اے روح ہو جاسی سب شیطانی تیری

جد پھر اس دنیا بھتیں کڈھن آکے پاک فرشتے

جد واپس لیا دن گے تینوں ساڈے پاک فرشتے

اس نورانی حلقے وچہ پھر گندے نہیں آسکناں

غیر مجتتاں دے گند ایتھے دخل نہیں پاسکناں

نال غلاظت گندے چوپے وانگ ہو بھریا آسی

پاک لطیف جنت وچہ اوہ پھر سرگز دخل نہ پاسی

نیاز حضور ی نوری دریا دوری کھڈ جہنم

پاک مچی دریا وچہ تے چوپے دی کھڈ جہنم

اصل کہانی

یہ روحی اور اسکی سہیلیاں !!

آدم ترا دیاں بن کے روحاں پھر دیتیا تے آیاں
کئی گروہ تے لٹے لٹے فوجیاں تے امتاں کہلیاں

نفسانی تو کر شیطانی ترک توں ملیا !!

اس لشکر توں حکم علیحدہ شیطاں ولوں ملیا

اک اک امت گمراہ کر اس راہ تھیں دور پٹائی

ہر امت مشرک کر چھڈی اتے کفور بنائی

پیغمبر توحید لیا دن رب دے راہ تے لادن

شیطان لشکر روحاں توں پٹھے راہے پا دن

صدیاں گزریاں کشمکش اس دیتیا تے رہی جاری

اکثر کھانڈی رہی شکست روحانڈی فوج بجاری

آخر شاہ کونین محمد یوسف مدنی آتے !

نبیاں دے سردار خدا نے آخر سی بھواتے

روحی بڑی تیاک روح اچھی فطرت دی تھت دی
 خواب ڈٹھے کچھ اس تے تھک نظر آئی قدرت دی
 خواباں وچہ اس وانگ زینجا دلبر مکی ڈٹھے
 شاہ کونین محمد عربی سرور مدنی ڈٹھے

روحی کی پیدائش

و پورش بلیویں صدی کے آپ ٹوڈیٹ آزاد خیال
 گھرانے میں
 ایس زمانے اک گھرانے دے وچہ روحی آئی
 حوراں اسدیاں خدمتگاراں پریاں چیز نہ کاتی
 وچہ ماحول امیرانہ ایہ روحی رہ گئی پلیدی
 بے فکری وچہ وقت و ہا دے پروا نہ کدی
 وڈی ہو کے انگریزی مدرسے داخل ہوئی
 نویں روشنی دی پوری تربیت حاصل ہوئی

مُنڈیاں کُڑیاں داسا نجا مدرسہ جتھے پڑھدی
 آزادی اب ہوا دچہ ویل طرح رہی پڑھدی
 جو چلے کھاوے تے پیوے تے جو چلے پئے
 زینت زیبائش آرائش خا طر پاوے گئے
 جتھے چاہے جاوے اوے کھیدے دل بہلاوے
 اوجی دتیا دچہ پتی دچہ دلاں مقام بناوے
 گزرے سال تے پچین گیا جوانی پھرا پایا
 رنگ روپ اس روتی دا پھر ہو یادون سوایا
 نازیں پالی خوشیاں والی غموں نہ پایاں ساراں
 تے وچہ عشرت عیش بیماراں کردی تازہ تراراں
 ناں پیوڑے آزاد خیال آزاد چلن مستانے
 نوں روشنی تے آزادی دے بالکل دیوانے
 دین اسلاموں بالکل کجھ نہ جوان سکی بے چاری
 بھری جوانی نوں روشنی دی بھی پڑھی تماری

ایک شیطان دلال جو اپنے بیٹے نفاس خاں
سمیت روحی کے والد کے گھر میں ملازمت کرتا تھا اور روحی

کو اغوا کرنے کی فکر میں لگا ہوا تھا۔

روحی چھوٹی سی جد اک نوکر سی گھر و چہ آیا

ایہ سی چکے دا اغوائی اس نے بھیس وٹایا

اس بیٹی نوں اغوا کرنے دی نیت اس رکھی

بہکانے پھسلانے دی ہر ویلے کوشش رکھی

اس اغوائی نے نوکر دا بیسی بھیس وٹایا

روحی نوں بھدری جتلا کے اس نے پھسلا یا

اس دا بیٹا نام نفس خاں روحی سنگ پڑھدا سی

رنگ جوانی دیوانی دا اس تے بھی پڑھدا سی

دخل طبیعت روحی دی وچہ اس بھی کافی پایا

تے اس دے شیطان باپ بھی روحی نوں بیکایا

منڈا سی ایہ بڑا تشریر تے شوخ مکار حرامی

خدمتکاری کردیاں یاری لانے دی اس ٹھانی

سوچیا دل کے پیو دے نال کہ دل اسدا بھرایتے
 جس کس طرح بھی ہو دے اسنوں اپنی طرح سکھایتے
 ہولی ہولی کٹھے رہندیاں بہت تعلق ہو یا
 روجی داروح اس منڈے دیو چہ معلق ہو یا
 سیتے خادم زادہ دوست بنیا ایس بنایا
 روجی دے دوست دا اس نوکرنے بھیس وٹایا
 عورت دی مت گت پچھے سو اسدی قاتل ہو گئی
 اس دے پیو دی کوشش تھیں پھر کافی مائل ہو گئی
 نوکرا یہ شیطان سی وڈا ایس یقین و ظہیا
 منڈے نوں اس دا شیدا تے بڑا معین بنایا
 خدمت کرسی عیش کرسی سیکھ ڈا پڑا پہنچا سی
 خادم بھی جے بن جادے تے خادم وانگ تھاسی
 اثر صحبت کون نہ جانے ایہ متاثر ہو گئی
 کافی جھک گئی ایہ ہر اسدی بات کارگر ہو گئی
 رس رس گتے نشے غفلت دے پڑھے نہ رہے ادھورے
 ایہ جوانی دیوانی دے بنے نمونے پورے

روحی نوں آزادی پوری کرے جو دل وچہ آتے
 نوں روشنی دے ماتولوں فائدے پتی اٹھاوے
 ماں پیو نوں نہ کوئی تعلق ایہ نجی کم اس دے
 جبر نہ کوئی من مرضی دے سارے سی کم اسدے
 ورغلا پھسلا اندر ہی اندر پکھی کر لئی !
 روحی ایس نفاس خاں نے با نکل اپنی کر لئی
 لوکی سمجھن ایہ پئے خادم اتے محافظ اس دا
 کھٹے صاحب لوکاں دا کھلا کم سب نوں دسدا
 خادم دوست اتے محافظ دے کم منڈے ذمے
 لوکی اس ماتول اندر کج شک نہ کر دے لئے
 شیطان نوکرنے اکدوجی گل تے اس نوں لایا
 دسیا کہ میں اک وجہ توں گھر نہیں نکل آیا !
 بیٹا تال لیا یا ایٹھے تیری خاطر رہ پیا
 پیار تیرا اے بیٹی ہن تے مینوں لے کے بہر گیا
 جے کدی میری بیٹی میرے تال پشناورہ چلیں
 توں دیکھیں گی کیسے عیش تے ناتہ نعم وچہ پلین

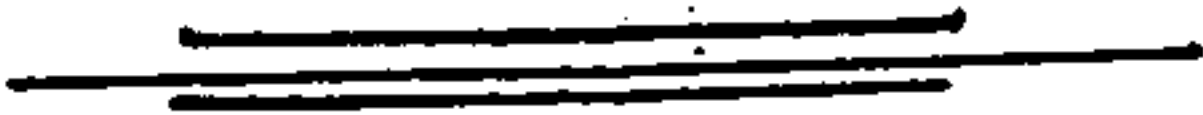
غلطی دے دے وچہ پے گئی بیٹی اتر اپنا ندالے گئی
آزادی اس نون آزادی والے پاسے سے گئی

ایہ نتیجہ تربیت ماحول داتے صحت دا

ایپر رنگ پڑا نہیں سی اس بیٹی دی فطرت دا

اصلا اس دا اچھا نسی تے فطرت ہیسی بھی

آزادی دیاں بھول بھلیاں دے وچہ پے گئی بھی



روحی جوان ہو گئی اور اس کے والدین اچانک
فوت ہو گئے۔ اس طرح وہ آزاد ہو گئی

رب دی مرضی دونوں تے باپ اچانک مر گئے
اک اکلوتی اس بیٹی نوں ادہ لاوارث کر گئے
غم دھایا روٹی تے حیراں ہوئی دردوں موئی
غم تھیں بہت نڈھال رہی تے آہاں بھر بھر روئی
نو کرنے سمجھایا اکھیا جو صلہ سین کچھ کر توں
مرنے والے مر گئے غم نہ کر غم وچہ نہ مر توں
وقت نے آخر الم کھٹایا تے افسوس مٹایا
پھر روحی ول غفلت بے فکری تے پھرا پایا
سین پوری آزادی ہوئی روحی آپ جوان سی
تے شیطان بڈھا اسدا بنیا ہو یا نگہبان سی
ایس طرح روحی نوں پوری پوری ملی آزادی
اپنی مرضی دی مالک سی ایہ روحی شہزادی

ایہ خاموش اتنے بے لوث تھے جنگی بیٹی ہیلسی
 خاص برائیاں دیتوں خاص بدی اس وچہ ہئی ہیلسی
 ہاں ظاہر آزادی والا اپ ٹوڈیٹ طریقہ
 بہتا اچا دین توں کرے جو ملیا میٹ طریقہ
 ہن مدرسہ چھڈ کے بن گئی نمر و آزاد سمجھ لے
 موزوں قامت والی اک قیامت زاد سمجھ لے
 جیسے چندوں کرن ہوتی سی کوئی سمجھ زندہ
 خواباں والی جنت دی تصویر ہی سمجھ بندہ
 گردن جوہیں گلابی ڈالی پھسل جھکانی ہوتی
 پری کوئی شرمینی اس دنیا وچہ آئی ہوتی
 انسانی نسوانی صورت اک شاپکار الہی
 بد نیت تھیں سوچن والے سب بدکار گناہی
 مسلم سمجھناں دا بھائی ہے سمجھناں بھیناں سمجھ
 غیراں وانگوں کدی نہ سوچے ماواں بھیناں سمجھ
 گزرے وقت بڑی بے فکری وچہ آزاد پری دا
 اس دنیا دے عیش نشاٹوں دل آباد پری دا

رُو حِی کو ایک عجیب و غریب خواب نظر آیا

بِزبان

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ

اک راتیں دل پتے کمندیں اس شب دی سن کاری
تدبیاں دے مٹھیاں تے فلک نے نقش لگائے کاری
رنگینی اجرام فلک دی پانیاں دے وچکارے
گھل گھل کے وچہ وگدیاں لہراں پتے چھٹن شکارے
کالی رہیں جھلکدے تارے وانگوں زخم عشاقاں
برگ گلاں دے عرق زریوں وانگ متھے مشتاقاں
بزم افروز طرب پڑھ زہرہ بجمکے پر خ کنارے
چاپڑ قدم مہر نقش عطار دیکھ لکھے دکھ بھارے
اکھیں کھول زمین دل شکن چوکیدار فلک دے
جگدیاں دل نیند لٹے ادر جھلک پلکدے
سبز نگوریاں وچہ پہاڑاں تر ہویاں شبنم تھیں
شیریں لب رخ دھوے غنچیاں آب کرم زمزم تھیں

شیشہ سے انگوروں سم سم نوشجری بیخواروں
 لالیاں پھڑے پیالے ہتھیں داغ دلاں وچکاراں
 صد ہا نو رو گل داؤدی ریس کو اکب کر دے
 بوٹا ویل نہال جمالوں تاز کرن وچہ پردے
 ڈوڈیاں سبز قبا گلاں دیاں جہاں مستی وچہ آیاں
 عندلیباں وچہ آہلیاں دے نوابیں ذبح کرایاں
 سنبل شتاخ کھلا اڈائی زلفاں دی ویرانی
 زکس چشم چین دی پھر دی کسے نگاہ نہاتی
 سوسن دے شب زندہ داراں حمید ستر زبانی
 دیکھ چتار کھڑا تھ بدھے وچہ تسبیح رحمانی
 ایسی رات سعادت والی جھلپیاں نرم ہوا تیں
 لٹ چنبہ گلزاروں بہتی آباد صبا ہر جا ہیں
 جھولیاں بھر صحرائے سخن تھیں سوئے تختے ندرانے
 نازک ناز غزالاں تھیں لے گئی صبا ہر خانے
 ناز لٹی اوہ نازک بالک دوحی بیٹی پیاری
 نیند مہشی وچہ نرم فراشین مستی ناز کھلا دی

میٹ اکھیں وچہ تیندر فرحت قارخ بال جہانوں
 تیر قضا گئے چل رہوں والی اس قوس کمانوں
 اوہ بے خبر کی ہوون لگا پھر می رہوں ہتھ کاتی
 تیر چھٹا تقدیر کمانوں آن و جا وچہ چھپاتی
 لعل بے دلب باہم تے قفل دہن تے لایا
 تار زلف دوکناں تائیں کنڈیاں وچہ پھسیا یا
 ایویں جتھ قضا و گیند می پیش اول ہتھ کردی
 دوکین دو اکھیں انگل اک لبیاں پردھر دی
 کن نہ سنن نہ اکھیں دیکھن لبوں نہ شور الاوے
 دو جے ہتھ جگر وچہ سینے کار دتیز وگاوے
 روحی سی پتی تیندر اندر دل دے پردے کھلے
 جھل دلا کچھ ہوون لگا زخم وچے تن ڈے
 اچا چیت ڈٹھے چمکارے ڈاڈی حیرت دھانی
 کچھ سر پیر نہ آیا چھاتی بسی حیرت حیرانی
 ایسیاں دیکھ تجلیاں اوہ حیران رہی سی پہلے
 اج نورانی صورت دیکھی جو نہ دیکھی پہلے

بعد تجلیات ایہ صورت نوری پاک جوانی
نوری پیکر نوری پتھرہ نور دہے پیشانی

داغ کھلا وچہ چند دے چہرے اسوچہ داغ نہ کائی

وہم قیاس نہ جانن ایڈ صفائی کتھوں آئی

نہن کہاں کی ادہ کیسے سی تازہ بھرے پڑیوں!

بہج بھاکتے وگدے جاندرے جھاڑ گھٹن پر پیوں

نیویں چشم نہ اُپر چاتے شرم بھری پڑ کر کے

قدر ضرور کفایت نظر اں پیش ورہن ڈر ڈر کے

جاں اک نور چمکدا دسیا دوہاں بھواں وچکارے

پوے جھک پر خرم فلک تے ڈب ڈب جاوَن تارے

دیکھ نہ سکے دیکھن والا ایڈیاں چمکاں نوزوں

ساری صورت صورت نوری عیبوں پاک قصوروں

روحی جس دم جھک ڈٹھی میں کی کہاں کی ورتی

جان رہی پڑ جیسے نکل غرق گتی وچہ دھرتی

برہوں پھوک دتا اک لابو کجھ سر پیر نہ آیا

سینہ پوند کلبہ ٹکڑے شور دماغ رچا یا

دیکھ تڑپ جہر عقلوں مٹھی عشق لینے لائے
 ضرب نگاہ لگی سرکاری ٹٹ او سان سدھائے
 سفنے ڈٹھا نوری شعلہ وقت غماند سے آئے
 پھر ایہ حالے اول والے کد سفنے دچہ آئے
 عشق کٹاروں گھائل ہوتی موج وگی دل دردوں
 گرمی شعلہ برسوں والا سرد کرے دم سردوں!
 ایہ نا صورت برسوں دا تھالم ہون لگا سو جباری
 جس زخمے دا مرہم نائیں لگا ہوسلی وادی
 پھیٹ سٹی غم لگا بھاری خاک رُلی کر زاری
 واتے دریغے کیا ایہ صورت جس دی دید کٹاری
 جھوکاں مست اکھیں وچہ رچیاں قاتل قاسر دونوں
 وگ وگ جان تے مار گیاں سولٹ گیاں لے اونوں
 بھلا ہوندا میں نہ ہی سوندی وس نہیں پر کائی
 اکا دھاڑ تڑھی رمزوں چسا وچہ دم تڑفاتی
 چلا گیا من موہ پیارا بدلیا پہلا حال
 بوٹا بیج گیا وچہ دلہے غمدیاں کنڈیاں والا

دم و چہ نکل آیاں اس تھیں گمہ گمہ لمبیاں سوللاں
 نوکاں تیز کٹاریاں ظالم ڈنگن جان ملوگاں
 پر پر خار تے تیخ نہ مہوہ تیخ و گمے تاں پکے
 مار تبر لکھ واپاں لاون شاخ نہ ہن ٹٹ مسکے
 زلفاں دی زنجیراں والے گردن تیخ پہاٹے
 کر قیدی سٹ دتا بے بس ہن کچھ پیش نہ جاتے
 جھولیاں بھر بھر قبر بلا یوں سر تے چا دکایاں
 روگ بھیرا درد گھیرا ہن کد ملن دوا یاں !
 جھوٹی عمر قضیے بھارے سر تے بنھ پھو اتے
 توڑ پڑیں غم بھرے ہتھیرے سکھ کھٹے غم لاتے
 رو پڑ دتی وچہ مٹھرے روغن تل تل پریاں کتنی
 آپ گتے پھوٹ چھوڑ گتے پھر بیٹی تو سر بیٹی
 سو سو واری نیندر اندر غشیاں پے پے گیاں
 فجر ہوئی سو جس جس تلیاں آن جگانی ستیاں
 اٹھدی سار ڈٹھا پو فیرے اوہ شاہ نظر نہ آیا
 سفنہ دے وچہ صورت جسدی عجیب تماثلہ لایا

تین دوئین ہے زت جلدی دل تڑپے من گھردا
 سیاں ستیاں وچہ تنہا جا پے شاہ نہ دے پھر دا
 مان تڑپے برہوں لہی دل وچہ کرے دُہایاں
 چوڑ گئے کتھ کھاتل کر کے کیسیاں چوٹاں لایاں
 میں وچہ تیریاں تیز نگاہاں دانگ بھی بن پانی
 تڑف تڑف جھڑ عقلوں کیاں میں مجبور منسانی
 اچا پخت پیاں سر ضرباں چلی جان ازا تیں
 ناپیں وچہ زمین آسمان میرے درد دواتیں
 رات کو پھی میں سرگزی سستی سدی رسی
 وچہ سفنے لٹ لیاں برہوں بجاگی نین برسدی !
 ظاہر شرم نہ بولن دیوے چا منہ ہتھ وگاتے
 تے اندر وچہ ظالم برہوں غم دی ٹھاٹھ چرہ مھاتے
 دل دا بھید نہ ظاہر کھولے وپے وچہ جموریوں
 غم اندر دل کٹ کٹ کھاوے حال رہیا پھر ایویں
 جیوں غنچہ دل پارہ پارہ وچوں قطرہ نونی !
 ظاہر ظاہر وچہ مضبوطی اندر حسال زبونی !

اندر سپ سمندر تھلے موتی راز نہسانی
 وچہ پتھر جیوں اگ النہہ وانگوں نار نہسانی
 خار و جے وچہ دل دیاں اکھیں رڑکن عمدیاں نوکاں
 تن زندہ دل مردیاں داخل خبر نہ کاتی لوکاں !
 پر وچہ طلب مراد حقیقت تن مردہ دل زندہ
 واہ واہ عشق جتھے جمل وگدا جمع صدیاں کردندہ
 قد میں دیہریاں سیس سہیلیاں کردیاں خدمت گاری
 پر اس نوں سی خبر نہ کاتی ایہ وچہ گریہ زاری
 ایہ وچہ حیرت خود تھیں غافل اپنا آپ بھلایا
 اوہا نقش اکو وچہ دل سے جو سفنے وچہ آیا
 پر ایہ راز چھپا دن کارن کردی طس ابر داری
 تال سہیلیاں رس مس بہندی دلو وچہ پسے نیاری
 کلاں کرے نہ معنے سمجھے سمجھ دورا ڈی وگی
 دل دل بھرے کلاوے عمدے بہوں چوسیک لگی
 قدم دھرے پر خبر نہ کوئی روڑ کڈے دیباؤں
 ہوں سوایاں عمدیاں لاٹاں شوق طلب دی داؤں

دل رو سے پراکھیں سین جہناں نظر نہ آیا
 جس ڈٹھا سو مر جاوے صبر آرام نہ آیا
 جان جلے پراوہ بے خبری مجال پتے گل دس سے
 اوہا یاد دے وچہ ہر دم تیر کھنڈے دل جس دے
 سیاں نال کلاماں کر دی دل وچہ ہو معانی
 اوہو شب دیاں پھریاں وگیاں کھوین زخم نہانی
 پین لگے ایہ کیا قفتے کون کئے گا بہ کے
 کی ایہ ارج تقدیروں قاصد گیا سنہیا کہہ کے
 ایہ کی فتنہ ہو دن لگا ظاہر دل تھیں میرے
 کون کڈھے ارج داہرو کیڑا پیاں گھمن گھیرے
 لگے دکھ دے نوں بھارے کاریاں کون کرسی
 ایہ پیرا سن شاہی والاہین وچہ خاک ر لسی
 کل نہ نام دکھاتا جاں ارج رہی ہو بندی
 کہی لائی ااون ہارے واہ واہ حیرت مندی
 لکھ لکھ چا رہی ہو کل دل وچہ مچل گئے ارج سارے
 روٹ گئے وچہ نر نشے دے مستی بھرے نظارے

موسم گیا بہاراں والا وقت خزاں دا آیا
نواں سیا یا نوں تگا وے رات بکھڑے پایا

پچھلے روز خوشی دے پلتے غم دی والی آئی
تازہ سنب لگایا چھاتی برہوں فوج پڑھاتی

باب مرابے ہوتا اوہ بھی روک نہ سکدا موے
کون چھڑا وے اس دکھ کولوں کہہ اعرض قبوے

جھور دلا کر گریہ زاری وقت غماں دے آتے

روندیاں مرجاون ویلے بنن نہن پچھتاتے

دین کرواے بن تتی دیو جلو بلو دکھ پاؤ

ندیاں نیرپیاں کھل جگروں روند پور پڑجاؤ

تاہنگ لمتے آس نکھی ساڑ کر یسی قاتی

وگدیاں ابھیں تے نت کرنی غم دی دفتر تنوانی

کردی رہ گئی روجی ایویں دلدیاں دلو پہ گلاں

آہوں لاٹ چھٹے تس جاپے دوزخ و پہ محلاں

دن سارا و پہ غم دل گیری آپیں نال و پایا

سورج ڈیا تالے نکلے کھتیاں جھلمل بلایا

پہلی رات ہو قبر سے والی سر اسد سے تے آئی
منکراتے نکر غماں دے حاضر سوز جدا تے

بانڈیاں رخصت ہو یو گیاں ہو رہا سبلیاں سبھے
رہ گئی روحی دردوں لٹی صبر گواچا لٹھے

بچہ تھکی ادھ پتھ نہ آیا اڈیا دور و دھیرے
جال کھلاڑے کر لکھ چاڑے ادھ وگ گیا پرے

رٹ کے زخم نہ سوون دیوے کدرا یہ درد سو کھالی

نین وگن دوساون جھڑیاں تر ہو گئی نہالی

صبر گیا وچہ قسریا میں خبر کیا کی ہوناں

ایہ اکھیں پر لکھیں ہو یاں سال لکھیں بہ روناں

قطرہ قطرہ اشک دکھاں دا تار و تار پروناں

پھٹی پھر قہر دی نہروں جھول لہو دل دھوناں

رات سویں دکھ نوین پتے نوں روندی زار و زاری

طرف فلک تک رو رو کھندی میں طالع نے ماری

دیکھے فلک کھلے جد تارے جو میں چنبے دیاں کلیاں

انہاں دندان دی ریس کر نیبے چنبھاں دندان میں سلیاں

جھل تہ سے سہارے ہوندا ہن آہیں چھٹ چلیاں
 دن سارا اک اندر جلدی ہن لاٹاں بھکھ چلیاں
 لانبو شوق بلے جل دل تھیں دھواں باہر آوے
 مٹریاں آہیں سینے دپوں باہر کڈھ وگاوے
 یاد پیاسی کل داحالا رسیا زخم و دھیرا !
 تیر کھیا سو کڈھن لگی ہو یا گھاہ گھیرا
 رات گتی کجھ انہیں تگادیں بوش بھری دیاں کوکاں
 عشق دھری پتنگیاڑی دل تے بجر لگایاں توکاں
 اوہو صورت حاضر کر کے اندر چشم خیاں
 سر زانوئے دھر کے بیٹھی دل گریاں تن تالاں
 درد غماندے دفتر خانے بیٹھی دلبر آگے
 کرے خطاب لوے ناں اسدا تیر چھدے چھٹ وگے

مَظہَب

اے میرے محبوب پیارے اے مقصود دلاندے
 مینوں روپڑ وگادون والے تیرے زخم نہ جانندے
 اے میرے شب تار لوپڑے اے وچہ دید سوہاندے
 دیکھ ترا رُخ لور د مکدا تارے جنبش کھاندے
 اے وچہ خواب ترے دیداروں دو عالم مل کھوڑا
 قامت تیرا وانگ قیامت مثل نہ رکھدا جوڑا
 اے جس عکس آئینے دل سے پر قیدوں آزادہ
 تے توں آپ قیامت قامت عکس قیامت زادہ
 کی جاناں توں کتھوں آیا پھر کدھر مر دھایا
 داپے جان دیاں گھت کما تے میں تے تیر چلایا
 نمبر نہیں توں کپہڑے تھاؤں کتھ ٹھکانا تیرا
 نمبر نہیں توں کس غلطی توں لٹ لیا گھر میرا

کی معلم توں کس داپیارا پرزہ کس دے دلدا
 ہیں اوہ کون نصیبیاں والے توں بہناں بنت بلدا
 خبر کیا توں کس زینے رکھدا شاپنشا ہی
 نزاف مریدیاں حال تہ بچھدا واہ واپے پرواہی
 ہکی آکھاں گل ہی نہ جاوے مینوں ایسا جاپے
 خبر نہیں میں ہاں یا ناہیں یا ہیں توں ہی آپے
 جے تیں میں وچہ فرق نہ کائی کی ہے درد جدائی
 جے توں ہورتے میں شے کائی آخر راز کیا تئی

خواب ولے محبوب سے خیالی باتیں

دلدا شوق امثاریوں کرداد مدم رہنمائی
 میں دکھ بدی کدورت ہوساں توں سکھ خیر صفائی
 یا میں عشق تہے دے زخموں قطرہ ہاں اک خونی
 یا توں ظاہر تے میں منظر حسا لوں گونا گوتی
 بیخ ایہا میں شے نہ کائی توں سب نور صفائی
 دل میرے نوں ہیرت دھائی درد مندی پئے چھائی
 توں کچھ پتیز سجھاں تھیں سو پنی تیری مثل نہ کائی
 میرے وہم گمان قیاسوں دور تری وڈیائی
 نام تیرا جی چاہیے میرا اور دکر اں بہ راتیں
 پوچھ محراباں تیریاں دوہاں پڑھاں دھا صلواتیں
 کچھ ایسے زنجیراں والے پوچھ گیوں گھت بھارے
 اک دل کھوللاں دو تین پیندے دس نہ پا دن ہارے

گذریوں وچہ اکھیں دلدی ہو تلوار فولادی
 نکل گیوں پر مورت رہیاداہ ہوئی استادی
 ہتھوں چھٹ گیوں ہے میریوں دلوچہ دھیسو ساری
 نین تیرے اوہ تھو کاں والے واسن جگر کٹاری
 نین دوگو تھے ناز کمالوں تیر دتا جڑ کاری
 کھیا تیر رہیا وچہ دل سے مار نہ پار اتاری
 نہ اوہ نہ تم ایہا لگا مر جاتی اک واری
 تے نہ آس غلابوں رہیا عمر بھیاں جے ساری

بے چینی

گزرے کر بیمار ایہا پٹ اراروں پالوں
 نہ بیمار سکے رکھ ایہ دکھ نہ چھڈ سکے پیاروں
 کی کرتاں سر دھرتاں بنیاں پدیہے اس پیاروں
 روگیاں روگ لے تے تو دھبہ دی زلف بہ دی تاروں
 تیری نظر لگی وچہ سفنے خوشحالی تے میری
 واہ تا تیر نظر دی تیری مسکھ گئے دکھ گھیری

کٹ نعیمیاں نے رُخ بدلیا دم وچہ ہونی ہوئی
باہجہ ترے دیدار پلک بھر پیا علاج نہ کوئی
بھکے لوندی وچہ میریاں اکھیں نین جلن وچہ بھاتیں
پیر رنگیے نازک تلیاں ایہ تھل سکدیاں ناٹیں
ٹھنڈی واؤ نعیمیاں منگاں جے اوہ ملے کدایتیں

اکھیں فرش چھاواں اسدا قدم ترے دی راہیں
بخش میری بے ادبی جے میں نقش ترا دل دھریا
ایہ پُرخار مقام نہ اسدا سوز الم ہتھیں بھریا

آخرباہجہ ترے دم کاٹی نہیں کٹ سکدی ناہیں
دم دم کٹ نمک بھر دھریا برہوں نے وچہ گھاتیں



بے قراری

مل مینوں تے ایہ دیرانی دیکھ مری خود اکھیں
میں ترہاتی او جو چلی ترف مراں وچ بھلکھیں
کیوں مرے خبریو میری دھر چنگیاڑی لکھیں
میں دیدار تراج دیکھاں مل بیلے جے لکھیں
میں مرچکی بس کر چکی دلا دکھوں گھٹ چکھیں
توں سایاں خود دیکھ دکھاں توں ایجے در پرخ نہ رکھیں
ول پھل یاد نہ مینوں کوئی میں سادہ کی جانان
عشق ترے دا بھار قیامت میں پر کرے ٹھکاتاں

حال زار

ایویں روندی دین کر بندی فقیہے کرے کوشٹاے
گنے ستارے آپیں مارے خاک لوے سر ڈالے
دین نہ مکے نین نہ سیکے چین نہ ڈھکے تیرے
غمدیاں آپیں نک دیاں تاپیں کیتیاں غم دے جھڑے

وروحیناں دل سولائے یڑیاں تیندر انہاں نہ کاتی
دم ٹھنڈا بھرا ٹھ روجی نے دندیں جیہو دباتی

اٹھ سویرے اکھیں دھویاں اشکوں میسل اتاری
پاتی بک اولار دوزخ تے کیتی پردہ داری
مت کو دیکھے وسندیاں اکھیں رازمتاں کھل جاتے
لب ہسن تے باطن رووے دل نوں صبر نہ آتے
صبر گیا جل لاٹ بریوں تھیں دل جلیا وچہ درداں
تے اس چہڑیوں رنگت بھریوں درداں ایاں گرداں

ایہ انجان کھلاڑی بریوں آن کھڑیاں زرداں

بازی ہار دتی دم پہلے داہ بھرے دم سرداں
ایہا حال رہیا دن کاتی درد تھوڑیواں
ایہو دن تے ایہو راتاں ایہو نیت سٹریواں
سر دم ہوتا گیا سوایا دن دن غم دو چتداں
تھوڑیاں وچہ دتاں دے روجی درد گھتی وچہ بنداں
رات ونے وچہ حیرت رہنا جیہو دبا وچہ دنڈاں
اکھیں تپدیاں مالا چپدیاں زرد رہن لب خنداں

ہن غم دل تے جوش لیا تے محل دکھاندیتے واسے

رنگ برہوندے تدوں سوہاندے جاں پردہ اٹھ جاتے

پردیاں دے وچہ ایہ رنگ خونی رہن نہ مول چھپاتے
پردے جاں رنگے اس رنگوں پھر نہ چھپن چھپاتے

روٹی کی دو سنتوں نے اس کے غم کی
تحقیق کی کوشش کی

عشقوں تیرو جتے جتہ کاری دے نہ زخم لوکایا
تدبیراں دے پردے اندر ایہ دکھ کدے نہ آیا

عشق ایہا وچہ لکھاں آنتش بھک بھک لاٹاں مارے
عشق لوکایا لکدا تاپیں آتر جوش کھلا دے

عشق لوکا دے آپ تیرا دلدا بھید چھپا دے
پر ایہ کویں چھپایا جاوے کد پردے وچہ اوے

وچے وچہ ایہ لایو لاوے دھواں نہ دکھلاوے

بے ادہ دھواں نہ دکھلاوے لاٹ کدی چھٹ پھاوے

ہر ہوں ویل لگی وچہ دلدے اشکوں پانی لایا
 یہ دودھ سر چڑھ گئی درختیں حال سمجھا دس آیا
 کہ گی کہ اتلیں سیاں ڈٹھے نین دو نہراں وگدے
 ہتھ پلو ایہ بیٹھی پوئے چھری وگی وچہ رگدے
 لہرے کدے وچہ ادھی راتیں دین ستے ہمسایاں
 پٹھی ہتھو کے بھردی جردوں سہیلیاں ملنے آیاں
 ڈالواں ڈول رہے نت بھونڈی خالی صبر قراروں
 کھادن پیون چھٹا بھلا گھٹ بوئے گفتاروں
 تھ ملے تے پچھوں تاوے اکھیں نیند نہ اوے
 شنگ لیاں تر اکھیں دونویں کھین مول نہ بھافے
 تے اوہ پجال نہ ڈیل پرانی نہ اوہ ناتہ نہورا
 تے اوہ خوشی تبسم غائب چین نہ دل نوں بھورا
 اوہ چمک منور چہرہ نہ اوہ لب دی لالی
 اوہ چونپ نہ شوخی ہا سارو دن اکھیں خالی

سہیلیوں اور ہمسایوں کی قیاس آرائیاں

بعض سہیلیاں تے ہمسایاں کچھ اندازے لائے
اسدی اسیں ادا سی اتے بہت خیال دوڑائے

اس نوں نظر کسے دی لگی حال سے ویرانہ
بھاری نظر خدنگاں والی کیتی پکڑن شاہ

کچھ بیماری ہوگ تہائی اک ایہا فرماوے

اک کے بن عشقوں مینوں کچھ بھی نظر نہ آوے

ہیں ڈٹھا وچہ اس درتارے ایہو ہوتا حال

پہلا پہلا عشقے دلوں ایہو ملے نوالا !!

اچا چیت تھرو کے وچدی شوخ کوئی دس آیا

بے تعصیر سٹی کر گھائل تے پھیر نہ دید کرایا

جے مر دلبردار ہمدانہ پوندی وچہ درداں

گیانہ زخم نہ دارو ملیا ایہ روندی سرگرداں

دو جی کہندی سچ ایہائی پرتوں مٹوڑی جھلی

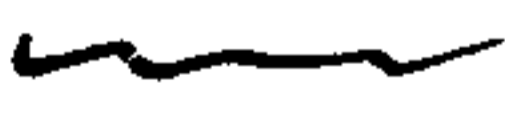
اس تے خوابے وچہ خیالے عشق اندھیری جھلی

سین ہار جے دس دا ظاہر ایہ کر سگدی چارہ
 دی کچھ قدماں وچہ اس نول آخر کھت نظارہ
 کون ہوندا رُخ دیکھ کے اسدا آن نہ ہوندا پردہ
 ایہ کچھ ستر خیالی ہو یا تے ایہ نہ کھدی پردہ
 جے کدی کسے جھروکے وچہ می اسنوں دلبر دسدا
 پتہ جھروکیاں باریاں رہندا چشم سندر دل اسدا
 سین ایہ کسے جھروکے دیول تکدی تک بھی ناہیں
 اہیں اکھیں محبوب نہ ڈٹھا اس نے نال لگاہیں

کار خادم نے ایک مکار دا یہ کو حقیقت
 بال معلوم کرنے پر مامور کیا

جی دے خادم نے سارا قصہ اکھیں ڈٹھا
 مکارہ نول اس اکھیا کر معلم کی جھٹھا
 ایہ داتی سی بڑی سپانی واقف کار چھلاں دی
 محرم مڈھوں اتہاں نکلاں دی بیون ہار سلاں دی

ٹٹے جوڑ دکھاوے شہینہ چہرے باں نوں میلے
 چہرہ ک کلاب گیاں لوں ہونوں نختے سرت سویلے
 زخم جنہاں بگ جاوَن سیتے مرہم لاوے کاری
 تے جنہاں راز کھن دا جھورا کردی پردہ داری
 جنہاں دے روگ پرانے ہوتے دیوے گھول دواتیں
 تے جنہاں درد دلاں وچہ ناہا انہاں کے سزائیں
 جنہاں نوں حال اودا سیاں لگن انھاند من پرچاویں
 تے بیماریاں جنہاں قدیمی روگ چھنڈے سمن پاویں
 وُل چھل یاد برہوندے سارے تے سب درد دلا ندے
 اُس تے زمیاں گرمیاں والے ڈٹھے وقت وہاندے
 تے اوہ آپ کیاں موہ چکی اس موہ گتے سزاراں
 عشق مجازی اس سے اگے حقیقت سبق دس باتراں



مکار دل یہ سہ زونتی کو کھینچتے ہیں لے لیا

چاہی بھی اوہ پاس روٹی دے گھول گھتی میں داری

اے میری فرزند پیاری نہ کر گریہ زاری

حال تیرا میں ظاہر ٹھٹھا دیکھ جیسے دل میرا

توں اوہ بیٹوں نظر نہ آویں بدیبا احوال تیرا

کہہ گریاں پارنگیاں چالوں تے خوشیاں دے ملے

ایہ دو لب کیوں زردیوں کے بھیسے تسم داسے

کس نے تینوں کئی کیتا درد کہدے وہ چہ بیٹوں

خوشیاں کردی نازیوں پلیدی کس آفت جھپ لیوں

کیوں مرے کیوں کی کرچکیوں تہوں حال آوارہ

دکان بھرے تیرے تیرے روک نکالی بھارا

کس قاتل دیاں اھیں تاپر وند گیاں دل تیرا

کو کس دنی ایہ دھاڑ پٹی ہے کون لیٹرا تیرا

کس دے نین گتے کرکھا تل بڑے نازو لے

کس دے شوق پھلتے تینوں بھر بھر غموں پیالے

کس دیوانی کیتا تینوں کس تے وار چسلا یا
 کس تعویز رااون والا تینوں گھول پلا یا
 دس روحی توں نہ رکھ پرودہ کراں تری غنچاری
 تے جے حال نہ کہیں زبانوں کون کرے تہہ کاری
 بھید دے دا کھول پیاری کاری کر دکھلاواں
 تے اوہ پچھی چوکا پاکے تیرے دام پھساواں
 جے اوہ ہوگ فرختہ کوئی بہاں وچھا مُصلا
 لہ آسمانوں نال دعائیں تیری کراں تہہ
 تے جے ہوگ پری داسا پہ یاد عزیمت یلنوں
 پڑھ پھوکاں اوہ حاضر ہو سی پچا پکڑاواں تینوں
 سارے درد گئے بہ داتی تے درماں سنا مے
 تے اسدے دکھ کٹنے خاطر سو تہہ پیر بنا مے
 کاش کئے درخان نہوسیا کارن ایس بیماری
 سورۃ یوسف دا دم کر دی پڑھ لیندی اکواری
 آخر تیکھے ہوش تری سب لٹ لٹی کس دھیا
 ایہ دو تین تہہ کیوں وگدے کہ کی پیا قضیا

روحی کا حقیقت افروز بیان

روحی سوچیا بیچ کہاں تے بھید سناواں دل دا
 دیکھتے بیویوں کو کہندی شاید یا رساوسے مل دا
 حال سناون لگی جس دم تھٹ گیاں سو آہیں
 روندیاں روندیاں کرتے بھٹا کہندی اچھے ساہیں
 نہ کچھ مائی میں کی دساں کس دا حال سناواں
 کس تے لٹی کس تے پٹی جرم کدھے سر لاواں
 کون کہاں اوہ کھٹے تھواؤں کس دھرتی داواں
 کتول رہندا کتھے بہندا کس پتے کس ڈالی
 کون کہاں اوہ کون نہیں اوہ باہر کون مکانوں
 کون کوئی میں کون کہندی تے کی کہاں زبانون
 کی دساں میں دس نہ سکدی دسن جوگ نہ رہیاں
 دسن دے اوہ لیکھے والیاں ڈوب گیا سب وہیاں
 کاش نہ کیوں میں جاؤں ویسے دوڑا اوہ پار پھریا
 جدوں اچانک آگھر ڈیادل میرا لٹ کھریا

کی دساں اور کتھوں آیا پھر کہہ مر مر دھا یا
 تے ادہ کون ٹھکانا ہو سی جس وچہ رہے سما یا
 اسدے لائق زمین فلک تے تھاں کتے کہ ملدے
 جھوٹ کہاں ہے کہاں تھیا والی تھاں اسد وچہ دلدے
 پراوہ جید توں دل وچہ آیا تھاں اسد دل داناہیں
 دل بھی تھوں گیا نس دن داین مر مر ملدا ناہیں
 میں بے کیف ڈٹھا اوہ دلبر کوں کہاں کیفیت
 جے کو وچہ کہنے اوہ ناہیں جاہل بے بدیریت
 میں ہاں محض عدم اوہ ہستی اوہ باقی میں فانی
 میں معقول یعنی وچہ شنائی اوہ محسوس عیبانی
 اوہ مشہود مشاہد آپے میں ناہیں شے کاتی
 میں مقید ہاں اختیار می مطلق اوہ صفائی
 کس داجال پچیس توں میں تھیں میں عابری کی جاناں
 میرے وہ کہ گمان خیالوں اس داد وہ ٹھکاناں
 اوچھڑیاں داسن سوکھا لایہ اس تھیں دکھ بھارا
 جس دانا نام نشان نہ ظاہر حال کہاں کی سارا

مکار دایہ کا جواب

سن دانی وچہ تیرت ڈہی کچھ سر پیر نہ آیا
کچھ تد پیر نہ کھلی ظاہر انت ایسا فرمایا
بس دھیا چھڈ ویسی پھیر سے نفرت نہ مر ہو کھلی
ایڈ خیالیں خوابیں ڈہدے مست ایسی کھلی
ہم تیرا اصغانت اعلیٰ مول بوڑھ اشکال لیا یا
توں طفک نے برح کر جاتا اپنا آپ گویا
لکھ نیراں خواب ایسے وقت بوئی آون
عاقل کتھے انہاں ناہیں دچہ خیال لیاون
وچہ قوتے بدن دے رکھدا ہم سپہ سالاری
جتول و ہم دھوے رخ انوں دے طبیعت ساری
کوڑا نقش خیال زسے وچہ دیکھتے کھڑے مہریا
توں او داس ہوئی اس نقشوں تے دل عم غمیں کوریا
جس شے تے توں عاشق ہو یوں اوہ ناہیں بن تیرے
خارج وچہ و بود نہ اس دا بھاویں بھ پویرے

وہمی نقش مجھ کرتوں کر کہ مشفق پکا یا
جھوٹا نقش دماغی دھریا کا ہوں کوہ بنایا

دامن عقل مند اچھڑتھبہ سے وہم اوڈیسی آپے
جاں تک عقل نہ کرے دلالت تینوں کچھ نہ جا پے

جھوٹی خواب تری ہے بی بی اس وچہ پر سح نہ بھولا
کھاؤں بیوں چھٹ گیائی دل کیتا کمزور

رُوحی کا جواب با عوَاب

روحی اکھیا جھوٹیاں تائیں اُون جھوٹیاں خواباں
میں سچی دی خواب نہ جھوٹی جھوٹا پلے کتایاں
وہمی نقش مرا ان ہو یا عقل تیری بتلایا
کافر عقل تری لاچکر چاہے شمس چھپایا
وہم بچارہ نقش ایسے کہ گھڑے کے کدائیں
نہ سچ صفات حسن تک جہدی ادہ کی کرے اتھائیں

اوہ بے مثل اجہا سو درج پردیاں بھیں اک جھائے
 عقل و ہم جے اڑن اوہدے دل دو ہاندے پر سائے
 جے ایہ سفنہ جھوٹا ہوندا کیوں کر دا غم ہے
 ایہ تے کاتی سچیاں رمزیاں آن پیاں میں پلے

دایہ رخصت ہوئی

دائی کہے نہیں جے جھوٹی تاں بھی ہتھ نہ آوے
 ہتھ نہ پہنچے جس مطلب نوں جھٹ عاقل ہٹ جاوے
 ایہ یے و ہم دلوں جھڈ اس نوں پیراسنوں کجھائے
 من پر جانوں کھیل سیاں وچہ و ہم دلوں اٹھ جاوے
 روحی بولی آپے و ہمی توں گل سمجھیں ناہیں
 ساڑ نہیں مت و ہم تیرے نوں ساڑ گھنناں وچہ آہیں
 اثر نصیحت کردی ناہیں جان گئی سودا تئی
 سر نیویں ہٹ گئی پچھا ہاں گھرنوں واپس آئی

بلدیاں دیکھ رہیوں دیاں لاطیاں اپنا آپ بچا یا
 جس لگیاں اوہ نس نہ سکے غم تھلے سر آیا
 دن راتیں روحی غم کر دیتی تے نیند نہ آوے
 لاک بلی غم سینے وچوں ہوش بستے غمش کھاوے
 لے ہن جھور دلا دکھ بھر باواٹ برہوں دی ملی
 آئی خواب غذا یاں والی ماں دکھاں دی جھی

اکل سال غم کی نذر ہو گیا

غم و اندوہ کے بارہ ماہ

روز پنجہ ہزار ویسے دارات ایہا ہے باقی
 وہ اک جام صبر دا بھر یا گھول گھنی میں ساتی

سال ایسے روزاں والا سر پر کواں کر دا
 دیکھ غماں دا وقت دورا ڈا جگر جے دل ڈردا

تورت رہن غم والے پھر دیاں جاسن ہساراں
 ننگ برنگی دس دیاں دس غماں دیاں گلزاراں
 پڑھیا چیت چٹاراں دلہنوں نظرنہ اوسے
 دل وچ ہر دم ادا دسدا نہ وچہ ہر دم سہاوسے
 میں تیری ہو رہیاں بندی توں کیوں نظرنہ اویں
 پچوں پچوں دل وچ میرے پھر کیوں نہیں چھپاؤں
 تہ بندگ تیری میں آمد دے پئے تھانہ جندواراں
 بال اتنے کتھے کیوں میریاں سنیں پکاراں
 میں جس شے نوں میں کرجاتا دچہ ضمیر و پھاراں
 توں کرکندی دور نہ بندہ ڈر ڈر تیج تاراں
 کھل بسیا کھ پیاں گلزاراں جھلیاں یاد ہساراں
 سنبل شناخاں نال سہاوسے توڑ لعدیاں تاراں
 دل میرے غم زلف کیدی پاتے تیج تاراں
 میں وچ تیج کھسی کھسی مرناں بار نہ لینیاں ساراں
 گل گل دے سر بلبل بوسے مالی دے گلزاراں
 تے میں بھدی ڈالی ڈالی مالی دے جھکاراں

بیٹھ ہو ابیں سیدہ ساڈن وانگ جھوریوں یاراں
کون اوہا جس میں غم کھتی کس گھن پچھاں ساڈاں
اے محبوب محبت تیری کیدک آفت بھاری
صبر لٹے تے ہوش لٹاؤے جان کھڑے کڈھ ساڈاں
دل میرے وچہ توں ہی آیا بہ بہ گھن جھاتیں
ساعت بھر ہوتا ہر دیکھیں نین مرے بہ گھاتیں

ہاڈ مہینے سر پر گڈرے دھپ وچھوڑے والی
سورج غم دے پڈیاں مغزوں کر دکھایاں خالی
شمس دوپہر دے وچہ سینے بیوں اچ چمکاں مارے
یوں زخم ترا اچ میرے سینے دے وچکارے
توں سفنے وچہ روندی پٹ دی چھوڑگیوں کر میرے
جے اک وار ملیں مر واراں بند قدم وچہ تیرے

ساون چڑھے بدل سر آون ندیاں تیرا چھالے
نین میرے نے لہریں ڈب دے مگر فراق وچلے

پا سرون وپہ ریشریا۔ یارا جند پلک یا گھڑیاں
نفتار و کشتی با بچوں نین ڈلو وچہ وڈیاں
کالیاں گھٹاں سوہایاں سر تے آپہں جوش کھلا سے
پارے میں تے لگدی لے پلک وچہ تارے

بھادوں بھامرے دکھ بھارے تے دماغ بخاروں
لو تے زمین دا تختہ کھیا میری گریہ زاری
ردون دا ورتا رامیرا نین و ساون جھڑیاں
بل مینوں میں تیرے با بچوں سختیاں پایاں بڑیاں
حال میرے دی مشکل بھاری دیکھ کدی اکواری
خوش اقبال اوہا جس تیرے جند قدماں وچہ واری

اسوں آس دورا ڈھی مینوں روندیاں جگ و ہانے
سوہنے والیاں اکھیں اوہا کو ہندیاں زور دھگانے
دن روواں میں راتیں جھوراں نالے کراں سیا پے
دن ماتم میں رات قہیے ایہ دوزخ سر جا پے

جے پئے عشق تیرا بھیا تئی نل بہشت نہ کافی
جے پئے برانہ دوزخ حاجت کافی ارج جدائی

کئی کئی بڑھوئے آستے بیوں لٹ سدا

ادہ دہروئے تین ترے وگہ دل کادی آستے

دیجھ لوں سن قسمت اپنی ہر کہہ پے پیارا

کر گھائیں چھل بھانا دم وچہ ایہ تھدا ورتارا

کر پھرا دکھ لے ہوتے مر کھپیاں وچہ دوری

سینہ پر تے جگ تھرا سے تن من ہو یا پوری

گھر ماہ عمل دے پائے تیریاں واہ رونا تیں

مدت جلی جلی میں دردیں میں تے آمل جاتیں

رنوں نقاب اتار کر م تھیں سفنے روپ دکھاتیں

کینوں گھر گھڑی بھڑ بھڑی نلیند اکھیں وچہ پاتیں

میں تیری لوں کس تھیں چھپنا کس تھیں گھٹیں پردہ

باس ہوندوں ایہ درد سیندوں واہ درد واہ دردا

وہ مہینہ ٹھنڈا چڑھا جس کو دھیرا سٹریا
 ی رات فراقان والی یار نہ مٹ گھڑوٹیا
 گھر میرے توں پیر نہ پاویں نہ چھ دکھان دیاں آہیں
 ایہ آنر دکھ لاتے توں خود میں کیوں نہیں پہچا ہیں
 دید تو ہیں دکھ تیرا میتوں ہیں تیری توں میسر
 توں ہی دولت توں ہی مالک توں ہی آپ لیرا

ہاگہ مگھاتی دل دی آتش جان گئی ہو میرے
 بیوں جیوں کہاں علاج دکھ نہایتوں توں ہون دھیرے
 کہ گماں توں مٹ نہ لیا تے ایہ دین نہ سکے
 کاٹھ ہو یا تن میں میرا سک نہ لہ نہیں نہ سکے
 جے اکوار نہیں میں پہچاں بعد سلام دعایاں
 توں میرے تینان وچو نہیاں کتھوں روٹرو گایاں
 چکن ماہ فراقوں روٹی پتے اکھیں وچ روہے

واہ وا عشق تیرے نے مینوں دکھ دیتے ساکھ کھو ہے

ہن ابہ اکھیاں سوئدیاں تاہیں تیند گیوں لے تاہ
 آن دکھا اوہ شعلہ نوری کھلیاں تینتاں واہ
 دلدا خون اکھیں تھیں وگدا غم دیاں وگن کٹاراں
 وچہ تھیاں تیریاں روئدیاں گئے ہسینے پاراں
 ایسے حال بچاری روجی سارا سال دہایا
 نہ آیاں ادہ نینداں مڑکے نہ محبوب دسا یا
 قوس زبانوں تیر دعائیں دن وچہ لکھ لکھ واہے
 آخر تیر نشانے لگا کوک سنہ درگا ہے

رُوحِی نے دو سرِ عجیب و غریب خواب دیکھا

بھر ساتی دیدو جی واری پھر نشے دا کا
 شو دی تکبر مان غرورت رے جہنم واس
 سو دایاں دی حیرت مندی آگے تھیں ودھ جاوے
 کرے علاج تو پوے فقیدہ دل دتھے غم کھاوے
 جے بولے تے بول نہ سکھ پاپے رہ جاوے
 دکھ خریدے درد دہا جے خرقا تیں نہاوے
 وصل منگے تے بے جدائی یار منگے تے دوتی
 اس منزل وچہ حاصل ہووے اندہ عشق ثبوتی
 ایسا منزل شکل بھادی ادکھیاں اسدیاں واٹھاں
 ساہ بھر بیندیاں نظری آون جگر جلیندیاں لاٹھاں
 رہوں سوز گدازاں لٹی سج سستانی ہوتی
 روحی مان قرنی ہوتی بین نہو بھر روتی

شام آئی پھر او یا چہی کہا لیاں زلفاں والی

خون بھرتے دامن والی ^{شوق} دی لانی

نبلی چادر تان فلک نے بڑا بڑا ^{شیشے} لائے

کوہ قافاں ٹھیس رگے ہوتے گل پیرا بن پاتے

پیا موذن بے نو دہوکے غفلت بھرے حجابیں

سیر النوم پکارن سفنے پشماں دے محرابیں

لوک سنتے تے ہور پھی تے منگل یاغش بلا ہیں

چھیاں دی کچھ تیر نہ ایٹھے کی کن دریا ہیں

اک اگلی روحی جاگے زانو تے سر دھریا

سر خالی دانا یوں ہوشوں دل درداں ٹھیں بھریا

نیر دگاتے مہر رڈھاوے اپنا آپ کھیاوے

تے دچہ درداں کھدی جاوے رو رو کے فرماوے

واہ دردا او کی شے ہو سی میں میں مار گزاری

واہ قسمت ایہ کیسے طالع کیسی ہے ایہ یاری

کیوں دوبار نہ ظاہر دسیں تے کیوں نظر نہ آویں
سفنے وچہ بھی میرے کولوں کیوں ہن لکس رکاویں

جس دن داتوں خوابے درسیوں مینوں تیند نہ آئی
 جس دن داتوں چھوڑ سدا پیر مینوں سرت نہ کائی
 میں راناں نوں کلی بہ بہ پیش دھرے غم تیرے
 میں جاگاں تے طالع نستے واہ واطالع میرے
 گہی کیتی میں نال پیارے بسترخار کھلا رے
 ایہا مینوں سکون نہ دیوں دکھ دلیدے بھارے
 پیچ کراتیں دیکھ پیارے دو چشمیاں دے کالے
 کیڑک زخم لگاتے بھارے برہوندے پیکارے
 مارگیوں کر چارگیوں توں ٹکڑے میرے دل دے
 ہوتے زخم پرانے دل دے تے سن مول نہ بلدے
 ایہا اس دی گریہ زاری ایہا غم فریاد داں
 تاں تیند وا جھولا وگیا لگیاں ملن مراد داں
 روندی روندی اکھیں اتے جھنپیاں مٹھل پیاں
 دونوں اکھاں میٹیاں گیاں بنجھ قضا تے لیاں
 اوہو وید دکھا تڑا آیا جس لاتے قحط بھارے
 اوہو شہاہ جہدے وچہ درداں رور و وقت گزارے

اوہو پتہ نہ دسّیٰ والا بلیسا دوجی واری
 اوہو جس دیاں وچہ قصبیاں کیتی گریہ زاری
 دیکھ چھٹے گھاہ خون نوار سے اٹھ قدم سرد سردی
 رو رو پکڑہ قدم دیاں تلیاں عجز ہزاراں کردی

درد ناک فریاد

اسے دلدار کمندراں والیا محسوبا میں واری
 تیرے تاز کرشمیاں آئوں میں قربان بچاری
 جے کر تیریاں درداں باہجوں میں تے گھڑی وہانی
 منصب عشق حرام مرے پر تے میں جندیاں کھانی
 میں وچہ فراق ترے دکھ تھلے جان غماں وچہ گالی

جس دن دائوں پٹ سدھاپوں میں نہ سرت سکھالی
 روندیاں تون جگ داد دیں نہیں رنگے وچہ لاتی
 نال تیرے غم برہوں واسے دل بھریا ہتھ خالی

نین میرے پرانچواں تھیں نے جیوں اصداف لالی
 وچہ فراق تیرے دے میری جان دکھاں تے گالی
 جس دن دانوں میرے اتے عشقوں تیر چلایا
 مینوں صبر آرام تسلی تو ابے نظر نہ آیا
 جس دن دا میں تینوں ڈٹھا اپنا آپ بھلایا
 جس دن میں تینوں پایا خود نوں رو پڑو گایا
 جس دن دا میں تینوں جاتا جاتا ہو گویا
 جس دن دا میں تینوں نیاد دل تھیں غیر اوڈایا
 میں وچہ درد تیرے دے کس ہو نہ درد چھاتا
 مرن چنگا کر لکھ لکھ واری اس جیوں تھیں جاتا
 لکھ پناہ میں کون بچاری تے وچہ کس شمارے
 وچہ مخراباں تیریاں دوہاں بنو ندیاں کوٹاں چارے
 ترف ترف میں مردی رسیاں مرنوں پرے پارے
 نین میرے دو۔ روون ہارے نہ سکے جڑھ مارے
 جڑھ سکی رس ویندیاں شاتھاں واہ برہوندے کارے
 تن من سیر ہو باجل انگیارے نین وگن دکھیارے

نہ میں موتی نہ میں زندہ پیکر دے لٹکانی
 سال تپتے ہیں گرم کیا بودتی آن دکھائی

رُوحی کا پر معنی سوال

تیر اندازہ نیرہ باز اشو خا تند صیادا
 شاپنشتا ہا بے پروا ہا خوش قامت شمشادا
 سبح کلام صبا توں صادق صاف گہر دی آہوں
 روشن نوروں شیریں شہدوں خوشبو تاک گلابوں
 صدقوں بھرے کذب بھقیں خالی در دیں پاؤں واسے
 کون کوئی توں کپڑے تھادوں اسے کوئی بڑے ترے
 دسبیں زینے یا آسمانے چند ہودین یا تارا
 یا توں سورج یا توں بجلی یا توں کچھ شبازا
 یا توں صرف پر ہوندا شعلہ یا آہاں دیاں لاطاں
 یا توں داغ نماں داندوشن یا فرقت دیاں واٹاں

یا پھر عارف منتہی دے نور دے دا پیارا
 یا توں گوکب درمی کائی نور و نور پسارا
 یا فی النفسکم دی رمزوں تیں دل کرن اشارہ
 یا ہیں حالت منتظرہ دے دل دادد انگیارہ
 کی پیدا آتش کبھری جنسوں کی کچھ ہیں شے کائی
 کہ ہر آویں پھرے پاویں مطلب تدہ کئی

سراپا نور کا جواب

سن ساری ایہ گریہ زاری انت ایسا فرمایا
 میں اوہ جس نون لہجن والیاں آخر کھر چہ پایا
 جیوں توں میریاں درداں اندر روکریں ہائی
 او نویں میں بھی شوق تیرے دی آفت بالکل چائی
 جے توں عاشق میرے اتے میں کہ عشقوں خالی
 ایہا دام مرے گل گو جھی نیریاں زلفاں والی

ہے تیرا وہ شوق مرے دے در دیں وقت وہایا
 آنر میں وہ شوق تیرے دے ہاں وہ درد سوایا
 جاں اسان تال ترے خود پہنے دل بھیں بچیاں لایاں
 ساڈیاں لایاں تیں ول آیاں تیں لایاں اسان پایاں
 ہے اسیں تہہ دل رُخ نہ کرے توں آبدھر جھکدی
 ہے اسیں حال ترانہ چھدے توں در دیں مکدی
 یاد رکھیں مت ساڈے با بچوں ہو رس نوں کھل دیں
 عشقوں ہرگز ٹل نہ جا دیں ثابت قدم لگا دیں
 ایہ امانت عشق اسان اپورا پار بنھا دیں
 سٹ وچکار نہ ہا ریں توں جا دیں متاں آزا ہیں
 دھرت اکاس کنبن جس پاروں چا یو چا تیں چا تیں
 ہن اس بھیں منہ موڑ نہ جا تیں ڈردی چھوڑ نہ جا تیں
 ہے لایاں لا توڑ نہ جا تیں جیوں کیوں توڑ نہ جا تیں
 تے عشقے نوں بیک نہلا تیں داسے لگے تہہ تائیں
 ہے وہ عشق وگن سر نیغاں ات دل نظر نہ پائیں
 ادھیاں گھاٹیاں مشکل پنڈے دیکھ نہ قدم ہٹائیں

دہم دے دکھ تھلن و لوں دلوچہ غم نہ کھاویں
 بدخواہاں دے طبعیاں و لوں نہ دل فکر لیا ویں
 میں تیرا توں میری ہو کے تن من خاک رلا ویں
 تے غیراں دل جھات نہ پاویں غیروں چہان چھڑاویں
 جے میں چھوڑ جھکیں دل غیراں میں نہ ملاں کداتیں
 تے جے تینتوں میں نہ بلیا تیرا واس بلا تیں
 اکدم دور نہیں میں تیں تھیں توں بھی دور نہ جاتیں
 ہاں میں دل تھیں بیٹھے تیرے پوریاں کریں وفاتیں
 اں میں ٹھیک نہیں گل جھوٹی مناں بقتیں ڈولائیں
 خواب خیال نہیں ایہ گلاں مت کرو ہم اڑاتیں
 تے میں عہدوں کدے نہ ہاراں توں بھی ہاریں ناتیں
 تے جے ہاریں غار کھلا رہیں خود اپنے وچہ راہیں
 بچھ مرے کوئی بھیس ناتیں لہچ پواں گاتیتوں
 بی بھی یاد رکھاں گاتینوں یاد رکھیں توں مینوں
 رکھو پچھان اسادی صورت بنھ نقشہ وچہ دلدرے
 یاریاں والے سخت کوشا لے پار نہ سوکھے بلدے

پھر کیا ہوا

اس گل بعد اودہ نور نہ دستیا تے پھر نظر نہ آیا
روحی خوابے اندر بے خود پورا بستر نہ پایا

پرگلاں دے نازک معنے ہو ہو کے تلواراں
وگ گیاں وچہ دل سے ڈونگھیاں کھلے نہ خم ہزاراں
صبح ہوتی گھبرا کے اٹھی اٹھ اٹھاں جھمکایاں
سفنے والیاں نازک گلاں یاد دے وچہ آیاں
بی طاقت ہو نعرے مارے کرتے لیراں لایاں
زیور توڑ گنوائے چہرے ترست چہراں لایاں
بھلا ہوندا میں اٹھدی ناہا کد سے قیامت تائیں
تاں ایہ شے نہ تھلکے جانندی ملتوں چھوڑ کدائیں
کیوں میں اسدیاں نوری چمکاں دیکھ نہ چھوٹی بیرے
طالع انت جگاستی نوں آن ستے تھاں میرے

پتہ ہوندا کہ ہوں ہارا داغ اجمہ سا گے
تاں جاگن تھیں اگوں مردی مردی مرنوں اگے
مار گیا پر پار نہ کیتی پکڑ و سچے لٹکائی
عشق پیار ادھار بھناعت جان گئی و پتہ سائی
رائیں یار پر اتاں ملیا تو یاں گلاں والا
روہ گویا توڑا ڈایا ایہ دل سلاں والا
دوڑ گھروں دیوانیاں دانگوں دروازے دل آئی
نس گئے نوں بھ لیا داں ایہ دل آس لٹکائی

رُو حی کے شیطان خادم نے اب تو اس
 سے بات چلائی اور اسے بھلا دیا۔
 روحی دے شیطان خادم نے پھر اس نون بھڑایا
 پچھیا بیٹی دس تے سہی ارج خواب بھلا کی آیا
 روحی اس عالم توں بالکل ناواقف بے چاری
 سمجھ نہ سکی کی شے کردی پتی اشدت کاری
 خوابے والا اس نے حال سارا کھول سنا یا
 اس شیطان روحی نون ایسے عجیب طرح بھگایا
 سن کے حال فوراً اس نون اس مکار بھلا یا
 آکھیا مینوں معلم تیرے خواب اندر ہو آیا
 سچا اس دا عشق سی جس آخر تینوں بھرما یا
 دل دے آیتے دچہ اوہ ہن تینوں نظری آیا !!
 جس دے توں چمکارے دیکھیں میں دساں اوہ بندہ
 شہر پشاور اندر ڈیرا تیرے دلبر سہلا

ق تراپے سچا راہ دلاں دے سین دلاں
 کی جانیں تیری خاطر دکھتے کیاں نوں
 اوہ میرا بیٹا شمشاد خیناں وچہ سدا دے
 توڑ نہ سکے جس نوں اس دا عشق زنجیراں پاوے
 لیا بالکل ایسے ہی اس نوں خواہیں نظری آئی
 گل ایس طرح ہی اکدن سی اس گل سنائی
 ایسی ہی بے حالی اسدی تیری خاطر دیکھی
 جو جو اس نشانی دسی اوہ میں آخر دیکھی
 متھے آکے تو کہ باپ ترے دا میں بن گیا
 یہ سنجوگ ملا دن خاطر میں بردہ بن گیا
 تینوں ایہ گل نہ دسی توں سمجھ نہیں سی سکدی
 ہن دسناں جدا اس دی کشش تھیں اٹھ اٹھ نرس دی
 چاہت گھرانہ ساڈا دیکھیں تے من جاویں
 ساناں پیو پتریاں نوں اپنے سچے خادم پاویں
 بیٹی توں گل ملی ہیں بھرتی جوانی ہے دیوانی
 خنادی ہو جاتے تے تیری مرض ختم ہو جاتی

ایہ تحقیقت جس نون میں سی بہت چھپایا ہویا
حالت تیری دیکھ کلجہ منہ نون آیا ہویا

بیٹی توں بس آکھے لگ مقصد تب تیرا
کراعتبار کریں نہ شک تے مطلب تیرا

روحی سوچیا اک دو دن پھر آخر میں کھلوتی
بڑا اثر سی اس شیطان دا بس پھر میں کھلوتی

بس اجازت منگی اس تے کہ میں گھر دل جاواں

یوسف تیرا تیری خاطر میں جانے کے آواں

اے قسمت توں عجب اچنہیا کہ سے زنجیر پواویں

لٹ لیجا تیں عقل کدائیں موڑ کدی دے جاویں

کدے کدے سکھ و سدھیاں تائیں عمر گھنیں ویرانی

اُبڑیاں مڑ پھر و ساویں کار ترے حیرانی

گردایے گھت کشتی ڈوبیں ڈبیاں نئے لاویں

پھر کدی ہڑ ہور لیاویں مڑ کے رو پھر لیجاویں

روحی بھل گئی تے اس دی قسمت مڑ کے سوں گئی

شہر پشاور والے پاسے کدھروں کدھر بھوں گئی

جی دھوکے میں آکر لفاس خاں ہی کو اپنا خاوند
 لیتی ہے۔ بعض سمجھانے والے خیر خواہوں کی
 ناک اس نے پرواہ نہ کی۔

خانوں اس شیطان نے لاڑا چسا بنایا
 کہ دتا جیسے کوئی حساں و ڈیرا آیا
 روحی بہوڑی ہین اتھ مسافراں دانشن رہندے
 کوئی رشتہ دار قریبی نہیں سن جو کچھ کہندے
 پایاں یاں ہمدرداں نے کچھ کھوڑا سمجھایا
 مے دے وچو بیٹی اس نہ ہووے تینوں پایا
 روحی آکھیا ایہ میرے ہمدرد تینوں
 اپنا کم کرو ایہ میرے کہو نہ کلی مینوں !!

ہمدردی نے ایہ نشاد دی ہوگی۔ ابرہیا لاہور پشاور دی آبادی ہوگئی

رُوحی مغالے کا شکار ہو کر نفسِ خاں کے
ساتھ خوشی خوشی رخصت ہوئی

وکی وداع کرن رورو کے اچ قراق اہتا ہن

تے ایہ ہیں میں دلوچہ کھندی ظالم رویو تا ہیں

رورو کے میں وقت وہاں اچ خوشیاں دا حال

ہن ہن دے دیے آتے رورون دا منہ کالا

کہو مبارک ڈولی پاؤ اکھیں نیرنہ چھانوں

ہو اچ میرے دل وچہ خوشیاں تھیں نہ راز چھانوں

کو نہیں مرجانیو سیتو پاس مرے بہ زاری

خوشی مری تے رویو تا ہیں ہوش کہو ا کواری

میں بنیرا لتھاں وچہ آہی آس سچن دی دھرو

اچ دربار چلی میں اسدے دیوں جہدی میں برو

تے میں جہنیاں مراد اں کارن رورو سال گزارے

اچ سچتاں سنگ رل و سنے دے اون نظر نظارے

جیس دیوں پروکیاں تا ہنگاں اچ چلی اسواں

بے رضوان چلے ول جنت شمت دھری عمار

چھڑو تنہ سہیلیو میراتے یہ کرو نہ زاری !!

گتے غماندے وقت وہاں تے پن خوشیاں دی واری

شادی دیو چہ سوگ نہ گھنوا یہ کوئی ماتم تاہیں

جان دیو میں ہمدی جاواں خوشیاں واسے راہیں

کھارے شکن سوہاگاں واسے مینوں چاہٹر نہلاڈ

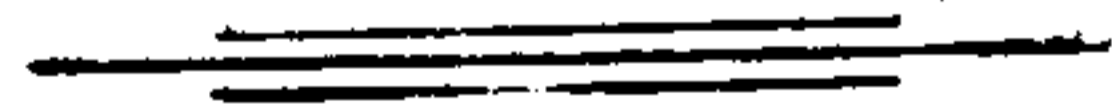
جانے پہنچے میرے پاڈ خوشبو خوب لگاؤ!

کراسوار اڈل دی منزل توڈ مینوں چھڑاؤ

پاس مرے کر گریہ زاری خوشی نہ دکھ بناؤ

جلی سجنناں ول چک ڈیرے مقصد حاصل آتے

بخت سوے قاصد گھلے خوش پیغام لیا تے



روحی کو لپٹا اور پہنچ کر پتہ چلا کہ اس کا نوکر زادہ

نفس اس خاں اس کا خاوند بن بیٹھا تھا تب

روحی کے حسرت بھرے بین۔

دیکھیا رستے وچہ اچانک تاں سمجھی سب کا را

اس خور شید فلک سے تھاں ایہ ملیا کی تا کا را

پاک نخلی میں جو ذیکھی اوہ کتھے ایہ کتھے !

میرا نوکر نفس خاں خاوند بن لگا متھے

اوہ خود نور ایسی اندھیرا شہید اوہا ایہ نکھتی

ایہ کنڈا اوہ گل تھیں نازک جس وچہ خوبی رکھی

اوہ شربت ایہ کوڑا پانی۔ اوہ حلوا ایہ موہرا

اوہ شعلہ ایہ دھواں بے سرا اوہ چنہ ایہ بھورا

اوہ رحمت تے ایہ بیماری اوہ مرہم ایہ کاتی

اوہ گوہر ایہ سنگ غصب وا آن وچا وچہ چھاتی

اوہ بے عیب تھے یہ پر عیبیں اوہ دلبر ایہ دیری
 اوہ عاقبت خیر تھی یہ غم دکھ بد بھیری
 اوہ محبوب میرا نورانی ایہ ظالم ظلمانی
 اوہ تسکین آرام دے دا ایہ حیرت حیرانی
 اوہ محبوب مرا جمعیت تھے ایہ سرگردانی
 اوہ سامان خوشی دا میرا تھے ایسے سامانی
 قسمت ظالم نال فریباں مینوں پٹ گویا
 نہ میں اگے تھے ہوگی دکھ تھے درد سوایا
 اگے کچھ امید تھی سن اوہ رہی نہ کاتی
 جے اگے سی درد جگر وچہ جاں بسیں سن آتی
 مچھی نوں ہتھ پاؤں لگی ناگ مرے ہتھ آیا
 توڑن لگی پھل کلابوں کندے زخم لگایا
 مریم دھری دلیدے نہ تھے ساڑھتا سو سارا
 کراں تلاش علاج کتھاؤں درد لگا سو بھارا
 قسمت دے ہتھ تیر پھر پڑا یاد دھری امید شکاروں
 تس میری وچہ چھاتی ماریا کڈھ گزایا پاروں

اسے قسمت توں نال اساڈے کیوں پئی لڑیں لڑائی
 میں جاتا کچھ شگھ دیس میں تاں تیرے در آئی
 میں رکھ پھٹھ توفدی تشنہ دیرانے ڈگ پیاں
 زہر سپوں پہنچان نہ سکیاں آب سمجھ پی گیاں
 میں جنگل وچہ تن تنہائی سا تھی شیر رلا پتو
 راہ دا توشہ طلب کینلے تے سپ آستینے پائیو
 عاجز بکری گرگوں ڈردی آن وڑی وچہ تنہیاں
 تے ایہ درد نہ ہن ہک سکے عمر اں زارہ کریہاں
 بھکی بھکی شہید پیالے لین تولے آئی
 پر جڑ رہے تے لتاں باہاں تلبست امید نہ کائی
 میں بے حال گئی بھل راہوں وڑی بلا دے گھاتیں
 نخت افسادن سگی ایپر جان چلی اک جھاتیں
 داتے دریغ مری واہ قسمت کیوں تاہیں مر گیاں
 نازک زلفاں بھدی تاہیں عمدیاں کتھیاں پیاں
 کی کراں ہن کی کر سگدی چلی راہ اڈے
 آپے - تنغ چلائی گل تے ہن کچھ پیش نہ چلے

بھلا ہوندا میں غم وچہ مردی ہو ہو کے دل بیرے
 ہن ہن تاتا تانی کیوں اچ پھردی وچہ دکھاندے گھرے
 ایس سہاگوں خوب رنڈیا مرگ بھسلی لکھ واری
 نہ میں نال دیا ہیاں رلدی نہ میں رہی کتواری
 دل زخمی تے جگر دوپارہ دو حبا دیس پیرایا
 تے غنچوار نہ واپرو کاتی خاوند ظالم پاپا
 کیا کراں ہن کدھر جاواں تھاں نہ رہیا ٹھکاناں
 میرے دانگ ہنیں اچ کوئی عاجز حال متانان
 چیکے ویسے نہ رہ سکی ساہوریاں گھر سیلے
 پھلیا خاوند بنیا میرا متھ نہ اون ویلے
 ماپیاں دے گھر تیرے قہنے وچہ رہیاں دن راتیں
 تے ہن واسا ہوون لگا غمدیاں وچہ آفاتیں
 میں گھائل دل درداں والی بڑے قضیاں والی
 آس غلط دھرنسی آتی رہی مرادوں خالی
 اچ امید نہ رہیا کاتی گیتا واسٹ ننگی
 واہ حسرت میں غم دی گھڑی کرائی کیسی لمی

عشق اجاڑ چھڈی میں دیسوں سٹی پر سے پر سے
 پیسے رہندی اوپو سہندی ادہ سن دکھ ہیر سے
 واہ قسمت میں کی کچھ دیکھیا اپر کی کچھ پایا
 خالی رہی مرادوں روندی دکھ دونا سٹھ آیا
 فصل گرم تھیں پاراں منگیاں پتے پلے تن کا تے
 نئے زخم لگے تن میرے غم دکھ درد پرانے
 کیساں مینوں خواہاں آیاں کیساں سختیاں پایاں
 میں بھل کے کس راہے پیسے پے گئی وس قصایاں
 تنے میں تھیں ول چھل ہوتے تنے سخت سیاہے
 یار نہ ملیا ویری ملیا تے ویری دے ماسے
 تنے دکھ پتے سہر میرے تنے مشکل بھارے
 میں رونا دکھ کسے نہ سننا و گنے زخم قوارے
 تنے مینوں یگاں لگیاں تنے گھٹ نہ کاتی
 دہرت پرانی درد بھدائی . ظالم کونت کسائی
 تنے بیٹوں نیزے لگے تنے سخت سزائیں
 ملیا غیر سجن رس بیلچہ پے گئی واس بلا تیں

تنے ساتھی ساتھ للاتے تنے روپڑ وگاتے
 دل دکھیتے جگر دوپارہ نین فراق جلاتے
 تنے میرے دہر دے دیری تنے بنے وسیے
 تن بالن من بل والا بنو رتوں نین ر نیگے
 تنے حرف طمع دے لے تنے نقطیوں خالی
 میں خالی ہتھ میرا خالی قسمت ہے جیوں خالی
 تنے حرف ہوا ہوس دے تنے خالی سارے
 انہاں تتاں میں ملکوں پٹی لالا کوڑے لارے
 خالیاں نال پیادہ میرا میں بھی خالی ہوتی
 ہتھ میرا مقصودوں خالی تے ہن واہ نہ کوئی
 بھر میرا دانایوں خالی تے ہیں درداں دانی
 ایویں درد میرے دیاں انگلیاں بیتاں نقطیوں خالی
 دھردا ہولا کرم اساڈا اس دا کھلا ہاڑا
 ساڈا دلا گھر درد الم دا کدھ سٹ اسدا ہاڑا
 طالع کوک کوکارا کردا واہ دردا واہ دردا
 دُور مراد ڈہکی دکھ اوہا اگلا محرم گھر دا

اوکھا دکھ دوا ڈا دعدہ آو مہر کھا تو ا
 اوہ دلدار دلاور رُسار ل بل صلح کرا تو
 علم عمل دا عالم عامل داد عدل داد ادا
 محکم کار مکرم اکرم عہد اپنا اک لا را
 دل کٹر اسہ سکدا آہا آس سوا دکھ ڈا ہڈا
 آس گوا کہ ہووگ اوڑک سوکھا حال اسا ڈا
 دو دم ویم دوا ہو لگا بل سُکا گھاہ دل جدا
 رو دردا اس دکھ دادا رو ویم سوا کد بلدا
 ہر دم رو دل دیر دا آہا آس وصال کو سال لا
 اوڑک ہر کھلا کہ بلدا اصل وصال سوکھا لا
 اڑک کا کا اول اس گل رو دے آکھ سلام ہمارا
 عہد ہووے معلوم اول دا محکم وعدہ سارا
 دس احوال کمال الم دا اس ہم سبک عدم دا
 کہ کر مہر کرم کرا بل دکھ کردکھ اس دم دا

زُوحی دردناک فریاد کرتی ہوتی
 بے ہوش ہو گئی۔ اس عالم میں غیبی آواز نے
 اسے تسلی دلائی اور دین کی طرف متوجہ کیا۔

سفنے دے دچہ اون والے پتے چنگے پرکاٹے
 تن من نون لابو سٹی برہوں دیس پر اٹے
 نال اسالیجے سفنہ دیوچہ ول چھل بیت کماٹے
 غیراں دے ول قصد کرتے اپنے رات چھپاٹے
 سفنہ دے دچہ کر پکیا یاں پکے قول پکاٹے
 ایہ پر پتے نہ دتے پکے خوب بھلیکے لائے
 لا لابو دچہ پر دیاں لکیا لاٹاں چاہر ہواٹے
 خود غیراں دچہ سٹ اسانوں لے جھگڑے پاٹے
 آہ میری سن وگدی رہتی وانگ ندی دیاں لہراں
 دن میرے سرہن گزرن گے دچہ فرقت دیاں لہراں

میں مرناں پر روندی روندی کس روناں بہ قبر کے
 قبروں نیر و گاندے رہن نین میرے بے صبر کے
 کھن گے گل قبر مری تھیں غم سے کمنڈیاں والے
 شرمادن گے داغ برہوں تھیں باغاں سے گل لالے
 گل گل سے سز بلیل روندی دیکھے گا جگ سارا
 ہر بلیل دی ہر ہر آہوں راز کھلے گا بھارا
 تے اہہ راز دلاں دچہ اتر کر سی درد پوکارا
 سینے تھیں مجروح دلاند سے وگسی خون قوارا
 نرطوف نرطوف میں جد تک زندگی رو روح حاصل بھرنا
 میں مرنا دکھ تے دکھ تے دکھ جرننا بھار بہ ہوں سردھرنا
 بے مقصود چلی میں بالکل توڑ امید جہاں توں
 مرجاندی وچہ گورہ رو یساں پٹی عشق مسکاتوں
 خشت بنا نڈیاں خاک مری تھیں بہ روناں کر آہیں
 جس گھرنوں اوہ خشت لگے گی اوہ گھر دستاں ناہیں
 لازم درد ہوتے متعدی قسمت واہ اسانندی
 ذات صفاتوں اسم خطابوں میں ارج گزری بجانندی

گرد غبارِ جگت و چہ چہایا میریوں حال ملا لوں
 وچہ افلاک اٹھتالی تشکلاں رو دنیاں میرے حالوں
 مراں نہیں تے جیف میرے پر ایڈ قینے والی
 ایہ گل بول جھڑی غش کھا کے رہی تو اسوں مثالی

غیبی آواز

بے ہوشی وچہ غیبوں سنیاں ہوش سمجھالی روحی
 آپے پایو خودنوں ایسے حال ملا لیں روحی
 ایسے ہی گدی ملی تینوں اوہ محبوب جہا ندا
 جس دی رحمت تینوں بنی دجے پاسے لے آندا
 اوہ محبوب ملے سن تینوں آخر اکدن ایسے
 جلوے جس دے نالے جس دے بیدے توں کجہ دیکھے
 جاں ایہ غیبوں سنی بشارت پئی تسلی کائی
 اپنی غلطی اپنی بھل تے پھر روٹی پچھتائی

آوازہ آیا دل بلوں صاف سنے گل ساری
 نئی گھٹیا رسم محبت والی نہیں ہماری
 ایڈے پاک اشارے دیکھے تاں بھی کچھ نہ سمجھی
 توں اک گندے بندے توں دلبر ساڈے تھاں سمجھی
 بیڈی بے عقلی تے ایدھ الفت والا دعویٰ
 یچھے لوڑ سچائی دی تے عبت ہے جھوٹا دعویٰ
 ظالم نال ملوث ہوتاں سانوں ملنا سمجھیں
 عجب جہالت ساڈا درجہ بالکل ہی نہ سمجھیں
 ایس کینے دی بن آلہ کار اسبابوں بھالیں
 تھان اسادی توں کی جانیں گلے سانوں ٹالیں
 جان توائے اسدے کر کے ساڈی خاطر روویں
 ساڈے کم کسے نہ جیہڑے موتی پتی پردویں
 دنیا والیاں قانی پاریاں کج معنے نہ رکھن
 گندے کپڑے کیونکر پاکیزہ خوراکاں چکھن
 ہور بے ہوشی آئی روحی نے جد سنیاں گلاں
 دل نوں پارہ پارہ کیتا انہاں نویاں سلاں !

روحی نون پھر ایس حال وچہ اوہ شاہ نظری آتے
جو پہلے تو اباں وچہ پن تک صاف نہ نظری آتے

فرمایا توں کی پڑھیا جو سانوں بھی نہ جانیں

اتنی مدت کی سکھیا جو سانوں نہ پہچانتیں

رسم رسوماں تھیں سانوں پہلا کے خوش بھی سمجھیں

نبیاں دے سردار اسی پر توں نہ کشش بھی سمجھیں

ساڈے دین دا مسلم بٹی خوب مخل بنایا

حیرت ہے کیوں اج دیاں بیٹیاں ایڈ مخل اڑایا

تیرے جیسیاں پڑھیاں بے پودا ہوں فکروں لاہیا

ان پڑھیاں نے ٹھوٹھیاں کونڈے بھر کے کم مکایا

ساڈی فاطمہ بٹی جس بٹی لئی گھاتل ہوتی

چپ چپاتی نوں روشنی قبل اوہ مساتل ہوتی

اوس نوں روشنی نوں تعلیم تیجھے ہی پے گئی

جہڑی اس نوں ساڈے کو لوں دور بہت ہی لے گئی

اچی سو سائیلی تیری نوں واقف ہاں اسی ڈا ہڈے

کز چڈے جس بہت کھو کھلے شرم حیات ساڈے

جس خاں بو نو کر ہو کے گھر تیرے سے آیا
 وہیں روشنی نے اسنوں تیرا رخاوند مینا یا
 کسے نہ پچھیا کی کر دی دھی توں بھی عقل نہ ورتی
 اس اچی سوساٹھی کتنی گندی کیتی دھرتی :
 رہ پتھے لگے نے اچی سوساٹھی واسے
 ری طرح اچے نکھن گے ایسا نی دیوانے
 آزادی دا جو مفہوم لوہیں روشنی دسیا
 مسلم پورا عمل اچے نہیں اس اتے کر سکیا
 جے ثقافت دے شوقیناں کم بڑا بے کرنا
 مسلم پورے کافراں واسے کہاں دل بے کھڑنا
 ناج رنگ بے دینی فحشس تے زینت بے حیاتی
 پوری طرح اچے نہیں مسلم بیٹی تے اپنا تی
 بل بیٹی دس پڑھ پڑھ کے شنا پد توں ہو سیں ہڑھ گئی
 لیکن سانوں منہن بدے کس دے اڈے چھاہ گئی
 نام اساڈا روشن کافی مالک ساڈے کیت
 دشمن بھی جانن جو کم اساں دنیا تے کیت

بیٹی پر تھیں سوارِ سادے بہت ملن گے تینوں
جے نہ بھلیں گی گل ساڈی بھاگ لگن گے تینوں

پہلے جو چمکارے سی اوہ سی مالک دے جلو

دل تیرے توں جھل نہ ہوتے اس خالق دے جلو

پھر حکموں اسماں تیری خاطر خود تشریف لیائے

مطلب سی اک بیٹی سدھے رستے دل آجاتے

اوہو مالک کل جہاناں توں میں اس دے بند

تھوڑے بندے چنگے باقی بھلے پھر دے گند

اسدا عشق نے مقنا طیس ہو اس پھنیں کھج بلاوے

خوش قسمت بندہ جو نیک بنے کشش و جح آوے

اَلَسْتُ بِرَبِّكَ رَبِّ تَحِيًّا نَبِيَّ اَكْهِيَا تُوں بھر

وَعْدَه اِيْذَا وُذِّا كَرَكِي نَوْب بھلایا توں بھی

اتنا بھلیاں تیرے حبیبیاں کرہیاں رب اپنے نوں

وہم گمان خیال ہی سمجھن لگیاں رب اپنے نوں

دیکھیاں اصلی چمکاں پھر بھی توں مطلب نہ پا

پھر بھی شیطاں دے بیٹے نوں توں خداوند بن

تیری نشان نہ سی ایہ بیٹی کیدا قبر کما یو
 تینوں شیطان تے پھسلا یا ساڈی قدر نہ پایو
 تیری دنیا واسے کہندے گت تچھے مت زن دی
 چھنتی نال ہی بیٹی حوادی بن گئی دشمن دی
 توں ساتھیں نہ واقف ہوئی ساڈا رب کھسلا یا
 ساڈا حال معلوم کریں جے ہن بھی چھیتا آیا
 چتھاں نعرے چھٹے جد روحی ایہ گلاں سنیاں
 کیوں میں اُس آقا دیاں گلاں نہ پڑھیاں نہ سنیاں

—

—

رُوحی نے اگلی صبح بازار سے حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سوا سب نوح حیات کی کتاب منگا
 کر پڑھی تو وہ ششدر رہ گئی

وقت فجر دے جاگی رُوحی دردِ غماں وچہ مردی
 اپنے غلطی اتے وچہ وچہ سپا پے کر دی
 کر فرمائش اک سوا سب نوح دی کتاب منگاتی
 پڑھ کے یوسف مدنی دے اتوال رہی سوداتی
 خواباں دیوچہ اون دالے کیڈ نواز شش کیتی
 بے خبری غافل جاہل تے ایڈ نواز شش کیتی
 حال پڑھے اکھیاں کھلیاں بس روئی تے پھناتی
 غفلت وچہ جو ٹم گزاری اس تے حسرت آئی
 مگر ہاں توں جس راہ پایا میں اس نوں نہ پایا
 اس دی اُمت وچوں ہو کے اس دا پتہ بھسلا یا

میں بگڑی تے اوتھے پہنچی جھٹوں مشکل مرطنا
 پہنچے شیطاناں دے پھس کے کیونکر اس اول مرطنا
 اپنا آپ جوائے سن دشمن دے کر بیٹھی میں
 تے اپنا محبوب حقیقی غصے کر بیٹھی میں
 دلبر نوں صدمہ پہنچا کے سن کی کس کرناں میں
 ظالم نفس خاں دے بنے وچہ ہی پھس مرناں میں
 اس دے دل وچہ لاٹاں بالن قول سچن دے پکے
 مست الست پریم نشے تھیں زہر پتے اک تھکے
 من ایہ صبر قراروں لنگی منزل چاہہ اگیرے
 شوق طلب دی لاٹ دیوچہ بلدی شمع اندھیرے
 داغ برہوں داروشن ہو یا کھلی چمک چو فیرے
 جاں ہو ڈور گئے اندھیرے کھٹے راز دھیرے
 سن ایہ دل وچہ نظریاں کر کر آپ تیاں نہیڑے
 جس دلبر نوں باہر بھدی اوہ مشاہیر گ تھیں نہیڑے
 دانگ آسید زدہ اوہ بے خود چاہیڑی عشق تماری
 سمجھ نہ آوے اے کسے نوں اسدی ایہ ہمیں ساری

حسرت اور افسوس کے دریا بہا دیتے

میں کتھے تے اوہ کتھے جس میری حسان جلاتی
 جس دے بھل بھلیکھے میں بن قیدی ایچھے آئی
 وچہ اڈیکان اسدیاں پر دم میں کرساں ہن تڑادی
 جے اوہ کدی ملے اکوادی پٹ سی تیاں بیماری
 مینہ منگیاں اندھیری تھلی داؤ ٹھنڈی تھیں لویاں

ہا سے ایڈ مرٹ سے پائے نین ہو بھر رویاں
 میں اکھیں لٹی مر مر منگیا تے توں خار چھاتے
 میں پیراں لٹی موزے منگے تے توں پر وڈھاتے
 رونے دی بیماری اتے میں دریاں چھاتے
 و ہندییاں نیناں دیوچہ تہیاں توں طوقان پرٹھاتے
 جاں میں روز خوشی دا منگیا شب فرقت غم لاتے
 رات وصال معگی میں لیکن دکھاں دے دن آتے
 میں ترہائی شربت منگیا خونی جام پلاتے
 منگیا صبر ملی بے صبری سکے منگے دکھ پائے

جاں میں ٹھنڈا اکھیں دی منگی تاں توں نین جلا تے
 میں آرام تسلی منگی توں سب بند ہلا تے

میں چاہیا ڈرد فراقوں جان میری چھٹ جائے
 توں فرقت دے درداں والے پکے عہد پکائے

میں چاہیا دیدار تیرے نہیں اڈن مرے دکھ وا تے
 توں دم بھر ہو کھڑا مقابل نین دونوں تر فائے

میں جاتا غم برہوں مکدا جان تیں دل جھک جائے
 توں کچھ رات بڑے فرمائے میری سمجھ نہ آتے

میں چاہیا میں وچ بھلیکھے نہ پھیں مراں کوٹھائیں

توں کہ گیوں کہ کچیاں دا توں ناہیں بن داسائیں

میں چاہیا ایہ عہد برہوں دارو پڑ گھٹاں دریا تیں

توں کہ گیوں نہ بلیں قولوں جا دیں متاں ازا تیں

میں چاہیا میں تینوں اکھاں زخم فراق گنوائیں

توں کہہ گیوں جے زخموں نہیں داغ لگے تندھ تائیں

میں چاہیا سکھ و ساں سیاں وچ کھیلاں نرم ہوائیں

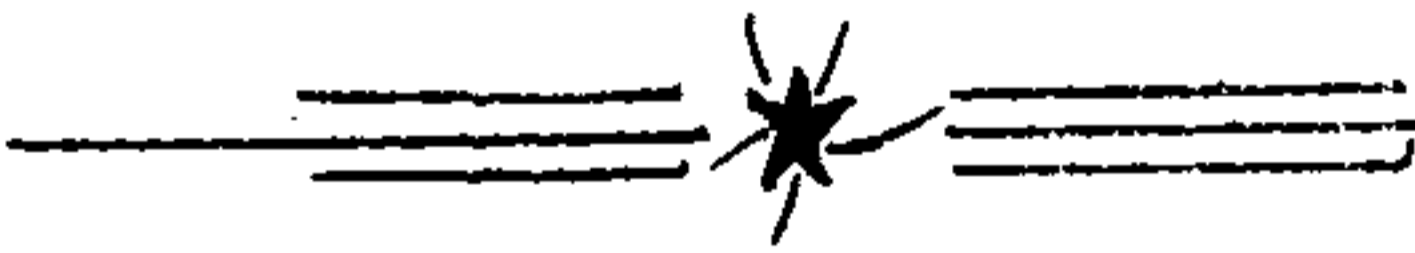
توں کہہ گیتوں دکن سر متیجاں اول نظر نہ پائیں

میں چاہیے بے قید رہاں تھے و ساں بلند میرا تہیں
 توں کہ گیتوں جے مینوں ملتا تہن من خاک رلا تہیں

میں چاہیے مل کہاں کسے نوں مینوں صبر ملا تے
 تہاں کیا ہو غیراں ہلسی ساڈے دل نہ آتے

نغمہ دوا ایہی لاتی راہ ناصوروں رسیا
 پیر پھے سی غم دی جالی پر پھکے گل پھسیا

اک دل پیا کھلاون لگی تیج گیاں سو گندھیں
 دگدا پانی روکن لگی تھل تکتی چڑھ کنڈھیں



اے وچہ خواباں آون والیا

اے وچہ خواباں آون والیا رات براتی آویں
 وقت نزول تراشب تھلی سجاں جلوہ فرماویں
 بے پرواہ نظر دی رمزوں سینوں دل بے جاویں
 جاں توں پکی یاری لاویں اک بلدی وچہ پاویں
 جاں ہفتاد ہزار حجابوں رخ تے پردے پاویں
 تاں بھی دلیں اے لہے لاویں خودیاں ساڑ بھاویں
 چا پردہ ہے جھات وگاویں پتھراں توں اک لاویں
 ہر ہر برگوں لاٹ جھڑاویں لکھ لکھ طور جلاویں
 باد صباؤں اس دلبر دا کہہ تھساں ٹھکانہ
 جس دا درد میرے تے کر دامت مڑ زور دھگانہ
 اے حبیب نہ تیں بن کاتی میریاں درد ال والہ
 گھول پلا لوستے اندر مینوں نہ ہر سپیالہ
 اول والے زخم اتے توں ادبہو مرہم لاتی
 جس تھیں ہوش حیاتی والی رہی امید نہ کاتی

تھاں تیرے دے پتے نشانی پہچ نہ لئے نہ بانوں
 تاں میں جا طواف کریدی سچے صدق ایمانوں
 زندیاں دیوچہ واسا میرا مزدیاں وچہ شماروں
 احب بیزالہ پراتے سکے میری گریہ زاروں
 واہ وا درد انہاں دا جہناں لگی عشق کٹاری
 جہناں دلاں وچہ درد نہ ہوون مرن بھلا لکھ واری
 عشقا چل صبر گھر نیڑے منزل ابھے دورا ڈی
 پانی چھڑک کر م دا اک دم جلدی جاں اسا ڈی



۱۹۲
روحی نے یوسف مدنی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایک خادم کی لکھی ہوئی دینی کتاب

میں اسلامی اقرار نامہ کلمہ پر یہ عجیب نظم

پڑھی اور اپنی لائبریری پر بہت پریشیمان ہوئی

تازہ صدمہ دیکھ روحی دائرہ سے اوجھ کبھی

کچھ دل دھراؤ سے اس خاطر چپ رہے اوجھ کبھی

اچھے فرائض والے مقصد نہ معلوم روحی نون

کیا کریں نال اسد سے کچھ نہ معلوم روحی نون

پڑھے کتابوں حال احکام اس یوسف مدنی والے

زخم لگن جاں دیکھے رنگ جگ دی بد چینی والے

کی کچھ دسیا اس شاہ نے تے دنیا کتھے پھر دی

رب ہی جانے اس حالت نون خلقت جتھے پھر دی

جا بازار قرآن مجید اک سی لیاندا روحی نے

علم عرفانوں اک رسالہ بھی لیاندا روحی نے

پڑھن لگی اک خادم یوسف مدنی کی کچھ لکھیا
دیکھتے روحی کی پڑھیا خادم سی کی کچھ لکھیا

اقرار نامہ کلمہ

بن سوچے بن سمجھے ساڈے وانگوں کلمہ پڑھنا
ایہ گویا بن پوڑیوں پٹپ کے کوٹھے اتے پڑھنا
ایہ کلمہ اقرار اسلامی توجی بھرتی والا
نیکی نوں پھیلانا کرنا بدیاں دامنہ کالا
رب دا کلمہ پڑھ کے بے پوجا سی جی دی کرنی
اپنے جھوٹے کلمے دی تکلیف نہیں سی کرنی
کلمہ تے سچا سی لیکن توں جھوٹے نے پڑھیا
ایسا سچا موتی کیونکر رول دتا اڑیا
کلمہ ستا ملیا سا نوں قدراساں کی کرنی
کچھ جنہاں نوں جان کلمیوں پتی تلی تے دھرتی

نال خدادے جھوٹا وعدہ کرنا کلمہ پڑھنا
 جرم نہیں کوئی جھوٹا دوزخ و چہ پوے گا سزا
 آپھر سوچ سمجھ لے سن بھی سدھے راہ تے آتے
 جھوٹے کلمے تھیں نہ ایڈمی سستی توں بہلا تے
 ادھا کلمہ ہے کہ رب تیرا اللہ توں پڑھیا
 اسدے نال محمد الرسول اللہ توں پڑھیا
 ادھو ایڈمی وڈی سستی و چہ وکیل بنا کے
 پاس لحاظ نہ کیتا ڈھیرٹ ہو یا توں بھلا کے
 پاک نبی داسو سینا دین اسلامی جے توں منیا
 خوش قسمت ہیں ڈاڈا راز ایمانی جے توں منیا
 یعنی پاک نبی دے کلمے تھیں توں مسلم بنیا
 حق قانون انہاں دامن کے ہیں توں مسلم بنیا
 ایس شرع نے مسلم قوم دے نال دلایا تینوں
 ورہ دتا عقد کرایا مسال دلایا تینوں
 سب کچھ ایٹھے پایا او دھر جنت دی چاہ رکھیں
 گل تے ٹھیک ہے مسلم ہیں توں کیوں نہ وی چاہ رکھیں

دو بچے پاس بھی دیکھن دا .. سکن آیا ویلا
 بے کچھ حق ادا کیتا یا محض ٹپا یا ویلا
 کیا اس خاطر کہ ہن رب رسول نظر نہ آندے
 خود مختار ہیں تچھن والا کوئی نہ وچہ دتیا ندے
 توں سی نائب غیر ملک وچہ غیراں دے سنگ زلیا
 بھل گیا کہ کتھوں آیتے کس کس ڈھنگ گھیا
 سب کچھ پاکے سب کچھ کھاکے توں مگر یا پھر دا
 یعنی اپنے اصلی وعدے توں ہیں پھریا پھر دا
 جو دستور خدا نے تیری خاطر آپ بنایا
 اوہ چھڈ کے جو لوکاں کڈھیا توں اس توں اپنا یا
 لوکاں دی مرضی کرنی توں یا پھر اپنی مرضی
 لاپ دی مرضی نہ کرنی نہ پاک بنی دی مرضی
 دیکھ بغاوت سخت جرم ہے سخت سزا بھی اس دی
 جو فوجی باغی ہو جاوے دیکھ سزا کی اس دی
 دنیا دے سب قانوناں وچہ باغی پاوے پھانسی
 گولی تال اڑا دیندے یا عمر قیدتے پھانسی

رَبِّ دَا بَا غِي هُوَ كَيْ تَوَجَّحِينَ كَيْ رُبِّ تَجْهَسِي
 اودھر چاک نبی فرما دن رُبِّ تَجْهَسِي رُبِّ تَجْهَسِي
 ایہ فرمان کچھ کے تھوٹے توں پرواہ نہ کر دا
 بیخ بچے کہ من دا کیسے توں پرواہ نہ کر دا !
 توں ایمان خداتے رکھیں کہنا نہ توں منیں
 عجب ایمان تیرا یسے بھائی بھج طرح توں منیں
 کلمہ ہے اقرار اسلامی قوجی بھرتی والا

کلمہ پڑھ کے بندہ بن در نہ ہو سی منہ کالا !
 إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ
 وَأَمْوَالَهُمْ بِآبِئَانٍ لَهُمْ وَآبِئَاتِهِمْ تَكْرُمًا
 مومنوں کو یوں اپنا بندے جان تے مال خریدے اللہ
 ایس طرح کہ انہاں دے بدلے جنت دیسے اللہ
 مومنوں دے مال تے جاناں اللہ جیساں تائیں
 اس دے بدلے جنت اوہناں دیسی اللہ سا بنیں
 تے جے ایہ چیزاں سن ہو راں نوں دیکھن رُپتے
 بلکہ رب نبی دے دشمنوں نوں دیکھن رُپتے

دشمن دی فوجاں وچ بھرتی ہو عرباں تے چڑھے
 ترکاں مصریاں نال بھی بہت بہادر بن کے لڑیتے

کل اٹھاراں روپیاں تے دہچی حسابان دو بارہ
 اولی الامر انگریزاں نوں جد توں منیاں سی یا رہ

ایہ مجبوری دسیں گاتوں روزی دے مسئلے توں

دیسے بن مجبوری بھی توں وک سکدا پیسے توں

پکا مسلم جس د امرتا چیناں اتے تمنازاں

لغض محبت دیا لینا نالے نذر نیازاں

خالص اللہ خاطر ہوون تے ایہ مخلص ہووے

منے حکم خداد سے پاک نبی دا عاشق ہووے

قُلْ اِنْ صَلَّوْا تِنِیْ وَكَسَبُوْا حَسْبًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

لَا تُشْرِكُ لَهٗ وِبِذٰلِكَ اُقْرَبُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

شرعی فقہی قانونی ایمان خواہ ہو سی سوکھا

پیکن اللہ دے گھر والا ایمان کافی اوکھا

ایسے منہ دے لفظ تے ظاہر دا دھوکہ بھی چلدا

اویسے نیتوں عشق تے اخلاصوں ہی تنگ چلدا

معمولی اقرار زبانی تے ورنہ شش جسمانی
 تے ادنیٰ مالی قربانی رہی ایسا نشانہ
 ایہ کم کافی جنت خاطر و اعطاء صاحب دستان
 بعضے ویلے باہجہ انہاں دے بھی وچہ جنت گھن
 ایہ اللہ نال تعلق ایڈی سستی شے نہیں
 ایسے غلط بھلیکھے وچہ کدی اسے بھائی توں پے نہیں
 بشرعی ایماں دے فائدے اسیں اسے حضرت اٹھانے
 مسلم سوسائٹی وچہ دُسدے اتے مفاد اٹھانے
 شادی ویاہ میراث تے کیا کیا اس ایماں دا بدلہ
 رشتہ داری لینا دینا اس ایماں دا بدلہ
 جے فرماؤ جنت خالی گللاں تھیں مل جائے
 رب دا قرب زبانی رسمی چالان تھیں مل جائے
 وانگ کفاراں اللہ ولوں لا پرواہی ہووے
 ساڈے کسے شہانہ اندر نہ حکم الہی ہووے
 مسجد وچہ کدی جا کے عمر اندر نہ ڈٹھا ہووے
 روزے حج زکوٰۃ نماز و حکم اک ٹٹھا ہووے

بلیک ملاوٹ دھوکہ رشتوت سب کچھ جائز ہووے
 ہر بریاتی دی کر سی تے مسلم فائز ہووے
 رسمی کلمہ پڑھ کے رسمی طور مسلمان ہونا
 ایسے لوکاں دا کی درجہ اللہ دے ہاں ہونا
 انہاں لطور مسلمان کیا تموزت تا تم کیتا
 کافراں تھیں مجموعی طوروں کیا اچھا کم کیتا
 ایسے مسلم لوکاں تھیں رب سوہنا کیوں خوش رہندا
 پھر عیسایاں اتے یہودیوں تھیں تاں کیوں خوش رہندا
 بندیاں خاطر نفساں خاطر بندے کیا کچھ کر دے
 اوہ کتھوں دے مسلم جو رب خاطر نہ کچھ کر دے
 نفس لیتی اسی کی کچھ کر دے لوکاں خاطر کی کچھ
 سماں خاطر کی کچھ کر دے دنیاں خاطر کی کچھ
 اللہ خاطر کی کر دے ہاں کی کچھ کرنا بیسی
 ہر بندہ جے ٹھنڈے دل تھیں ایسا جائزہ بیسی
 سمجھ سکے گا کہ دراصل اوہ ہے کس کس دا بندہ
 رب دا بندہ یا غیراں دا یا پھر نفس دا بندہ

آؤ سے دل تھیں کلمہ پڑھ کے راہ تے آیتے
دنیا و چوں شیطانی دھوکے تھیں نبی کے جایتے

روحی نے اسی رسالہ میں نئی روشنی کی
شیدائی بیٹیوں کی صدر اپوا کی ایک تقریر کے جواب

میں یہ نظم پڑھی تو بہت متاثر ہوئی

صدر اپوا مردانوں واہ خوب نصیحت کیتی

دل تے نظر ایں پاک کرن کیا خوب نصیحت کیتی

ایہ بھی فرمایا بیاباں وچہ نے مہری بندے

پاکستان وچہ مسلم ہی تے مہری بندے

مختر مہ گل ٹھیک ہے ایسرا و دھربھی سمجھاؤناں

کالج دی کڑیاں تے بے غم بیگماں لوں فرماؤناں

ادہ بھی ہوش کرن زینت تے کھے نہ رٹھریاں جاون

چھڈ مدینہ مکہ یورپ دل نہ کڑیاں جاوت !!

چنت لباس تے میک اپ ننگے مرتے تویں دوپٹے
 یا سوہنے بھر کیے برقعے کالے تیلے کھٹے
 شاپنگ کر دیاں شاپاں دی آرائش کر دے پھرتاں
 زینت زیبائش دی خوب نمائش کر دے پھرتاں
 ایہ اسلام کتھوں دلہے کچھ سالوں بھی بتلاؤ تاں
 ایہ یورپ داندھپ ہوئی کاسنوں سی اپناؤ تاں
 پیغمبر دی پیاری بیٹی دا اسوہ سی پڑھتاں
 ناول افسانے ہو پڑھدیاں رہندیاں اوہ بھی پڑھتاں
 ذرا تقابل ہو جاسی اپنا تے اس سیدہ دا
 حنت دی بہرداری والا عہدہ جس سیدہ دا
 پتہ لگے کہ سادگیوں فقروں کی درجے پاتے
 تے تہاں نیک نمونے اونہاں دے کپڑے اپنا تے
 دعوت بد نظریاں نوں دیوں خاطر جو بھٹی نکلن
 کیوں تاپاک نظر نہ اونہاں نوں دیکھن لئی نکلن

رُوحتی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے مشن اسلام کی یہ مجمل تعریف پڑھی
 تو اسکی تیرانی کی حدتہ رہی

میں کی دستان میں کی جانناں شان نبی سرور دا
 کاش کدی توں جانیں سوہتاں شان نبی سرور دا
 رنگ وطن دیاں سداں توڑیاں پاک نبی تے بھائی
 اک خدادے بندے سارے اکو قوم بنا لئی
 چنگا جو عملاں دا چنگا آنحضرت فرمایا !
 گورے کالے سارے بھائی سارا فرق مٹایا
 پنج بقاء اسلامی اچھی اس مذہب دی کتنی
 سمجھت چھڈ گراہی پھر مطلب دی کتنی
 دیکھ نماز پریہ محمدی لگیاں دیکھ قطاراں
 تے تعلیم اتحاد افتاتوں بھیاں دیکھ قطاراں

روز عیاشی داد دشمن سمجھتے سہن سکھاوے
 جھگڑا مزہ چکھاوے بھکیاں توں باخبر رکھاوے

ٹیکس زکوٰۃ امیراں اپر خفا طراہیاں غریباں

دولت دین امیر برادر خفا طراہیاں غریباں

حج اسلامی دنیا دا کٹھ سال بساے ہوتا

مسلم بین الاقوامی جلسہ ہر سارے ہوتا

یورپ اس بھلے دیاں پے لے نقلان کردا پھردا

مسلم بھولا اتہاں دیاں نقلان تے مردا پھردا

کلمہ ہے اقرار اسلامی فوجی بھرتی والا

تسکی نوں پھیلانا کرنا بدیاں دا منہ کالا !

توں انگریزی لوریاں سنیاں نے کان دینٹ سکولیں

شٹاہیں بچہ برڈل بتسپا رل کے سنگ مگو نیں

پڑھ تاربخ اٹھا کے اپنی دین اخلاق بنا توں

تے فن چنگے یورپ کو لوں بھاویں سکھ سکھا توں

نیاز ساڑے نبی محمد توں کہہ رہے چنگا

پے صدقے اتہاں دے قداں توں جیڑ لے چنگا

روحی نے قرآن مجید کے بعض مقامات کے مندرجہ ذیل
ترجمے دیکھے تو اس کی پینچیں نکل گئیں۔

سپاڑہ ۳۰
سورۃ تکوین: اَلْهٰكُمُ الْتٰكٰرُ وَنَحْمٰی زُرْمٰرُ وَالتَّقَابِرُ كَلَّا سَوَفَ
تَعْمَوْنَ مَرًّا كَلَّا سَوَفَ تَعْمَوْنَ - كَلَّا لَوْ تَعْمَوْنَ عِلْمَ الْبٰقِیْنَ
تَشْرَوْنَ اَبْحَمَ مِمَّا تَشْرَوْنَهَا عِیْنَ الْبٰقِیْنَ - مَرًّا لَسَدْنَ
یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ط. (ترجمہ)

غفلت دے نہیں نشے اندر گٹ رہو حرمی بند یو

ایویں قبریں تک خالی ہتھ ویسو حرمی بند یو

چھلتی معلم ہو سی ہے اج پتہ نہیں پیا لگدا

پک ہو جاسی جدو دیکھو گے ہے اجے پتہ نہ لگدا

دیکھو گے دوزخ پھر عین یقین تساں ہو جاسی

پھر فائدہ کی جبراج یقین تساں نہ آسی !

بچھاں گے پھر تساں تھیں اپنییاں نعمتاں دائل بند یو

کھا کھا مفت ہو کر دے رہے ناشکر یاں غافل بند یو

بابوچوں شان نزول ایساں سوورتاں پیکر آیاں
تیری خاطر نہیں آیاں تے کس دی خاطر آیاں

سپارہ ۱۸ - سورۃ: النور
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ه
وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ
الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ه وَلَوْ
لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكُمْ مِّنْ
أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ه وَاللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ه - (ترجمہ)

اے ایماناں والیونہ شیطان دے پچھے جاؤ
جے کوئی شیطان دے پچھے جاتے تے بتلاؤ
اس نے بریاں باتاں بے حیاتی ول سے جاناں
ایس طرح تال اپنے دوزخی کھاتی ول سے جاناں
جے کر فضل خدا داتے اس دی رحمت نہ ہووے
کدھی پھی سوڈھرنہ سکدا کوئی جے برکت نہ ہووے

جس لوں چاہے زب سنو اسے ایہ ہے اس دی مرضی
ہے سمیع علم خدا تے کرداتے اپنی مرضی

سیپارہ . ۷ . - سورة . فائدہ

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ قَالُوا
أَعْيَبْنَاهُمْ تَفْضِيضًا مِّنَ اللَّهِ مِمَّا عَرَفْنَا مِنَ الْحَقِّ
يَقُولُونَ رَبَّنَا أَصْنَفْنَا كُتُبَنَا مَعَهُ الشَّاهِدِينَ ۝

(ترجمہ و مفہوم)

حضرت یحییٰ کو لوں قرآن بعد شاہ جہتہ سنیا
سورة مریم وچہ مریم علیہ السلام سنیا
بعد ازاں ستر نو مسلم علیہ السلام کی آیت
انہاں آکے ڈیرے سی وچہ مسجد نبوی لائے
سن قرآن انہاں بھی میل دلاں دی رور و دھوتی

ایہ آیت ہے انہاں پیاریاں بابت آتی ہوتی
سنیا جس دم رب جو نازل کیتا سی نبی آپر
دیکھو اکھیاں وچہ انہاں دیاں آنسو لیلے کیونکر

ایس دچہ توں کہ حق توں پہچان لیا سی ایہناں
 یوںے اسیں ایمان لیا سے شاید سالوں بکھنان

سپارہ - ۹ سورۃ - النّٰل

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَجِلَتْ
 قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ
 إِيمَانًا. وترجمہ مفہوم،

مومن اوہ جنہاں دے اگے رب دانناں جد آوے
 خوف خدا تعالیٰ دا ادنہاں دا دل لرز اوے
 جدوں خدا دیاں آیتاں ادنہاں اگے پڑھیاں جاوون
 تانہ لتے زیادہ ادنہاں دے ہوا یماں جاوون
 اوہ بندے جو قائم کرن نماز تے مال خرچدے
 ایہ سچے مومن تے ایچھے بندے اپنے رب دے

سپارہ: ۲۷ سورۃ النجم

وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ
أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوهُ آءَلْفُسُكُم مِّمَّا
أَعْلَمُ بِهِ مِنَ الْقُرْآنِ

اَزِفَتِ الْأَرْفَاقُ لِبَيْسٍ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ
أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا
تَسْبُحُونَ وَأَنْتُمْ مُسْمِدُونَ فَاسْتَجِدُّوا لِلَّهِ وَأَعْبُدُوا

(ترجمہ و مفہوم)

رَبِّ خُودِ بَہتر جانے بندہ کڈھیا جہدوں زمینوں
تے جہد ماں دے پیٹ اندر سو پیٹیاں دیو مکینوں
بہت پاک تے صاف ہوں دے نہ کوئی دعوے مارے
معلم سائوں جو کوئی ساتھیں ڈر دے رہے بچارے
آہنچی نزدیک قیامت ہوے آنے والی
کوئی ہستی نہ بار بچ خدا دے کھول بتانے والی
کیا اس عمل تے کرو تعجب اے منکر انسانو
تے مسد سے ہو رو ندے نائیں کافر بے ایمانو

کہیں محول سمجھدے ہوتے ہیں ہوش کرو کفارو
سجدہ کرو خدای بندگی کرتے دم نہ مارو

سیپارہ ۲۷ سورۃ:

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْتَمَزَتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ
يَسْتَبْشِرُونَ

در ترجمہ مفہوم،

رب واحد اذ کرتے ہی گھٹ دے بندیاں دے
تہچھے گھرتے گھٹ یقین ایمان جنہاں گندیانڈے

اللہ باہجوں ہوراں دی تعریف ہے ویسی ہودے
مشرک دلاں نوں دیکھو کیسی توشی حقیقی ہودے
رب نبی دا ذکر قرآن حدیثاں جدوں سنایے
تنگ ہودن نفسانی سوچن کیونکر جان چھڑایے

ایہ علامت دل دی بیماری دی جو ہے غافل
اسی دا کریں علاج کریں پرہیز بھی کھلے غافل

سیارہ :-
سورة
وَصَافِدٌ رُّوْلِلِہِ حَقِّ قَدِرِدِہِ كَالَا اَرْضِ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ ط سُجَّانُهُ
وَنَتَّعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ط

مفہوم

رَبِّ فَرَادِے قَدَرِ اِنہَاں تہ سَاڈِی اَعْلٰی جَانِی
کِنْتَا سُوکْہَا سَمَجِیَا کُفْرِ مِشْرَکِ تِنے نَا فَرْمَانِی
رُوزِ قِیَامَتِ کُلِّ زَمِیْنِ اِسْ دِی اِکْ مِٹْہِی ہُو سِی
تِنے لِیٹْہِ اَسْمَانَاں دِی سَبْے ہِتْہِ مِٹْہِی ہُو سِی
پَاکِ خَدَا کی مَطْلَبِ کُو تِی مِشْرِیْکِ بِنَاؤِ اِسْ دَا
خَلْقَتِ دِی کَمْرُورِی دِیکْہُو رُتْبَہِ پَاؤِ اِسْ دَا

سپارہ ۲۴، سورۃ الدھر ۳۹، رکو ۴۶

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَىٰ آلِيبِ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَنتُمْ
تُحِبُّونَ عِبَادَتِي وَتُكُونُونَ مِنَ الْخَائِرِينَ بَلِ اللَّهُ
فَاعْبُدُوهُ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝

ترجمہ و مفہوم

حکم تساننوں تائے پہلیاں لوں سی صاف اساڈا
بشرک کرو گے عمل اکارت جاسن پاسو گھا ٹا
بس اللہ دی کرو عبادت نبیوشا کر بندے
جو اس راہ تے نہ آون اوہ مشرک دلہے گندے
پہلا حکم نبی لوں خاص مخاطب کر کے دسیا
تیرے سمجھاون لئی اس پیارے لوں کی کہ چھڈیا
غور کریں توں بت نفس دا پوجیں زور زوری
شاید توں سمجھیں ایہ تیری معمولی کمزوری
سب توں وڈا بت نفس لوں اللہ خود فرماوے
اَجَلِ مُسْلِمِ اس لوں بے فکر اہو پوجی جاوے

أَفَرَأَيْتَ مَنْ أَخَذَ السُّحَّةَ فَهَوَّاهُ

أَفَنَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ دَامَ مَطْلَبُ كِرْوَاهُ

سیپارہ ۴ رکوع مانہ

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ. وَإِنْ لَمْ
تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

(ترجمہ و مفہوم)

اے رسول پہنچاؤ جو ربت و لوں پیغام آیا
جے ایسا نہ کرسو سمجھو نہ پیغام پہنچا یا
ربت حفاظت کرسی لوکاں کو لوں تساں بچاسی
ناشکرے کفاراں نوں نہ طرف ہدایت یاسی
پہلے بند و بست حفاظت حسابانی داسی کیتا
چھڑ دتا ایہ فکر جدوں ذمہ ربت خود سی لیتا

—

سبباً ۲۴ سورۃ زمر
 قُلْ يُعْبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا
 مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
 هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَإِنِّي أُنذِرُكُمْ وَأَسْلَمُوا
 لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصِرُونَ
 وَإِنِّي أَخَشِّرُكُمْ أَنزِلَ إِلَيْكُمْ مِّن رَّبِّكُمْ مِّن
 قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ لَعْنَةُ وَالنَّارُ لَا تُشْعِرُونَ
 أَن تَقُولَ لَوْ أَن لِّغُفْلٍ مُّشْرِكٌ عَلَيَّ مَا قَرَّطْتُمْ فِي عَذَابِ
 اللَّهِ وَإِن كُنتُمْ مِنَ الشَّاكِرِينَ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ
 هَدَانِي لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى
 الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةٌ فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ بَلَى
 قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنتَ
 مِنَ الْكَافِرِينَ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا
 عَلَى اللَّهِ وَجُوهَهُمْ صَوْدَأَةٌ أَوْ لَيْسَ فِي جَهَنَّمَ
 صَوْدَأَةٌ لِّلْمُتَكَبِّرِينَ

ترجمہ و مفہوم

کہ دے پیارے میرے بندیاں نوں جہناں نکلے کما تے
 اپنے نفساں اُپر گناہوں لیکن پھر پچھتا تے
 رُب دی رحمت توں مایوس نہ ہو وں توبہ والے
 نختے گناہ کل گناہ جے ہو اسدے متولے
 رُب غفور رحیم خدا ہے واسع بخشش والا
 کچھ پروا نہ او تھے بندہ ٹھیک کرے جے چالا
 رجوع کرو رُب اپنے دل تے کرو حکم برداری
 پہلے اس توں کہ آجاوے کتے عذاب خواری
 پھر نہ کوئی مدد کرسی یاد رکھو گل ساڈی
 کھول سنائی اسان حقیقت خاطر محض تسادی
 اتنے اعلیٰ عمدہ حکم نے اوں جناب اتارے
 منو بے خبری وچہ ہی نہ کتے عذاب اتارے
 مت پچھاوے پھر کوئی حسرت وچہ نہ رُپڑا جاتے
 کہ کیوں رُب دے باسے کوتاہی وچہ وقت گنوائے

ہاتے میں تے ہا سا سمجھیا تے پرواہ نہ کیتی
 ایڈی ہستی دی میں قدر نہ جانی چاہ نہ کیتی
 یا پھر آکھے اللہ کدی ہدایت میتوں دیندا
 میں بھی منتقی بن جائدا ج دوزخ وچہ نہ پیتدا
 یا آکھے اک واری جے بن موقعہ مل جائے میتوں
 نیک بیتاں میں ڈا پڈا ہے رب اج چھڑاوسے میتوں
 لیکن آکھیا جاسی ہو چکا جو کجھ سی ہوناں !
 ساڈیاں آیتاں نوں جھٹلایا سمجھیا توں کی ہوتاں
 منکر ہو یا کافر بنیا تے چا تر توں بنسیا
 کم عقلا توں اس نوں سمجھیا جس نے سا نوں منیا
 روز قیامت دیکھو گے جنہاں رب سچا جھٹلایا
 کالے مہتہ ہو سن ادنہاں دے قدر جنہاں نہ پایا
 سن لے بھائی سوتج سمجھ کے سورۃ زمر پڑھیں توں
 جے اسیں دادھا گھاٹا کیتا سا نوں ان پھڑیں توں

سپاره ۲۹ سورة الحاقة

فَاذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ
وَالجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً فَيُوقَصِّدُ وَوَقَعَتِ
الْوَاقِعَةُ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ
وَالْمَلَكُ عَلَى أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ
فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَنِيَةٌ وَيَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا
تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَذَا مَا قَرَأْتُ
كِتَابِيهِ إِلَى ظَنَنْتُ أَنِّي مُلِقٌ حِسَابِيهِ
فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قَطُوعِ
شُهُودٍ أُنِيَّةٍ يَكْلُوعٍ وَاشْرَبُوا مِنْهَا بِمَا أَسْلَفْتُمْ
فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يُلِيَّتُنِي لَمَّا أُوتِيَ كِتَابِيَهُ
وَلَمَّا أَدْرَا حِسَابِيهِ يُلِيَّتُهَا كَأَنِ الْقَاضِيَةَ
مَاءَ غَنَى غَنَى صَالِيَةٍ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَّةٌ

تُخَذُوهَا فَغُلُّوهَا ثُمَّ الْحَبِيطِمْ صَلُّوهُ ثُمَّ فِي
 سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ إِنَّهُ
 كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَلَا يَعْزِمُ عَلَىٰ طَعَامِ
 الْيَتَامَىٰ فَبَشِّرْهُ بِاليَوْمِ هَذَا عَنِ الْيَمِينِ وَلَا تُصَاحِبْهُ
 إِلَّا صِرَافًا سَلْبًا

روز قیامت دا احوال قرآنوں کھول سناواں
 سورة الحاقة وچہ رب پئے دے حکم دکھاواں
 جدوں صور وچہ اک چنگھاڑ اچانک پھونکی جاسی
 زمین بھر پہاڑاں چٹک کے اُتوں پھینکی جاسی!
 ریزہ ریزہ ہو جاسی ایہ جدوں قیامت آسی
 فلک بہت کمزور رہو کے بالکل ہی پھٹ جاسی
 ہوسن ملک کتابیاں پراٹھ ہوسن عرش اٹھائے
 گویا عرش نظر آوے گا اس دن فلک بجائے
 اس دن سب دی پیشی ہو جاویگی اللہ اگے
 چھپیا ہو یا راز نہ کوئی چھپسی اللہ اگے

نامہ اعمال جنہاں دا پکے ہتھ وچ ملیسی
 فخر وں دکھلاسی اوہ نامہ جدا سنوں اٹھ ملیسی
 آکھے گا پک سی میتوں رب بدلہ پورا دیسی
 سوایہ بندہ اعلیٰ زندگی پاسی عیش کر لسی
 وچہ بہشت بریں جتنے بیوے تھیں ٹہنیاں جھکیاں
 آکھیا جاسی بدلہ تیرا ہے کھاپی کر خوشیاں
 تے نامہ اعمال جنہاں دا کھے ہتھ وچہ ملیسی
 آکھے گا اے کاش ایہ نہ ملدا روسی ہتھ ملیسی
 کاش نہ میتوں معلم ہوندا میرا کچا چٹھا
 کاش ختم ہو جاتا میری ہستی والا قصہ
 میرے مال منال نہ میرے کم کسے بھی آئے
 میری سلطانی کھسی گئی وقت بڑے ہی آئے
 ایہ پچھتا تا ہو سی اودھر حکم بلیگا پکڑو
 اس منکر گناہگار بندے نوں وچہ زنجیراں جکڑو
 ستر گز لمبی زنجیر لپیٹ اس نوں لے جاؤ
 دھکے مار کے اس نوں وچہ بھکدے ہوتے دونخ پاؤ

رَبِّ عَظِيمِ الْبِرْتِ دُنْيَا وَجِبْهَ اِيْمَانِ نَهْ لِيَايَا
 مَحْتَا سِجَانِ نُوْنِ دِيُوْنِ وَاِلَيْ سَا سَهْ كَدِي نَهْ اِيَا
 اَنْجِ هِرْ كَزْ نَهْ دُوْسْتِ كُوْتِي اِسْ نُوْنِ اِيْتَهْ لِيَهْسِي
 كَهَادِنِ بِيُوْنِ سِيْپِ كِنَاهِ كَارَا نُوْنِ اِيْتَهْ لِيَهْسِي

سپاره ۱۷، سورۃ الحج رکوع ۱۰

وَجَا هِدْ وَا تِي اللّٰهِ حَقِّ جِهَادِ هُوَا جَبْتِكُمْ وَا
 حِيْعَلْ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرْجٍ وَا مِلَّةٍ
 اَبِيْتِكُمْ اَبْرَاهِيْمَ هُوَا نَسِيْمُكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ
 قَبْلُ وَا فِي هٰذَا اِيْكُوْنُ الرَّسُوْلُ وَا تَشْهِيْدُ
 عَلَيْكُمْ وَا تَكُوْنُوْا شُهَدَاَءَ عَلَي النَّاسِ
 فَا قِيْمُوْا الصَّلٰوَةَ وَا تُوْا الزَّكٰوَةَ وَا عْتَصِمُوْا
 بِاَللّٰهِ هُوَا صُوْلُكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

ترجمہ و مفہوم

محنت کرو خدا سے راہ و چہرہ حق جیسی محنت و
 چتیا تسال نون دین تسانے و چہرہ ناں نہیں زحمت و

باپ تساڈے ابراہیم دا ایہ مذہب بھی لو کو
 انہاں نے مسلم نام تساڈا خود رکھیا سی لو کو
 پہلے ایہوناں چلایا آیا ہے اس مذہب دا
 اس قرآن بھی ایہوناں چلایا اس مذہب دا
 ساڈا شاید نبی دین اسلام تساں سکھلا سی
 تے شاید امت ایہ اگے پھر لوکاں سکھلا سی
 بس نمازاں پڑھو زکوٰۃ اتاں دیو پھرو اللہ توں
 ادہ مالک ہے سو بتا دگا کہو اللہ توں

سیارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون - رکو ۶۱

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ
 وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ. وَالَّذِينَ هُمْ
 لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ. وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ
 إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِلَيْهِمْ
 غَيْرُ مُسَلِّطِينَ. فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ
 هُمُ الْعَادُونَ. وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ رَاعُونَ
 وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَٰئِكَ

فَضْمُ الْوَارِثُونَ. الَّذِينَ يَرْتَوُونَ الْفِرْدَوْسَ وَ هُمْ
فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ترجمہ

مومن جو ہو گئے بس سمجھو وہ چھٹکارا پائے گئے
دلوں نمازیں جھکنے والے مقصد پیارا پائے گئے
مومن بندے ساڈے لغویاتوں کرن کنارا
دین زکوٰۃ تے خیراتوں دا کردے ہن چارا
تے قابو شہوات اتے نے پورا پورا رکھدے
بیویاں لونڈیاں بابت کج الزام ایسے نہ رکھدے
ہاں جے انہاں سو کوئی ہو برائی دارا لکھے
پھر عدتیں بڑھنے والے ایسے مجرم سمجھے

ساڈے بندے عہد امانت دے بھی ڈاڈے سچے
آپنیاں صلواتاں دے بھی ہاں محافظ نکلتے
ایہ وارث انہاں لوکاں دے جو پہلے جنت لے گئے
رہن اس دے وچہ ہمیشہ جہ جنت وچہ پے گئے

—

سپارہ ۳۰ سورۃ التذکار

يَا أَيُّهَا النَّاسُ صَاغِرًا كَمَا بَدَأْتُمْ بِهِ الْإِنْسَانَ
خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ إِنِّي أُنزِلُ صُورَةَ مَا مَشَاءُ
رَبِّي كَلَّا بَلْ تُكذِّبُونَ بِالْآيَاتِ

(ترجمہ)

رَبِّ كُنُوزٍ بَدِيَا كَيْسِ شَيْءٍ نَسَى هِيَ تَلِينُوهَا بِهَكَايَا
رَبِّ بِنَا سَنُوَارِجُو تَلِينُوهَا اس صُورَتِ دُجِيهِ لَمِيَا يَا
كُلُّ هُوَرِكِي هُوَنِي سِي تُوْنِ مُنْكَرُ رُوْزِ جُوَا دَا
عَالَمِ غَيْبِ دَا مُنْكَرِ بَلْكَ مُنْكَرِ غَيْبِ خَدَا دَا

سیارہ ۲۵ سورۃ الذخرف
 وَمَنْ يَعْتَشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ قَبَضَ لَهُ الشَّيْطٰنُ بِأَفْئِسِهِمْ
 لَئِنْ قَرَّبْنَا بَأْسَآءَهُمْ لَيُبَدِّلُنَّهَا خَيْرًا مِّمَّا كَانُوا يَعْتَشُونَ ط

وَمَنْ يَعْتَشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ قَبَضَ لَهُ
 شَيْطٰنٌ بِأَفْئِسِهِمْ لَئِنْ قَرَّبْنَا بَأْسَآءَهُمْ لَيُبَدِّلُنَّهَا خَيْرًا مِّمَّا كَانُوا
 يَعْتَشُونَ ط
 وَأَنْتُمْ لَيُبَدِّلُونَهَا خَيْرًا مِّمَّا كَانُوا يَعْتَشُونَ ط
 وَيُجَسِّدُونَ أَنْفُسَهُمْ كَمَا يَجَسِّدُونَ لِحَبَشَةٍ لَيْسَ
 بِهَا كُوْنٌ بِنَدْوَى ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ أَنْتُمْ لَيُبَدِّلُونَهَا خَيْرًا مِّمَّا كَانُوا

اسیوں لگانے سے اس دیتال شیطان جو تم پر جاوے
 راہِ حق تھیں روکن انہاں نہ پرواہ اسے سمجھن
 آکھن اسیں ہدایت ولے خود نوں راہ تے سمجھن

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا أَنْ تَقُولُوا مَا يَعْلَمُ اللَّهُ
 بِطَرْفِ عَيْنٍ أَلَمْ يَلْمِ الَّذِينَ يَدْعُونَ لِمُؤْمِنِينَ قَدْ كَانُوا أُولِي
 أَلْبَابٍ لَوْ لَا إِذْ دَخَلُوا لَوَارِثُ بَنِي إِسْرٰءِيلَ إِذْ قَامُوا
 وَعِنْدَ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقِيمُونَ

تسین سمجھ لیا ایویں چھڈ دیساں تے نہ آزمائساں
 حالات کو اللہ نے تے اہے کیتیاں ہئیں آزمائشاں
 کون اودہ جہناں جہاد کیتا سر دھڑدی بازی لائی
 چھڈ کے ربّ بنی نوں کس غیراں سنگ یاری لائی

سپارہ ۳۰ سورۃ اعلیٰ
 قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَرَكَ إِذْ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى
 بَلْ تُؤَثِّرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ خَيْرًا وَأَبْقَىٰ ط
 اس چھکارا پایا جس نے رب دا اسم پکایا
 پڑھی نماز تے اپنے اللہ کے کس نوایا
 ایسے دنیا دی زندگی نوں تسی دل تھیں چاہندے
 حقیقی باقی رہنے والی مٹ مٹ منوں بھلا ندے

اعلموا انما الحیاة الدُّنْیَا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ وَ زینةٌ وَ تَفَانٌ
 بَیْنَکُمْ وَ لَکُمْ ثَرَاةٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ کَمَثَلِ غَنَمٍ
 اُحْبِبَ الْکُفَّارِ نَبَاتُهَا ثُمَّ یَمِیْحُ قَتْرُهَا مُفْتَرًا
 ثُمَّ یَکُونُ حَطَاةً وَ فِی الْاَشْجَرِ عَذَابٌ
 شَدِیدٌ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ وَ مَا
 الْحَیْوةُ الدُّنْیَا اِلَّا صَاعُ الْغُرُورِ سَابِقُوا
 اِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَبِّکُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا
 کَعَرْضِ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ
 اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهِ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ
 مَن یَّشَاءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ

یاد رکھو دنیاوی زندگی ہے اک کھیل تماشا
 زینت فخر و رُخ اموال اولاداں دل زیادہ
 جیسے مینہ داسنہ سوہتا دے کساناں تائیں
 اٹھے پیلا پوسے سکا گھا بن رُل جاتا راہیں

زندگی داہے ایسا حشر تے ایہ آخر ہو جی ماسی
 اوتھے پھر بخشش یار صتا یارب دی پھر ناراضی
 دنیا دی زندگانی سمجھتیں فریب نگاہ دا
 بخشش جنت لود جو زمیاں فلکاں طرح کشا دا
 کیتی گئی تیار انہاں لئی جو ایمان لیا تے
 اللہ اُتے تے اُپر اللہ دے نبیاں لیا تے
 ایہ ہے خالص فضل خدا دا دیوے جس نوں چاہے
 اوہ بڑیاں فضلاں والا رب بے بخشے جس نوں چاہے
 وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

ترجمہ

کہ برداشت معافی دنیا کم بڑی ہمت دے
 ایسے بندے حقدار ہوندے ربدی رحمت دے

نیاز الدین نیاز غفر لہ

عام فہم ترجمہ قرآن مجید دیکھنے کے بعد
 روحی کو یوسف مدنی کی یہ احادیث
 دیکھنے کا موقع ملا۔

عام فہم ایہ مطلب پڑھ کے بہت اثر لیا روحی
 پھر حدیثاں والا اک رسالہ پڑھیا روحی
 کچھ حدیثاں ڈھٹیاں تے روحی نوں حیرت دھاتی
 ایڈی وڈی دولت توں میں ہاں بنے خیر نمائی

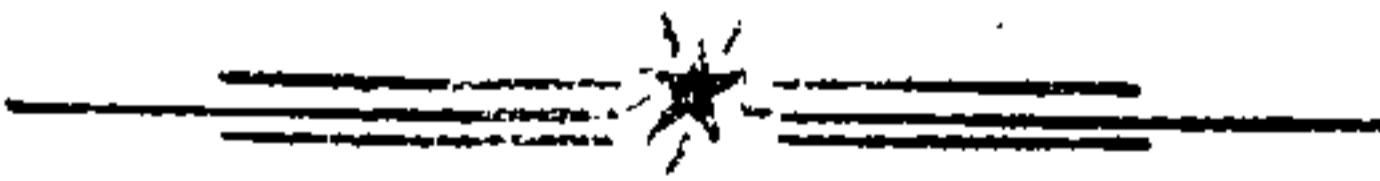
حدیث شریف: (مروئی عن علی علیہ السلام) رواہ ابیہیقی
 در دلائل النبوة

ایک یہودی کا اسلام

اک طویل حدیث علی رضی اللہ عنہ دسن
 اک یہودی عالم داسرورہ بسر قرصہ دسن

اک دن کیتا اوس تقاضا تے پاک نبی فرمایا
 کول نہیں کچھ اس ویلے بہت اخلاقوں جتلا یا
 کیا یہودی جہد تک نہ مل سے میں پرے نہ ہٹساں
 نال رہاں گا نہ چھوڑاں گا کوئی لحاظ نہ کرساں!
 فرمایا پھر نال ترے اسیں ہاں تو دیٹھے رہندے
 تیرا کہنا پورا کرتے اسیں ترے سنگ بہندے
 ظہر عصر مغرب تے رات تے فجر گزاری او تھے
 اصحاباں پروانیاں وانگوں کٹی رات کھڑوتے
 اسنوں سمجھایا دھمکایا اے پر ہولی ہولی
 پینہ لگاتے حضرت روکیا ایہ گل دسی ہولی
 فرمایا رب میرے مینوں ایہ فرمایا ہو یا
 حق والے دا حق نہ دبتا ایہ جتلا یا ہو یا
 دن چڑھیا تے اوس یہودی دتی آن گواہی
 مومن ہو یا بیعت کیتی سی پریشان گواہی
 اللہ دے رستے وچہ ادھا مال اُس پیش کرایا
 عالم بھی اوہ وڈا سی پھر قصہ اوس ستایا

میں ازماون خاطر سب کچھ کیتا سی دانستہ
 ہن آزما کے نال تسادے بوڑیا دل تھی رشتہ
 وچہ تورات بشارت پاک نبی دے حق جو آئی
 میں اک عرصے توں تکداسی آخر خود آزمائی
 پاک محمد بن عبداللہ مکے پیدا ہو سی
 ہجرت کر کے یثرب وچہ اوہ چند ہویدا ہو سی
 اس دیاں صفتاں اخلاقی تورات اندر جو آیاں
 اخلاقاں دیاں اعلیٰ شانناں رب اس وچہ دکھلایاں
 بڑا امیر یہودی سی اوہ جد امیمان لیا یا
 بنیا شاہد رب نے پاک نبی داستان دھایا



ثوابِ محبتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث شریف :- عن انس ابن مالک قال قال ریح

درواہ البخاری ۱

حضرت انس روایت کر دے ایک بندے آپچھیا
 کہوں قیامت آسی حضرت تھیں اُس نے آپچھیا
 فرمایا توں محشر خا طر کیتی کی تیاری
 کہن لگا کہ عم لال دی تے نہیں اتنی تیاری
 ناہیں بہت نمازاں روزے صدقے میرے پئے
 رب نبی دی الفت البتہ پئے میرے پئے

پھر فرمایا ناں انہاں دے ہو سیں روز قیامت
 جس توں چاہیں ناں اسی دے ہو سیں روز قیامت

حدیث شریف :- راوی انس ابن مالک

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كُمْ حَتَّى
 يَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

ترجمہ

حضرت انس روایت کیتی پاک نبی فرمایا
 رواہ ایشخاں ہے پھر ایس حدیث لیتی بھی آیا
 جد تک ساڈے نال محبت سب توں ودھتہ ہووے
 باپ کنوں بیٹے توں سب لوکاں توں ودھتہ ہووے
 مومن نہ ہو سکدے تہاں جہنماں توں مومن کہندے
 ایویں زور زور رہو دو پہیاں توں مومن کہندے

مزید احادیث کا ترجمہ بھی روحتی نے دیکھا
 حدیث (۱)

پاک محمد سرور عالم نے فرمان سنایا
 جس مسلم نے اپنا کوئی پڑوسی جان ستایا
 اسی سمجھے کہ ایہ تکلیف سی اس نے سناؤں دتی
 سناؤں جے دتی تے سمجھو اس خداؤں دتی
 نال پڑوسی دے ہو پڑیا نال اساڈے لڑیا
 نال اساڈے لڑیا سمجھو نال خدا دے لڑیا !

حدیث (۱۲)

فرمایا جو مسلم بھائی دے کم دچہ ہے ہوتا
رب تعالیٰ ایسے بندے دے کم دچہ ہے ہوتا

حدیث (۱۳)

فرمایا کہ شرم جیسا ہے بات اک ایماں والی
تے ایماں چیز ہے دچہ بہشت سے جاؤن والی
بے شرمی بدخوتی والی گل سمجھ لیوسارے
تے بدخوتی لے جا سٹے دوزخ دے وچکارے

حدیث (۱۴)

فرمایا کہ شفقت تائیں رب پسند کریندا
زہی بہت پسند کرے زہی تے نعمت دیندا !
سختی تالپند خداؤں تو سختی کردا ہے !
رب بھلایاں توں اس ظالم نوں خالی کردا ہے

حدیث (۱۵)

فرمایا خوش خلقی ایس طرح گناہ پگھلا دے
نون دے پتھر نوں ایہ پانی جیسے پیا گھلا دے

بدخلقی دی عادت کرے تڑاپ عبادت ایسے
ہر کوئی جانتے سرکہ مٹھا شہد و گاڑے جیسے

حدیث (۱۷)

عرض کیتا کسے جنت وچہ ہو گل لے جاوے دستو
فرمایا غفہ نہ کرسوتے جنت وچہ دستو

حدیث (۱۸)

فرمایا کہ چپ بندے نوں آفتاں کنوں بچاوے
ذکر خدا دا کرو تے نہ کوئی صالح وقت گنوائے
چھوڑ ذکر نوں گلاں کرتا دل نوں سخت کریتا
سخت دلاں نوں رب سچا اپنے توں دوپ رکھیتا

حدیث (۱۹)

فرمایا وڈیائی اتے تکبر چا در رب دی
رائی جتنی وڈیائی بھی دور خدا تھیں رکھدی

یہ موتوں کی چالیس چھوٹی چھوٹی احادیث
 بھی روحی کی نظر سے گزریں

- موتیاں وانگوں بھریاں دیکھیاں بے شمار حدیثاں
 کیتا جان جگنووں ٹھنڈیاں سی مزیدار حدیثاں
 اک اک مصرعے وچہ حدیثاں دا ترجمہ کر کے لکھیا
 عربی نہ سمجھن والے بھائیوں دی خاطر لکھیا
- (۱) رکھدانوں یاد تے رب حفاظت تیری کر سی
 - (۲) یا رکھیں گا رب نوں تینوں سامنے رب نظر سی
 - (۳) راحت وچہ رب نہ بھلویں وچہ مشکل نہ بھلے
 - (۴) دنیا وچہ ہمساں طرح رہنا ایہ گل نہ بھلے
 - (۵) کامل کرو وضو شیرازہ قائم رب رکھیں
 - (۶) اولادوں دی عزت کرنی مسلم ادب سکھیں
 - (۷) غلطی نظر انداز بزرگاں دی کرنی حسد شرعی
 - (۸) توڑن جیکر کہنا پے گا نہ توڑن حسد شرعی

(۸) پاک صاف سونے دی جیکر عادت تلساں بنا سو

درجہ تلساں شہادت والا ہلسی جہد مر جا سو

(۹) عزت و ڈیاں دی کرنا چھوٹے تے رحم کماؤ تا

روز قیامت بیشک ساڈی ملاقات لتی آؤ تا

(۱۰) تسیں معاف کرو گے تلساں معافی دتی جا سی

(۱۱) اہل زمین تے رحم کرو رب فنکوں رحم کما سی

(۱۲) میری اُمت وچوں جس نوں بلو سلام کرو تے

اپنیاں نیکیاں وچہ اضافہ ایسے تسی کرو گے

(۱۳) گھٹ گناہ کر سوتے موت آسان تلساں لتی ہو سی

(۱۴) دھوکہ کھاندے دیا دار کہ موت ہو راں لتی ہو سی

(۱۵) کیسے دی مشکل حاکم کنوں جے کوئی حل کرا سی

روز قیامت قدم کبن جہادہ ٹھٹ پیل لنگھ جا سی

(۱۶) دعوت با بچھ جے کھانے خاطر کوئی وارد ہو یا

نکھیا وانگ لیٹھے پور طرح سی وارد ہو یا

(۱۷) چالی روز دی مدت جے کسے مال اخلاق گزار سی

حکمت دے پٹھے ول دیوں ہون زبان تے جاری

- (۱۸) پشیمان واکوئی جیکر معاف گناہ کر دیسی
روز قیامت اس دی لغزش مولا معاف کر سی
- (۱۹) تنگدستی جے کوئی بندہ کرے خرابی پیدا
روز قیامت رب اس خاطر کرے کشادگی پیدا
- (۲۰) خیموں جے دروازہ کھلے کسے لئی رب دلوں
سمجھے وقت غنیمت بند بھی ہو سکدائی رب دلوں
- (۲۱) ناپسند گناہ جس نوں اپنے اس معافی پائی !
بھاویں بھل وچہ صاف انہاں خاطر نہ معافی چاہی
- (۲۲) جو رب نوں بلنا چاہے رب اس نوں ملن چاہے
رات نمازیں جو کٹے دن نوں خوش رو بن جاوے
- (۲۳) جس دے تال بھلائی کرنا چاہے رب تعالیٰ :
سمجھ دین دی اس نوں بہت دلاوے رب تعالیٰ
- (۲۴) جو رب خاطر عاجز ہو سی رب بلند کر سی
معاف چو کر سی کسے نوں رب اسنوں خور بند کر سی
- (۲۵) اوس ہلاکت پائی جس وارنٹ لئی دولت چھوڑی
آپ بریاں بیکے ایتموں واگ سی واپس موڑی

(۲۷) حاکم جہدوں بتائے جاؤ احسان کر دے رہتاں

(۲۸) چھٹی خیرات خداداد عقدہ ٹھنڈا کر دے رہتاں

(۲۹) رشتہ داراں سنگ نیکی زندگی طولانی کر دی

(۳۰) جنت ماواں دے قدماں نھلے بہن تیری مرہمی

(۳۱) درمیان اذان اقامت رد دعائے ہودے

لیکن بھائی ادہ دعائوں کی سادھی طرح نہ ہودے

(۳۲) مومن دا ہتھیار دعائے تھم دین واجباً نو

بے شک نسی دعائوں نور آسمان زمین دا جانو

(۳۳) مومن ڈر وازے انے سائل رب دا تحفہ

مومن بن تے ایسے توں بن کے سائل رب دا تحفہ

(۳۴) عزت والیاں گلاں وچوں سوہتیاں توں ایہ جانیس

یدی کرے جو تہہ تقیس اس تقیس توں نیکی دی ٹھانیس

(۳۵) دیویں اتہاں عزتیاں توں محروم رکھن جو تیتوں

معاف اتہاں توں کریں جو تظلموں سنگ کر چکن تیتوں

(۳۶) اعلیٰ اخلاقاں دیاں خداں اسی دکھا دن آتے

شان اللہ دی رحمت دی اک نویں دکھا دن آتے

(۳۷) کامل ایمان بہین اہتیاں دے تخلق جہناں دے اچھے
نال اپنے گھر والیاں دے نے تخلق جہناں دے اچھے

(۳۸) بے اچھے اخلاقاں والا بہت پسند خدا توں

دن روزہ تے رات عبادت سمجھ توں اب اسدا توں

(۳۹) پچھیا کے کہ سب توں اچھی نعمت حضرت کیہڑی

فرمایا کہ نیک اخلاق دی دولت دسسی جہڑی

(۴۰) لو کو مال تساڈا نہ کافی سب لوکاں تائیں ! !

خوش خلقی اخلاق تہیں وٹھ سکدے سجھاں تائیں



روحی نے یوسف مدنی کی ان تبلیغی مشکلات
کا مطالبہ کیا اور تے روتے بے ہوش ہو گئی

اک رسالہ کیے تیا زمند دا لکھیا پڑھیا
اس وچہ حال بنی دی تبلیغی کوشش دا پڑھیا
ایہ لفظ کج واقعات دا درد و دردوں چھا پویا
حرف حرف بے غم درداں وچہ رچیا مچیا پویا

بنی ہاشم کی دعوت کا دن

بنی ہاشم دی دعوت کیتی پاک نبی سرور نے
کل برادر بولتے تے اج گھر پیغمبر نے

دیکھو نبی پیافراں دا سنو برادر سارے !!
کم بڑا میرے ذمے لایا رب اکبر پیارے
کون ہے جو امداد کرے کسی وچہ اس کم دے میری
اللہ پاک جو اتیں ویسی مدد کرے میری

نیویاں پائی بیٹھے سارے کسے نہ سنخن الایا
 دیکھے نبی خدا دا کسے عزیز نہ ہتھ اٹھایا !
 اک بچہ دس سالہ اٹھیا ساری محفل وچوں
 بولیا ائیہ جو تھوٹا کمزور اسی محفل وچوں
 میں امداد کراں گا حضرت پورا ساتھ دیاں گا
 عمر اں تک جدا نہ ہوساں ایسا ساتھ دیاں گا
 نام علی رضی اس بچے دا جس ایہ بڑا کیتی
 شیر خدا لقب اس بچے دا جس ایہ بہت کیتی
 ہس پتے سارے تے ہس ہس کے پھر عدمہ پہنچایا
 کسے برادر ایس بہم وچہ ذرا نہ ہتھ اٹھایا
 یعنی خاص عزیزاں تے بھی کوئی ساتھ نہ دیتا
 نبی اودا اس کھڑے دیکھن جد کسے بھی ساتھ نہ دیتا
 کی کچھ پڑھیاں لٹھیاں دل وچہ کون کرے اندازہ
 عدمہ پہنچیا حضرت تائیں کتنا بے اندازہ
 اسیں سمجھدے تیج پھلاں دی تخت نبوت والا
 جس اتنے بہ حکم دنیا یک تخت نبوت والا

ابو جہل کی ایک ظالمانہ حرکت

اکھیاں بند کر یک بک جھٹ بھراسدنیادی چھڈیتے
 دل دے دچوں پیر خیال ذرا دنیاوی کڈھتے
 وچہ تصور دیکھو مکے دے دچہ اک بازارے
 کٹھا ہو یا مجمع دیکھو بندے کتنے سارے
 اک ظالم نے اک مظلوم دے گل وچہ کپڑا پایا
 وٹ دے کے گل گھٹ دا ظالم ترس ذہ نہ آیا
 اوہو! ایہ تاں نبی محمد سرور دوعالم دا
 پھٹ گیا لکھنے تھیں پہلے صدے تھیں جگر قلم دا
 نہ صدے تھیں گھائل ہووین اس دل دوز تیر تھیں
 جھوٹے دعوے الفت والے گردا رہیں فخر تھیں
 کیا تصور اتناں نے کیتا نہیں کسے تے پچیا
 آخر ابو جہل نوں ابو بکر نے آکے پچھیا

ایڈ انٹراف بندے تے ایڈے ظلم توں کردا رہندا
 ایہیں قصور دل کہ اللہ نوں اوہ سب دا رب کہندا
 ایہ محبوب پیارا رب دا ایہ آزمائش اس دی
 ویسے رب نوں کتنی پیاری سی آسائش اس دی
 ایڈھ دکھ تے اوڈھ رب دے گھر وچہ عزت دیکھو
 سختیاں ایڈیاں ایڈیاں دیکھو غم تے کوفت دیکھو
 امیں بھدے تیج پھلاں دی تحت نبوت والا
 جس اتے بہ حکم دتا یک تخت نبوت والا

الوجہ کی ایک اور شرمناک شہادت

ایسے طرح تقویر اندر کعبے دے وچہ آؤ

بڑھے نمازاک نوری پتھر دیکھو فرحت پاؤ

ادہو بچوں ادھیری گندی اک ظالم نے سٹی
گندھیں بھریا جسم مبارک کافر لعنت کھٹی

ایہ نے نبی محمد اچ سب جنہاں دے شیدا آئی

کلے تے بے بس اس ویلے کوفت سخت اٹھائی

فاطمہ بیٹی تبر سنی تے گھر تھیں دوڑی آئی

سجدے دے وچہ ڈٹھے حضرت گندگی انہاں اٹھائی

پانی لیا کے دھوے بیٹی رووے تار و زاری

مینوں تینوں تبر نہ کس دکھ وچہ ادہ گھڑی گزاری

اسیں سمجھدے تیج پھلاں دی تخت بنوت والا

جس اتے بہ حکم دتا یک تخت بنوت والا

طائف والا دردناک حادثہ اور مکہ میں ظلم و ستم کی انتہا

تصور دے دیجئے چلنے سے طائف اول مڑ آئے
پاک نبی تھے پتھر برسِ غم دردوں رہا جاتے
سینہ پھٹ جاتے جسے عاشق پاک نبی داہوویں
سچا ہوویں تے توں رو داغ دلیدے دھوویں
غڈے غڈے پیچھے لگے ظالم پتھر مارن
دردوں بلٹھن پاک نبی تے باہوں بکڑ کھلا رن
مکتے توں بابوس ہوتے تے سی طائف اول آئے
انہاں نوں سمجھون کہ شاید مہر انہاں دل آئے
ظالم سی سردار شہر دے انہاں آکھ سنا یا
اپنے شہریاں نوں سمجھاؤناں سی ایسے کیوں آیا
شہروں کافی دور سٹ گتے کہ نہ ہوش نبی نوں
خونوں بھرے نعلیں مبارک رہی نہ ہوش نبی نوں

کرین اندازہ ایہ کی بنیاً سوچ کدی اسے بھائی
پاک تہی دی ایڈ مصیبت ہے کدی سنی سنائی

اسیں سمجھدے تیج پھلاں دی تحت نبوت والا
جس اتے بہ حکم دتا یک لخت نبوت والا

ہجرت کی رات

آہجرت دی راتے کریتے مکے داتھارہ

قتل کرن لئی گھیرا پایا کوں کفاراں یارا

ابو بکر اتے حضرت وچہ چٹا ناں جانندے دیکھیں

وچہ اندھیرے ٹھوکران لگن تے اوہ کھاندے دیکھیں

اسیں کدے بھی ذکر سننے نہیں حضرت دے دکھاندے

تعتاں سن سن معجزیاں دیاں لیس تبرک کھاندے

اسیں سمجھدے تیج پھلاں دی تحت نبوت والا

جس اتے بہ حکم دتا یک لخت نبوت والا

روحی نے فقیر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

کی شان کا مطالعہ کیا تو اسے معلوم ہوا کہ غریبوں کی خاطر حضورؐ بعد اپنی آل کے عمر بھر کے لئے فقیر بن گئے۔ ازواج مطہرات اور سیدۃ النساء کی سادگی سے بغاوت کر کے آجکی مُسَلِّم بیٹی کس طرح زیب و نیت آرائش و زیبائش۔ رسم و رواج۔ لباس زیبچ اور محلات کی حسرت میں اپنا اطمینان کھو بیٹھی ہے۔ اور اسی کے لئے رشوت۔ بلیک۔ ملاوٹ

یسی ظالمانہ لعنتیں مسلمان نے جائز بتالی ہیں :-

عیش امیرت کر دیاں غربت و مسئلہ حل کرنا

بھائی ایس طرح مشکل ایسا مسئلہ حل کرنا

پاک نبی نے محض زبانی نہ مسئلہ حل کیتا

ڈاڈے بھارے بھارے اٹھائے تاں مسئلہ حل کیتا

آپ فقیر بنے تے غربت دے وچہ عمر لنگھاتی

اگ فقرہ فخری فرما کے غربت فخری

اس مسئلے لئی پاک نبی نے جو تکلیف اٹھائی

واعظ صاحب کدی اسانوں کھل کے نہیں ستائی

پاک نبی دے فقردا چلو نقتہ دیکھن چلتے

پھر تیرہ سو سال پچھے اوہ فقہ دیکھن چلتے

مکے وچہ خدیجہ کو لوں وڈا سی گھر کپھرا ! !

دسو بھلا اینہاں بھیں وڈا ایسی تاہر کپھرا

جد قدماں وچہ پاک نبی دے اوہ شاہ بانو آئی

دولت اپنی کر خیر اتاں ہستھیں آپ مکائی !

نال فقیراں لئی فقیری دولت رخصت کیتی

شان گمان تجارت تانے حشمت رخصت کیتی

پاک نبی دی خدمت اندر ساری عمر لنگھائی

دنیا وچہ رہ دنیا چھڈی نہ مڑ کے منہ لائی !

اس گھر وچہ نہ چولہا سلگے دوتے تن ماہ گزرن

چار کھجوراں دو گھٹ پانی دن تے راتاں گزرن

تنگیاں لنگھیاں وچہ مدینے وقت چنگے مڑ آتے

ایپر دنیا تے اس گھر وچہ دخل نہ پھر مڑ پاتے

درہم دولت دتیا والی گھر وچہ رکھ کے جاواں
 ہاں شرمندہ اللہ لگے عذر بھلا کی لیاواں
 عالیشان رہتی اللہ عنہا یہ سن کے پچھتاہے
 صبح سویرے اٹھدیاں پہلے اوہ تیرات کراتے
 توری چہرہ چمکیا سن کے گھر دنیا توں خالی
 فقر نبھایا آخر توڑی اس دو جگ دے والی
 توں تے میں دتیا دے بندے گلاں مفت تہاندے
 گلہیں باتیں وڈے بن کے دنیا نوں دکھلا ندے



روحی نے ایک کتاب میں خدا کے بندوں
 کی یہ صفات بیکجا پڑھیں جو قرآن مجید
 میں جگہ جگہ آئی ہیں تو اسکی نئی روشنی
 سے چندھیائی ہوئی آنکھوں میں نورانی
 بصارت آگئی۔

ربد سے بندیاں دیاں صفتاں روحی قرآنوں پڑھیاں
 تویں روشنی تھیں چندھیایاں اکھیں تدا گھڑیاں
 و جہادونی سبیل اللہ داسکم قرآنی
 ہر اچھی گل خاطر کوشش کرنی تے کروانی
 لفظ جہاد بڑا پڑ معنی سادہ محض نہ سمجھیں
 اسلامی جہادوں محض جہاد سیف نہ سمجھیں
 خیر امت جہناں کٹھالیاں دپوں سرور کڈھی
 بے کرسوچیں غور کریں توں آکھیں حد کر چھڈھی

ساڈے جنگ تے عام لڑائی کجھ ایسی مشکل نہیں
 اوس جہاد محمدی دے پاسنگ بھی ایہ بالکل نہیں
 بندہ اک محاذ کئی پروقت ہی قسم قسم دے
 نہ بھلنا نہ اف کرنی نہ عندہ ہی قسم قسم دے
 ہر خوبی پیدا کرنی ہر بدیوں تیج کے رہتا
 وڈی توں وڈی آزمائش وچہ بھی تیج تے رہتا
 نیکی کرتا کروانا تے نیکی نوں پھیلاتا !
 کسے موڈ تے ہمت چھڈ کے کدی بھی نہ بہ جاتا
 ایہ جہاد اسلامی رب دے راہ وچہ کوشش کرنی
 جاتوں مالوں عملوں حسب ضرورت کوشش کرنی
 وَالْقَانِطِينَ تَابِعْدَارِي دِي نِي عَادَتِ دَالِي
 صَابِرِينَ مَصِيبَتِ اَنْدَرِ صَبْرِي عَادَتِ دَالِي
 وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْاَسْحَادِ اَوْه كَهْرِي مَعَانِي خَاطِرِ
 وَالْمُنْفِقِينَ رَب دے راہ تے خرچ کرن لئی حَاضِرِ
 وَالْكَافِرِينَ الْغَيْظِ بُونِي صَبْرِي عَقْدِ كَر سَكْدِي
 وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ بُو مَعَانِي خَطَا كَر سَكْدِي

لَا يَخَافُونَ يُومَهُ لَأَنَّهُمْ لِأَيِّ لَوْ كَرِهَ لَأَنَّهُمْ

راہِ خدایا وچہ نہیں ملامت کو یوں ڈرنے والے

عابدوں خدایے کی کرنہ عبادت پیارے

تائبوں توبہ دے چکے پابند بچارے !

عابدوں خدایا حمدیں کرنا ہو قدرت تکین

اَرَ كُفُّوا رُءُوسَهُمْ أَمْ أَدْرَأَهُمْ بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَافِرُونَ

وَأَلْحِقْ الْكٰفِرِيْنَ بِالْعٰقِلِيْنَ اِنَّهُمْ كَانُوْا اِلٰهًا مَّشْرُوْكَا

بھون محافظہ الہی دے رب دے متوالے

یعنی اللہ دے حکماں دی پتک جے اوہ دیکھن

ہتھیامندہ تھیں روکن تے نہ چپ کر کے اوہ دیکھن

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتُجْرَمُونَ

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتُجْرَمُونَ

الَّذِينَ يَدْعُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتُجْرَمُونَ

ربدے وعدے پورے کر دے چلن اپنا بندے اعلیٰ

لَا يَنْفَعُونَ مِمَّا شَاءُوا وَلَا يَضُرُّونَ

اقراروں نہ پھر دے خواہ اوہ مشکل وچہ بھی کر دے

وَإِذَا سُرُّوا بِاللَّغْوِ مَرَّو كَرِ اصْصَا بِرُوه لُو
لغویات کنوں گزرن چپ چاپ نظارہ کر لو

لَا يَشْهَدُونَ الزَّوْرَ كَدِي نَه كَر دے غلط بیانی

جھوٹ گواہی جھوٹیاں خاطر انہاں نہ دیوں جسانی

مُهْمُ نَفْرُ حَيْصَمِ حَافِطُونَ رَهْدے پاك زنا تھیں

مُهْمُ عَنِ اللّٰغْوِ مَعْرِضُونَ بَحْدے لغو گناہ تھیں

يَجْتَنِبُونَ كِبَا تَرِ الْاَلَامِ وَانْفُوا حَشْشَ يَعْنِي

انہاں گناہاں بے حیایاں کو یوں جان بھسانی

الْاِبْرِدُونَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا قَسَادًا

کہی زمین تے اوہ فساداں دا نہ کرن ارادہ

أَمْرٌ هُمْ مَشُورِي بَيْتِهِمْ بِهِي عَادَاتِ اِدْهَآ دِي

یعنی اہمیت سمجھن افس دے مشوریاں دی

وَإِذَا خَاطَبْتَهُمْ الْجَا حِلُونَ قَالُوا سَلَا

جابل پٹھا بولن بول اسلام انہاں لنگھ جاتا

وَأَدَّ يَفْتَلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ

قتل ناحق نہ کرن حرام فعل جو دسیا اللہ

فَعَمَّ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَضِدْهُمْ بِرُحْمِ رَاعُونَ

عہد امانت دا اودہ خالص کرن گے کیوں نہ

بِسَادِعُونَ فِي الْخِيَرَاتِ هِيَ اِكْ صَفْتِ اِنِّهَاں دِی

تیک کماں وچ پہل کرن دی ہے عادت اونہاں دی

روحی پڑھ قربان رہی قرآن کلام اللہ توں

ہوتی شیدا بہت فدا اُس پیارے تام اللہ توں

یہ با محاورہ منظوم ترجمہ اذان اور نماز کا مفہوم
پڑھ کر روحی کو دلی سرور حاصل ہوا۔

مفہوم اذان

اللہ اکبر اللہ اکبر بہت ا و ڈ ا اللہ

بہت ہی و ڈ ا ہے اللہ سب دا و ڈ ا اللہ

میں شاید معبود نہ کوئی باہجوں ذات ربی

میں شاید اُس دے بندے نے نبی محمد عربی

أَوْ طَرَفَ نَمَازٍ كَهَرَاوِ نَحْيًا عَلَى الصَّلَاةِ
أَوْ طَرَفَ بَجَلَانِي لَوْ كَوْنًا عَلَى الْقَلْبِ

اللہ بہت بڑا ہے مگر کے پھر اعلان کران میں
اس دے با، بچھ معبود نہ کوئی صاف بیان کران میں

مفہوم نماز

ثناء

تیری ذات ہے پاک خدایا حمد ہے ساری تیری
تیرا نام مبارک یارب شان بلند بہتیری!
تیرے با، بچھ معبود نہ کوئی ہو یا نہ ہو سکدا
تیری حمد ثناؤں پاک گناہوں ہاں ہو سکدا

تعوذ و تسمیہ

اپنے رب دی میں پناہ، متنگاں شیطان رحیموں
تشریح پیار سے نام اللہ توں تے رحمن رحیموں

فاتحۃ الکتاب

رَبِّ جَهَنَّمَ دَائِبٌ اللَّهُ سَبَّ تَعْرِيفًا اسنوں
بڑا رجم تے بڑا مہرباں سب توفیقاں اسنوں
مانک روز جزا دے تیری اسیں عبادت کر دے
تیری مدد منگے ہر دم ایسی عادت کر دے
یارب ساتوں بھی اوہ سیدھا رستہ ہی دکھلائیں
لساں انعام دتے جس سدمے رستے والیاں تائیں
مغفویاں گمراہاں دے راہوں یارب بچائیں
خود سکھایاں ہو یاں فغفلوں کریں قبول دعائیں

سُورَةُ اخْلَاصِ

کہ تہ سے رب اک اکلا بے غرضی گھر اسدے
نہ بننے نہ جنیا گیا نہ کوئی ہمسرا اس دے

تکبیر و تسبیح تعظیم

اللہ اکبر دل تھیں آکھاں آپ میرا رب و ڈا
سبحان ربی العظیم ہے پاک میرا رب و ڈا

سمع اللہ لمن حمده

جس دیاں میں تعریفاں کر دا اده میرا رب سن دا
سمع اللہ لمن حمده میں کہندا رب سن دا

تسبیح سجدہ

سجدے وچہ میں تینوں پاک خدا یا اعلیٰ آکھاں
اللہ اکبر کہاں عظیم کہاں یا اعلیٰ آکھاں

الْحَيَاتِ فِي الشَّهِدِ

سَبَّ عِبَادَتِ مَالِي بَعَانِي رَبِّ تَعَالَى خَاطِرِ
مِيرَا اِيه نَمَازُونَ تَحْفُ مِيرِے مَوْلَى خَاطِرِ
مِيرِے پِيَارِے كِرُودِرُودِ سَلَامِ قَبُولِ نَبِي حِي
رَحْمَتِ رَبِّ دِي بَرَكَتِ رِيَدِي هُوَكِ رَسُولِ نَبِي حِي
اَسَا تِے هُوَكِ سَلَامِ تِے سَارِے نِيكََا نَبَدِيَا تِے
يَا رَبِّ فَضْلِ كَمَا وِيں مِيرِے جِيسِے كُنَدِيَا تِے
مِيں شَاہِدِ مَعْبُودِ نِہ كُو تِي بَا بَحُوں ذَاتِ رَبِّي
مِيں شَاہِدِ اَسِ دِے بِنْدِے نِے نَبِي مُحَمَّدِ عَرَبِي

دُرُودِ شَرِيفِ

يَا رَبِّ بَعِّجْ سَلَامِ نَبِي تِے آلِ نَبِي تِے اِيَسِے
اِبْرَاهِيمِ تِے آلِ اِبْرَاهِيمِ تِے جِيسِے جِيسِے

تسناں تمید مجید سلا ہے ہوئے توبیاں والے
میں عاجز دی عرض اتنی ہی ہے اے توبیاں والے

دُعائے نماز

یا رب میں اولاد مری بھی بنے تم سازی بھی
کریں قبول خدایا عرض اسادے دل دی سچی
میتوں میرے ماں تے باپ تیں سب مومن بخشیں
روز قیامت صفت غفاری تھیں سب مومن بخشیں

دُعای بعد نماز

یا رب توں سلام سلامتی تیری ربوع تیرے دل
نال سلامتی لے چل ہن دارالسلام اپنے دل
برکتاں والا بڑیاں بشارتاں والا توں رب ساڈا
کیا بزرگیاں تے وڈیاں والا توں رب ساڈا
تممت

روحی کی قیمت اس مصیبت کدہ میں ہی
جاگ اٹھی۔ اور شاہ کو تین بکے دربار میں
انسی پاک محبت قبول ہو گئی

روحی بہت حیران رہی پڑھ حال نبی دے سارے

دینی علموں پاتے اُس نے کئی عجیب نظارے

باہجوں علم فقیری کرے تے کافر ہو سکدا ہو

ایہ عرفانی مسئلہ دل اسدے جاوے وسدا ہو

بہت پریشان شیطان اتے نفاس خاں سی ہوتے

رہن منتظر گریہ زاری تھیں فارغ بھی ہوتے

دہشت ایسی دھاتی کہ نہ چھڑیا بہتا ادہناں

چپ رہنا تے وقت دیکھتا بہتر سمجھیا ادہناں

ایہ اغوائی کنجاں والے ہر دم فعل کماون

طرح طرح اغوا کرن گڑیاں نوں تے بہکاون

روحی دے گھر ایہ شیطان اغوا خاطر آیا سی

بے چاری نوں نفس بخان دینال دیاہ لیا یا سی

کچھ رُو حیاں کھسکا کے دولت سی ایہ مارلیا یا
 نفس خاں تے اسدے بھائییاں داکم کار چلا یا
 کارو بار چلاون روحاں کنوں آگتہہ کراہون
 اس روحی دے بارے پر وچہ حیرت ڈیدے جاون
 روحی لوں موقعہ ملیا تے دھونے دھون لگی
 زحمت خانے دے وچہ رب دی رحمت ہوون لگی
 اک دن اس نے رو رو ہوش چھو اس گنواں سارے
 دل دے اکھیاں کن کھلے تے پھیر پاتے نظارے
 شاہ مدنی دی آج کچھری اس لوں نظری آئی
 آج زیارت یوسف مدنی دی پھر روحی پائی
 آنحضرت دے دربارے آوہ آن مقابل ہوئی
 پکھیاں دے پر چل دے جتھے او تھ گئی بل ڈھوئی
 وچہ مقام ادب کھلیا دی دلبر دی خوش روئی
 جے خود حسن نہ کرے سیاست درجیاں رکے نہ کوئی
 غوطے گئی غشی نے لٹی اُس عالم وچہ آئی
 جتھے دلبر مدنی تے آج صورت پاک دکھائی

شاہ کونین کی توصیفِ حسن میں رُوحوئی کا سوال در سوال

پچھن لگی کی شے ہوتیں کس ننگ بناتے !
 کس ایہ صورت سازی کیونکر نوری رنگ چڑھاتے
 کس صانع نے توڑ چڑھایا پیشانی پر تیرے
 صا صناد لکھے کس دونوں زیبا نین لہیرے
 کس معمارے کچھ پر کاروں ابرو طاق بناتے
 وچہ کمنداں زلفاں والیاں ایہ کس نے دل پاتے
 تے کس نہروں پانی ملیا گل تازہ رخساراں
 لعل لبیاں توں کس سکھلایاں ایہ شیریں گفتاراں
 گوہر سبک دنداں دیاں لڑیاں کس پرودکھایاں
 شرح کتابیاں دوہاں لبیاں دیاں کس رنگین بنایاں
 قاتل نبتاں بھواں کماناں کتول کھچیاں ہویاں
 تے مزرگاں کس جنگ دی خاطر پڑے چمک کھڑیاں

ایہ دو اکھیں تریاں بھریاں شوق کدھے وچہ رویاں
 جھمنیاں نے نیزے نوکاں کس تے کسیاں ہویاں
 کالیاں زلفاں زیب دراں نوں کیونکر رنگ پڑھایا
 قدتساں دا باغِ دلاں وچہ کس نے سرو لگایا
 زلفاں ہیٹھ ایہ چہرہ الور کس دن رات بنایا
 تے ایہ کپڑی حکمت کارن ظلمت نور دلایا
 ایہ کس نے نورانی چہرہ کر سورج چمکایا
 نصف الیٹوں مغرب توڑی فرق کوہیا پایا
 جذب تاثیر نکل تساڈی وچہ کی آن سمایا
 کس تے ٹھاٹھ جمال حسن تے سبھو کچھ رڑھایا
 ایہ کی ہے تاثیرتساں وچہ جدھر پھرا پایا
 درونداں دیاں اکھیں دیوچہ رپڑ دا دیں وسایا
 تے تسیں ایڈ جمال رنگیلا کتھوں لٹ لیا ندا
 ہور کسے نوں جے ہتھ آندا اوہ پھر کوں پچا ندا
 دیکھ تسانوں سے رپڑ وگدا موج لہو وچ سیناں
 کون بناون والا تینوں دس اسے ماہِ بجیتاں !

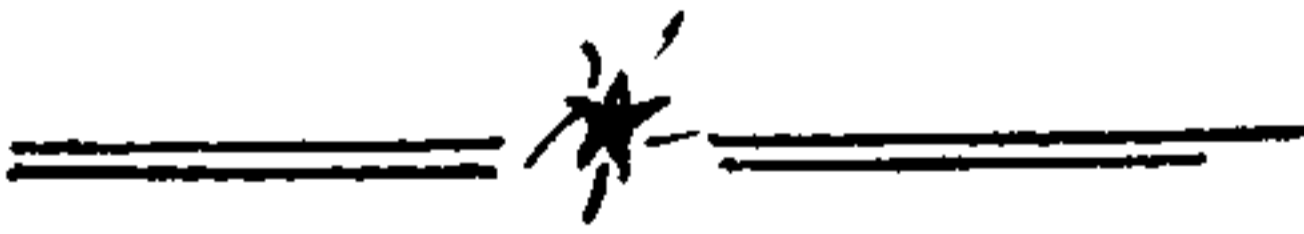
شکل مبارک تیری و چہ می کس دا نور چمکدا
 بالی لاٹ حسن وی کس نے جو کوئی دیکھ نہ سکدا
 کس نے سازی ایسی صورت سوہتی حد بیاتوں
 میں پیدا کش خاک زمیٹوں یا کاشے آسماتوں

شاہِ کونین کا فرمانِ بلاغت نظام
 صنایعِ حقیقی کی صنعت کی پر زور تعریف

یوسف مدنی غوطہ لاؤن وحدت دے دریا میں
 اوہ پئے اک جہد میں بندہ کندے روحی تائیں
 صنایع پاک بناؤن والا میرا حسن دلارا
 جس دی صنایع قلم واقطرہ سورج دا انگیارا
 اے بیٹی میں بندہ جس دا اوسے دا جگ سارا
 میں اک نقش کروڑیں نقشوں تے اوہ سر جنہارا
 وچہ سمندر قدرت والے پرخ حجاب نکارا
 اک اک بوند کرم دے بحر ہر ہر روشن تارا

میں بے چارے تے جگ سارا کن دا گل پارا
 اوہ فی الذات غنی ہر شے تھیں اس بن ہر بے چارہ
 ہر ہر وقت چمکد ہر جا قدرت دا نشکارا
 نور اکھیں نوں مات کریتا حکمت دا چمکارا

توں وچہ ٹھاٹھ برہونڈے دہندے مت کھا جھڑیں ہولارا
 سرت سمحال نہ جائے اوگت راز ایتھیا بھارا
 دیکھیں حسن جھڑیں عشق کھاوین ملے نہ راز اشارا
 مستیاں عشق گفتن دل جھوکاں اس دا اثر نیارا
 کیہڑے عشق گویاں عقلموں کیتیاں ایڈ سنایاں
 کس گوشے تھیں رمزاں وکیاں تیری سمجھ نہ آیاں



بچہ پیر جس قریب حُسنِ انسانی میں مُبتلا
ہے اس کی حقیقت محض آنکھوں کا دھوکہ
ہے :-

جنہاں اکھیاں تھیں نظر دگادیں ایہ بلیاں تابیتے

جنہاں اکھیں وچہ معنے چمکن اوہ نوری آیتے

ایہ نہ چشم نظاریاں کارن جس دی دھیری کالی
ایہ خود قانی قانی دیکھے دیکھ رہے متوالی

ایہ آیتہ ظاہر والا اس وچہ صقل جھلک دا

مغزوں رسا کڈھے ایہ باہر جاں ظاہر ول تگدا

دل آیتہ باطن والا ملیں آب بقاؤل

اس پر زخ دا زخ دھر اتول جتول چمک صفاؤل

داغ نہ گھت سفیدی اندر رکھ لگاہ غباروں

گرد اتار صفا وچہ جھلکے نور قدم اسراروں

مت صورت اول دیکھ پیارے معنیاں تھیں دل پاویں

بھلیوں بھلی صورت پر معنی کس کس نوں گل لاویں

صورت لکھ اگا پر معنے غور کریں جے تکیں
 جاں تک بے اشارت تاپیں توں کچھ سمجھ نہ سکیں
 صورت دیکھ نظر دھر معنے رازا سے وچہ سارا
 تے معنے بن صورت تیں پر ہون نہیں آشکارا
 چشم ضعیف تے سورج چھٹا تاب نہیں جھل سکی ہی
 اکھیں لوں وچہ ڈھپ بھی بجایے اسدی لاٹ چمکی ہی
 چشم مقابل سورج چام تڑک جے کدی ٹکاوے
 سرگز اس و انت نہ پاوے چشم نظر جل جاوے
 ایسی چشم ضعیف ضعیفوں تابش ڈھپ نہ جھٹے
 کھوے نظر تڑاک جھڑے سو تاریکی وچہ چلے
 تابش والے سورج والی اس نوں خبر نہ کاٹی
 رات سیاہی جاتے آکھے دن نوں ایہ دشمنائی
 ایہ کمزور نظر بے چاہی سورج دیکھ نہ سکے
 اپنی کمزوری دے پاروں سورج دل نہ تے تکے
 اس چائن اندھیرا ڈٹھا سورج ایہ کی جانے
 نہ ڈٹھانہ دیکھ سکے پھر کیونکر ایہ پہچانے

سورج بابت ایسے قیاس لڑاؤے ٹیوے لاؤے
 اُسدے ٹیوے کوئی عاقل پھر کیونکر من جادے
 رُب دیاں صفتاں فانی اکھیاں نال جنہاں تے ڈھٹیاں
 محض صفات حسن دے بارے کچھ گلاں تے سبھیاں
 ذات الہی دے بارے اوہ کی جانن بے چارے
 اوہم گمان قیاس انہاندے عابز ایٹھے سارے
 صورت سوہنا برقعہ عیب چھپاؤن والا پایا
 جیس برقعے دا دھوکہ کھا دا عیبیاں نوں گل لایا
 اُس صانع نوں بھل کے فانی صنعت نوں دل دتا
 مخالف مالک نوں چھڈ اُسدی خلقت نوں دل دتا
 اُنھے واہ بن سوچے سمجھے ایہ سودا جس کیتا
 نورِ حقیقی چھڈ کے اوس نلے نوں پھر لیتا !
 جیندا رہن نہ اوس لکانے اس تے مٹ دی جادیں
 چاروں پنڈ دھپ وچہ چلیں مایہ سٹ دی جادیں
 چلدی داؤ کلاؤسے گتیں رہن دونوں ہتھ تالی
 کسے شوق بھرے دم ٹھنڈے جان کدھے غم گالی

ایہ محسوس اشیاء ظواہر تھے اس لائق ناہیں
 لہے جانندیاں انہاں اتے شیدا کرن نکاہیں

مٹاں پیاسے جھاگ دو بونداں وگدا بحر اگاہیں

جھر قطرہ زل نھاگ نہ رہی بحر کتے سر ناہیں

جلس وچہ کوئی اک خوبی دیکھیں اسدی رمزیں بولیں

جس دیاں خوبیاں حد نہ کوئی اسدی حمد نہ بولیں

سوچیں چمکتے ایہ اک بھی کتھوں ظاہر آتی

بجھ ہزار بے اک دچے پھر تدرہ طلب کیا تی

آرسیاں جگ صنعت خانہ صالح دی دانیاں

آپ کرم تھیں ہر ہر ذرے دتی چمک صفایوں

ایہ ذرات نہیں کسے لائق نہ مختار و جوہوں

ذاتوں پاک اسے تھیں روشن ہر محسوس بنو دوں

آرسیاں وچہ ہر ہر جائیں کامل نظر و گاتیں

جو تیں طلب ادھا کچھ پاویں سن بھلی نہ جائیں

جو وچہ لکھنے من مویہ ایہو جھلک پیارے

ایہ سرایت فعل فعالوں اس وچہ تانہ اشاے

تر نشان اثر دے والی ہوتیں نظری آدے
یہ خود کچھ نہیں سب کچھ اس دارا دکھے دل جاوے

ٹا بیٹالیوں ہے جھک آیوں ظاہر دے دربارے
وائے تیرے پے نہ پائے باطن دکھ چکائے
فعل حکیم نہیں بن حکمت ہے سمجھیں تے پاویں
حسن سجاوچہ قبح نہ کاٹی دیکھ سجا اک بھاویں

النساك منخفض ظاہری حسن کے جبال
میں پھنس کر رہ جاتا ہے اور صانع حقیقی
سے بے خبر رہتا ہے۔

بعض رنگاں تے مرم جاویں بعض تکیں وٹ کھاویں
بعض نہیں تے بعضیوں منکر منصف کوں سداویں
میٹ اکھیں ایہ ظاہر والیاں گزر گیاں انصافوں
باطن والیاں کھول ^{اکھیں} تاں بے نجات خلا فوں

ہو طالب وپہ طلبے صادق ہے من چادو دھیرے
جس نے دل ٹھٹھا تیرا انت ملے وپہ تیرے
جے وپہ وہم ڈہیں گی پاویں مفت نہ کر دل میرے
توں نے دی طالب آیوں حسن نہیں دس میرے

چھٹ مینوں لہو صاحب میرا اوہو صاحب تیرا

اس خاطر ہے مینوں چاہیں پھر کم صائب تیرا

ولتے دریغ کھسے غم اسدا جو شے کدی کداتیں

بھیس اوہ جس حال تغیر کدے ہووے کدے ناہیں

میں محتاج کھڑا در اس دے دس بوند جمالوں

اک قطرے دل دیکھ نہ رہیں جا دیں اوگت حالوں

دھرتوں نظر غمی و دروہل پاویں لکھ تزانے

جے توں چاہیں غموں آزادی آس ملے درگاہوں

جے توں چاہیں ہر دم خوشیاں بھل نہیں اس راہوں

جے توں چاہیں عشق ہو لارے دودھ ملن امیدوں

جے توں چاہیں ذوق مدامی دیکھ نہ عمروں زیدوں

ہے توں چاہیں توں سکھ پاویں چھڑ دے دنیا ساری
 ہے توں چاہیں فخر ہزاراں چاہ خودیوں بے زاری
 ہے توں چاہیں وصل زیارت اکدم رساں نہ خالی
 ہے توں ڈریں وچھوڑے کو لوں نہ جادو رسوالی
 ہے توں چاہیں ملے حیاتی زندہ گزرتہاں توں
 ہے توں چاہیں ملے تسلی ہٹ جاو ہم گمانوں
 ہے توں ادس پیارے خاطر ہر شے تھیں چھٹ جاویں
 جو توں چاہیں سو توں پاویں ہر ہر تھاں وت پاویں
 جو چاہیں سو ملے اتھائیں ایہ در چھوڑ نہ جاتیں
 ایہ چھوڑ چلیں در کدھرے خبر ملے تندرہ ناہیں
 جس تھیں خبر نہ رکھیں اکدم اوہ دم غافل ناہیں
 اوہ ہے پاک ہوندا ہے غافل ہوندیوں نہ کداہیں
 پلیں جدے وچہ ناز احساناں اس تھیں خبر نہ پاویں
 ہے خود فداک ملے کا صورت دیکھ جھڑیں غش کھاویں
 پھر دیکھیں کہ سب کچھ اس دانہ تیرا نہ میرا
 کتنوں نسبت کریں پکارا تیرا حسن گھنیرا

انتہا

ہر مصنوع نہیں بن صانع میں مصنوع پے چارا
 ونگے آف بندے دیاں نہ لقاں نقش قدم دا کارا
 ابرو طاق کچے پرکاروں تینوں نظری آئے !

ایہ پرکاروگی کس طرفوں کیوں ایہ رات نہ پائے
 ساد صناد دوڑا اگھیں دے سمجھ انہاں لوں اونویں

سے دفتر جس کاتب لکھے وچہ لکھے ایہ دونویں

گوہر سلک دندان دیاں لڑیاں جس پرودکھایاں

کاہکشاں گل ہار فلک دے تس دتیاں زیبایاں

تے جس نہروں پانی ملیا تازہ رخساراں

اس دے فضل کرم دی لہروں پلہ سے باغ ہزاراں

زکس چشم نہ دیکھ چمن وچہ ایہ وچہ کسے نہ لیکھے

جھڑن طیور اتھائیں غافل جتہاں نہ گلشن دیکھے

اے بیٹی میں تیرے دانٹوں بندہ ہاں رحمانی

میں بھی آدم دی نسلوں پر رنگ پڑھیا نورانی

مال مثالاں گلاں سنبیاں رکھدیاں فرق و ڈیرا
 تے اوہ پاک مثال کولوں اس دا شان اُپیرا
 پھر دساں مت بھلی جاویں ہن دیلا گن پاتیں
 بابچہ اکا غم ہو رہاں دل جھات نہ موڑ دگا تیں
 گوہر دم دے صنائع جاندے توں آیوں بیوپاری
 سب سرمایہ صنائع کر کے درد جھیس توں بھاری
 ہن اوہ ڈھونڈ پوتیں ہتھ آوے جس دبو دو بوبوں
 فہمیت چھوڑا جے پئے ویلا توب لھے ناخوبوں
 پشہ دی قدر نہ رکھدی فانی دنیا ساری
 عشق جنہاں دل و میں دہا جے جنس گتے بھاری
 اوہا ہادی راہ دلاں دا فضل کرے اوہ باری
 نال اشارے سمجھ گیاں دی واہ وا بر خور داری



یہ زبردست تقریر حسن ظاہری کی ہے لہٰذا
اور صانع حقیقی پر فریقہ ہونے کے بارے

میں سن کر روتی کا دل روشن ہو گیا اور

اُس نے رازِ معرفت پایا۔

سن تقریراں نازک معنی جھٹ اکھیں کھل گئیں

ترہائی توں شربت بھاڈب مراد اں لیاں

دیکھ صراحی شربت والی نشہ ہستہ دکایا

تے برہوں جد جو عش رچایا اک بھاتے پایا

رنگ گلاں توں حیرت دھانی موسم ملے بہاراں

ہن چا جتول نظر دکائی نظر پیاں گلزاراں

چمکے طور کرم تھیں شعلہ نہ پھر طلب سدھاوے

دب ارنی دی لوں لوں تھیں لاک بلندی پاوے

میں قربان تساں توں حضرت اس پھر عرض سنائی

گم گئی توں کڈھ اندھیر یوں سیٹو وپہ روشنائی

لہجہ لیا میں اصل پیارا چھڈ ہو س دی بازی
 اصل حقیقت میں ہتھ آئی تھڈی طلب مجازی
 ارج سعادت مندی میری آن ڈگی در تیرے
 غوطے کھانڈی گوہر لہجا پایا نعل اندھیرے
 آب حیات نہما ظلماتوں نور طلب دی تاروں
 پارڈ ٹھٹی گلزار ارم دی پھر دیاں سہج ارا روں
 تسناں مینوں رب میل دتک تے بہت احسان کیتا تے
 وچہ گریباں جان مری دے زاد مراد سیتا تے
 تسناں جیسا میں مرشد ملیا ڈ بدیاں تار گیا تے
 ایدوں راہوں تو بھی بھلا مفت خوار گیا تے
 رب جزا دیوے تسناں شاہا اندر دوہاں جہاتاں
 عمر گزاراں ادا نہ ہووے شکر تیرے احساناں
 ساری عمر عبادت دیوچہ اندر شوق و ہاوسے
 ملیا رب نہ رہیاں خالی داٹ کئی کم آوسے
 ہو غواقل گئی وچہ غوطے گوہر مقصد پایا
 پتھر توڑ کر بندیاں پرنسے لعل وچوں ہتھ آیا

پی پیادہ کلی بچلی پھر ملی اسواری
 سچی یاری پار اتاڑی فیض کرم دے تاری
 نورندی دپہ نہاتی دھوتی حُسنے دی و تجاری
 جانِ فدا اس زن دے قدموں تو ہومرد سدھاری
 سرکش سی پھر بند ہی ہو کے لٹی آزادی ساری
 سدھے راہ گئی شاہ پایا پائی نعمت بھاری

اوہ عزیز اجیہا ملیا حُسن قدموں وچہ واری
 نقد میں اس سودا کیتا عشرت و تیج ادھاری
 واہ و امردو ڈب ڈب جاؤ رٹناں گیاں ودھانگے
 نام وری دیاں پگاں تائیں اجے بھی داغ نہ لگے

قدم تیکھے اس زن دے مرد اجے توں قدم اٹھائیں
 رب ملے تے مقصد پائیں کہی نہ اوگت جائیں

سس
 خواب سے سیدار ہونے کے بعد

اجے نہ رُج ڈٹھی اوہ صورت جسدیاں لاٹھاں بلیاں
 بال ایانی خولے سستی جس شعلے وچہ جلیاں !

جس شاہنشاہ والے مینوں تو اب ملے پروانے
 چٹھیاں بھیج صبا دے ستمیں بلوایا اس خانے
 جس دے شوق لگاتے لاتبو چھڑک نہ سکیاں پانی
 دایاں دی وچہ گود کھیندی لٹی بال ایاتی !
 پٹ گھروں میں دوزخ سٹی اک یلدی وچہ ڈالی
 پردیساں وچہ جھاگیاں واٹاں پھر دی خال خالی
 جدیاں اکھیاں خواب خیا لیں مینوں لٹ لے گیاں
 جس دی ماری میں پردین درد غماں وچہ پیاں
 جس دا اک دیدار کرن نوں اکھیں تپدیاں رہیاں
 میں تپدی تے جس دے دکھیں سر تے پیاں بہیاں
 میں روتدی نوں وچہ قراقاں دیں بدلیں رلایا
 میں رلدی دی سار نہ لیا مینوں خوب بھلا یا
 ایہ اوہ مٹھیاں گلاں والا سچیاں قولوں والا
 اندر خواب گیا چھٹ ستموں ہر واری کر ٹالا
 ایہ اوہ ہا پڑھ جس دیاں فوجاں میں عاجز سرھایاں
 گھروں اجاڑ گئی ویرانی پانی وچہ ایندیاں

ایہ محراب دو ایر و والے سجدہ گاہ دلاں دے
 مشرگاں نے دکھ نیزیاں دے سر چاٹر کر آندے
 عشق زالا ایہ اُس ہوسوں جو خلقت لئی پھردی
 پاک کرے روح لوں تو آس ہوس وچہ سی پتی گھردی
 روحانی بیماریاں دے اے افلاطون طیبیا
 نظر کرم اکواری کر کے کر دے نیک نصیب

گناہ خانہ کا حال

روحی جس دریاے آئی اس دیاں وڈیاں شانان
 شیطان دی نہیں سی ایہ طاقت ہتھ اسنوں جھٹ پانان
 دوہاں پیو پتراں تے رعب ایسا کچھ حق نے پایا
 روحی تھیں اس حالت وچہ انہاں نہ سخن الایا
 سوچیا اونہاں ہولی ہولی آخر بول دھر آسی
 چھیتی کیتی تے اس حالت وچہ کوئی مشکل پاسی
 نال پیار تے عزت اسنوں دیون کھانا پائی
 جیسے پہلے خادم بن کے سی مدت گزرائی

ہر تون مجبور بھی سن ادہ رہ بھی نہیں سی سکدے
 ہب ایسا چھایا کچھ اس نون کہ بھی نہیں سی سکدے
 نفس خان مکار بڑا ہیسی بے دید بڑا سی
 خاوند مالک تے بنیا پر ایہ پلید بڑا سی
 بے شرمی دا پتلا دیو تے دا ہیسی بیٹا
 اپ اس دا شیطان تے ایہ شیطانے داسی بیٹا
 اغوا کتیاں ہویاں روحاں کتوں گناہ کراون
 وچہ بازار گناہاں والے کار و بار چلاون !
 بدمعاشاں بوکاں دے تال برانے لائے
 کوئی بدمعاش اپناں کول آکے دل بہلائے
 روحی ایسا نقشہ نہیں سی خواب اندر کدے ڈٹھا
 کیا گزری رہندی اونھے کی کوئی پھولے چٹھا
 متیاں مغویہ روحاں کو بولے پٹھے کم سن لیندے
 بروچی نون نیکی پاروں ادہ کچھ نہیں سن کہندے
 لفظ عصمت نیکی دا لکھ بے معنی ہوندا رہندا
 کی کچھ ہندا سی اونھے شرماوے بندہ کہندا

نہ بچھو نہ سنو تے نہ رہی شرم اجازت دیوے
نفس سمجھ سکد اسب نکلاں آپے ہی بچھ لیوے

اغوا یاں شیطاناں نے جو اغوا کیتیاں روحاں
اس وڈے چکے وچہ کرن گناہ اوہ بڑیاں روحاں

دشمنناں دیاں اوہ بیویاں بن کے دھوکے دیو پھسیاں

رستہ چھڈ گم گشتہ بیویاں چکر دے وچہ دھسیاں

جد رو جی جی تکرہ کر کے وڈے تاں نوں تچھ

میرے تال تساں کی کیتا اس شیطان نوں تچھ

آکھے کی کیتا بس پیشہ ہے ایٹھے ایسا ہی

عورت داتے کم پہلشہ ہے ایٹھے ایسا ہی

کیوں زندگی نوں روگ لگایا کس غم وچہ توں بڑو

عیش بہاراں دے دن تیرے توں کیوں رو رہو

لا جواب رہے بے چاری رووے نارو تار می

آیے پھسیاں کون چھڑاوے کون سنے افراری

نک کٹیاں جتھ ساریاں ہوون نک دے عیب بتا

بے شرماں نوڈ شرم جیا نوں کتنے عیب لگا وں

ہاں کھینڈن نال نفس خاں آکے غلشی منڈے
 تے آ آکے اس نوں کی کجھ آکھن شہری غلشی
 اوہ روحی دا رخ دیکھے دل اسدا بہندا جاوے
 اس تے رعب اس دی نیکی واکافی پتیدا جاوے
 جے کوئی نیکی دے رستے تے دیوں بجالوں جاتے
 نفس تے شیطان کجھ نہ کر سکدے بیشک آزماتے
 ایسے طرح مینے گزرے آخر سال وہا یا
 روحی یاد الہی والا خوب کمال دکھا یا
 جہدوں کردی کوئی پھلیاں یاداں تنہائی وچہ آون
 لب خاموش تے اکھیاں ردون چھم چھم نیر و سادون
 میں کی سی تے کی بنیاں ایہ نال مرے کی ورتی
 آپے آکھے میں مجرم نہ عقل سمجھ سی ورتی !

پاکیزہ محبت اور فراق کا نغمہ

اکدن بڑی ادا سی دے وچہ دردازے تے آئی
 بیت وانگوں سی کھڑی بے چاری جھڑی اکھاں تے لاتی

سوچے ادھر بول نہ سکاں ہجر غماں دیاں گلاں
 ایہ دچھوڑا سخت قیامت کیوں نہرتے جھلاں
 اکھیں دونوں روندیاں رہندیاں سیتہ جلد ایلدا
 جگر تڑپدا شوق اچھلدا تن گھلدا من جلددا
 کالیاں راتاں پر پرے تارے لمیاں کوہاں ہزاراں
 گھر بیگانے دیس پر اتے رورو کویں گزاراں
 واس پیامیں نال پرایاں جو دردوں نے خالی
 کویں جڑاں بہ دل وچہ آپس کہ ایہ درد سوکھالی
 جس محبوب پیارے دلوں مینوں نت ادوڈیکاں
 اس دے شوقی طلب نے لایاں درد مندی دیاں لیکاں
 میں روندی ایہ ہمدے پھر دے میں پٹری ایہ چدے
 ایہ خوشیاں وچہ نہ ج رُج کھاون اساں طعام نہ چدے
 رُہن درد نے نال میں خود رُہن بھاواں درواں والی
 خود رُہنیاں جے دکھ رُہن بھاوے ایہ تدبیر سوکھالی
 اسے افسوس کراں تدبیراں پیش نہ کوئی جساون
 آپ رُہنیاں دکھ رُہن ویسے ندیاں جے دکھ کھاون

ایہ بے چاریاں عجاہز ندیاں طاقت دہریاں ناپیں
 بھار برہوں سر جردیاں تابیں تے ایہ سردیاں ناپیں
 ست زینتاں ست آسماناں ایہ دم بھر دیاں تابیں
 بحر عمیق برہوں وچہ ڈبیاں پھر مڑ دیاں ناپیں
 نہ ہن ظاہر نظری آؤ نہ سسفتے دس آؤ
 نہ ایہ دل دی اگ بھاؤ نہ دیدار کراؤ !
 میں مرچکی مرنوں گزری رہے ہڈیں غم تیرے
 جیوں جیوں روز و پاندے ہجر وں دگدے یمن دوجہرے
 بلو کدی دکھ دیکھو میرا کیا میرے سرور تے
 کویں رلایاں غم دے فرشتیں وچہ پراتی دھرتی
 میں جلدی وچہ لاٹ برہوں دی چھٹک لقاؤں پانی
 درد تیرے دا بھار بھیرا میں ہو رہی نستان
 مل مینوں توں ظاہر ظاہر نہ رہو وچہ حج ابے
 جے منظور نہیں ایہ حضرت جہات دکھاؤ نوابے
 تے سوکند ہزاراں داری تینوں مساہ جیتاں
 وچہ وچھوڑے نات نہوں سے ساڑن میرا سیناں

ایہ ورتارا رہیا ہمیشہ اندر گریہ ناری
غم دا وقت دراز ہو یانی چہ اندوہ خواری

غم واندوہ میں گناہ کی دنیا سے مشتاق
روحی کو ایک فرشتہ صورت بزرگ ملنے
اُسے اُن سے روحی کی پر معنی گفتگو اور اُس
کا مقید نتیجہ یعنی تقاسم خاں کے پیچھے سے
رہائی :-

اتفاقوں درویش بزرگ اک لنگھے اوس گلی تھیں
روندی ڈٹھی بھولی صورت اوتھاں بے کلی تھیں
کھڑے گئے تے بچھن بیٹی توں کس دکھوں روویں
ڈردی پہچاں ہٹی ایہ پراوہ اگے آتے اونویں
دس بیٹی نہ غم وچہ سالوں ہو رہ زیادہ پاویں
نالی تیرے کی ورتی سالوں پورا حال ستاویں

کون تسی کیوں پچھو ایٹھے کیسی صورت آتے
 ایہ تھاں ایسا ناہیں جتھے ایسی صورت آتے
 فرمایا اسی ادنیٰ خادم یوسف مدنی دے ہاں
 حکم اسانوں اوتھوں ملیا تاں ایٹھے آتے ہاں
 ناں سُنیا تے غش آیا پھر تچھاں ماریاں زوروں
 کی کہندے ہو بابا جی کی پچھو میں کمزوروں
 کی دساں میں دس نہ سکدی دسن جوگ نہ رہیاں
 دسن دے تے لیکھے والیاں ڈوب لیاں میں وہیاں
 بابا جی نے پھر فرمایا بیٹی مطلب دَسو
 روون وچہ نہ وقت گنواؤ تے مطلب جھب دَسو
 مطلب پچھوتے مینوں اس ظالم کتوں چھڑاؤ
 ایس نفاس خاں دے ہتھوں مینوں کوں بچاؤ
 فرمایا سمجھاؤن دا اک ساتھوں سنو طریقہ
 سمجھاؤ تے راہ تے لیاؤ ورتو ذرا سلیقہ
 عرض کیتا حضرت میں کتھوں ایڈی واعظ آتی
 ایٹھے دس نہ چلے میرا میں ہاں عاجز آتی

دیوتناں لوں کی سمجھاواں شرم جنہاں نہ آوے
 سمجھاون دی وٹوں تنگھیاں کوئی کی سمجھاوے
 جے کتاباں پڑھ یا سئکے و غظ سدھردے لوکی
 پھیرتساں جے ولیاں دے کیوں پیر بکڑ دے لوکی
 ایہ کی مدد ہوئی بابا جی ایہ لکھاں رستہ
 مینوں تے ثابت ہو یا ایہ بہت نکماں رستہ
 میں جیسے بے عمل کرن سب تقریراں بے معنی
 اثر نہ کرن نہ منے کوئی تاویلاں بے معنی
 بابا جی میں عرض کراں جے معاف کرو گستاخی
 جے گستاخی سمجھو پہلے آکھاں دیو معافی
 فیض نظر توجہ کشش خالی لفظ ایہ سارے
 جے کسے مشکل ویلے کم نہ دیندے کج ایہ سارے
 ذرا توجہ نال کسے دا بے بیڑا تر جاتے
 بندہ ہو محروم امدادوں کیوں دوزخ وڑ جاتے
 کا قرب ہوگی استدراج دکھا کے من موہ لیندے
 مسلم ولی چھین لئی اتنے ترے کیوں اوہ لیندے

بابا جی خاموش کھڑے سُن دے سی ایہ گل ساری
 اتنے وچہ نفاس خاں بھی ابدھر جھاتی ماری
 اکھاں جس ویلے اس بابا جی دے نال ملایاں
 ڈگا ہو بے ہوش تے اسدیاں اہاں یا ہر آیاں
 بابا جی تے غائب ہو گئے روحی دیکھے اس نوں
 ایسا نظر آوے بس لاگتے کسے لیکھے اس نوں
 کھانا پینا سونا اس دا بہتا سا گھٹیا
 بولے بھی نہ چپ چپا تا روحی نہیں رہیا وٹیا
 ہولی ہولی گھلا گھلا ایہ کمزور ہو یا !!
 ہوش نہ اس دے رہے ٹھکانے تے بے زور ہو یا
 روحی تے کچھ پانی پھر با ہوش اس نوں کچھ آئی
 اس دے بعد نفاس خاں نوں رہی نہ سدھ بدھ کائی
 ہو کمزور اتے بیمار اس حرکتاں بُریاں چھڈیاں
 روحی پھر زکھ ٹھکھا تستا کسراں اس دیاں کڈھیاں
 آپ بچاری بھی ماہی دے غم وچہ رٹدی جاوے
 ایس بُری دنیا توں اُس اچھی دل مُردی جاوے

مریاں وانگوں ارج نفس نجاں بلکہ مرتوں بدتر
 دتی ایس طلاق معافی منگی چھڈی گڑ بڑ
 عرض کرے نیں اس دھوکے دی کیونکر کر اں تلافی
 پھر بے دام غلام بتاں ہے کرے سکاں معافی
 روحی آکھے قسمت میری ہن تینوں کی آکھاں
 کاش کہ دی دلبر مل جادے جسدیاں رکھیاں آساں
 چھڈ قضیہ نہ کھا سرہان میں دلبر دل جادواں
 ہن میں چاہاں کہ بس اس دے راہ تے کلی پاواں
 ایویں کیتا اُس دے راہ تے بیٹھی وچہ اڈیکاں
 جسدے عشق دے دھوکے پوجیا بت لوایاں لیکیاں
 دنیا چھڈی وچہ تصور بیٹھی کلی پاتی
 آخر اکدن ایدھر سروردی اسوارلی آئی



نقاس نحاں کے جنگل سے آزاد ہو کر روحی شاہ
 کوئین کے راہ پر انکی ملاقات کے انتظار میں بیٹھ
 یہاں وہ بزرگ اسے پھر ملے اور قلب و روح
 کی صفائی کے بارے میں ضروری و طائف
 و اعمال اُسے سمجھاٹے۔

روحی نوں اس راہ تے بیٹھیاں گزرے سی دن توڑے
 انہاں بزرگاں نے پھر مڑ کے سی ایدھر رخ موڑے
 روحی دیکھ فرشتہ نوری ادبوں اٹھ کھلوی
 کرے سلام تے عجزوں تیجھے کیسے آمد ہوئی
 فرمایا پھر بھیجا ساتوں حضرت یوسف مدنی
 حکم انہاں دا ہو یا کہ تربیت تیری کرنی
 نور محمدی پھیلاون دی کوشش فرض اساڈا
 فیض اٹھاؤ نور محمد نہیں بس فرض اساڈا

بیٹی توں جو کوشش کیتی کوشش اس دی ہوتی
 تیری کارگزاری دی مشہوری کافی ہوتی
 دو تین چیزاں لکھ لے بھاویں یاد رکھیں دو تہے
 ویسے اچھے اچھے مسئلے پڑھ چکی توں کتے
 ایہ طریقہ دے راہ والے راہنما ہی جانیں
 سانوں اس رستے وچ اپنا پیشوا ہی جانیں
 بس تصور اسم اللہ دا اک توں بہت پکاناں
 اکو الف تینوں درکارے مجھ نہیں ایہ جانناں

تصور اسم اعظم کی صحیح تعریف و توصیف

اسدی پہلے صفت سنو تے سنیو پھر طریقہ
 پھر قرآنوں دساں گے سمجھن دا ہور سلیقہ
 عمل کریں اس گل تے ہر دم ریدا نام پکاریں
 سرور تینوں ملن ایسے راہ تے عمر گزاریں
 مشغل تصور اسم اللہ داسب و رداں تھیں ودھ کے
 کوئی ریاضت کوئی عبادت نہ اس ناں تھیں ودھ کے

پوشیدہ ہے رجعت ایہ طریقہ ذکر خدا دا
 قید جگہ نہ وقت و نمودی سوکھا ذکر خدا دا
 ناں گنتی دی حاجت نلے ہوو کوئی نہیں شرطوں
 فضل خدا دا شامل ہووے پھر کوئی نہیں شرطوں
 اس دے باہجہ لطیفے تیرے طالب رازہ نہ کھلن
 اس دے باہجہ منازل طے نہ ہوون رازہ نہ کھلن
 توں ایماں عرفاں ایقان نہ باہجوں اسدے پلانیں
 قرب مشاہدے وصل فنا بقا دے راہ نہ جاویں
 انہاں چیزاں دا مقصد بھی ہے سوچیں اسے دانے
 تصور توجہ اتے تفکر اک نقطے تے لیانے
 دیسے بھی توحید حقیقی مقصد ہے اسلامی
 ہٹا توجہ غیر معبوداں توں اللہ تے لیانی
 ہے توحید توجہ تیری دی بن جاتے غایت
 عا ربانک متفرق یارب واحد پڑھ آیت



تصویر اکم اعظم یعنی اکم اعظم کی مشتق تصور کا اصلی
 طریقہ

کسے واجب نہ دے سے ایہ وظائف اپنے دنوں
 ایسے تال غلوں پوجا دے ہے حضرت دے دنوں
 پھر کوئی ترجیح نہیں ہے حضرت د افرمان سناتے
 جیسے حضرت نے فرمایا کھول عرقان دکھاتے
 مغرب بعد یا بعد نماز تہجد بیٹھیں بھائی
 غیر خیالوں و سوسیاں تھیں دل دی کریں صفائی
 پاک لباس تنے پاک جگہ ہووے تنہائی ہووے
 دنیاوی مصروفیاتوں چھٹی پاتی ہووے !
 بیٹھ مربعہ پڑھتے کر حصار کلاماں داتوں
 پڑھ الحمد نے آیت الکرسی ہر اک تن دفعہ توں
 چارے قل پھر تن واری پھر درود بھی ایسے
 استغفار پڑھیں تن واری مومن پڑھدے جیسے
 سلام قولاً من رب الرحیم تن واری پڑھ توں
 تن واری پھر واللہ المستعان علی ما تصنوں

تیجا کلمہ تن واری پھر ایسے چوتھا کلمہ
 سب توں آخرین واری پھر پڑھ لے پہلا کلمہ
 پھر سینے تے پھوک مار تے ہتھاں اتے دم کر
 ایہ ہتھ پھر جسم تے شیطانی اثراں نوں کم کر
 پھر دنیا دے چھڈ تصور اس پاسے ویر کھوجا
 سمجھ توں دوزخ جنت دیکھیں تینوں دیکھن انبیا
 پھر تفکر دی انگلی تھیں لکھ متھے تے اللہ
 سینے تے کدی اسم محمد لکھ کے کریں تسلا
 اس تحریر اندر ہونو لگا تو جب اس تے
 دیکھ تصور دا غیشہ اسم اللہ لکھیا اس تے
 ایہو مشق روزانہ کرتوں جتنا پڑ کر سکیں
 اللہ واورد بھی دم دے نال کججاری رکھیں
 ساہ باہر جاوے تے ہُو دا ہی آوازہ آوے
 اندر جاوے تے بس اسم اللہ ہی کہند اجاوے
 اسم اللہ اندر جاوے ہُو آوے باہر بجاتی
 قلبی بت خانے دی تاں پھر ہوندی ٹھیک صفائی

جو دم غافل سو دم کافر داعی بن جاوین
 اٹھدے بہندے کم کر دے ہوتے بھی اسم پکاوین
 کوئی حرج نہ دھیاں ہے غیر خیالی فلموں روکیں
 دھیاں ہے کرنا اللہ دل تے غیراں دلوں روکیں
 دم دے میرے ہر ویلے توں صنائع کردا رہندا
 رات دنے دچہ محض فقول خیالاں وڈا رہندا
 جیکر اسم اللہ بھیس پیدا خدب جھالی ہووے
 اسم محمد سینے تے لکھ رنگ جھالی ہووے
 پاس انفاس اسم داساہ دے نال رکھیں توں جاری
 دچہ تصور اسم اللہ دے رکھ توجہ ساری
 رستہ ایہ چلنا توں خود تے فضل خدا تے کرنا
 اساں فقط پیغام پوجاتا فرض ادا ہے کرنا
 اس دولت توں وڈی دولت ہووے کوئی بھائی
 ہنٹھ بلیس پھر کج نہ بن سی مفت ہے عمر گنوائی

بے دھیان زبانی ذکر اور تصور اسم اعظم
کا فرق

ذکر خدا یا باہجہ توحید کرنا اثر نہ ہوئی
باہجہ تصور اسم اللہ دے دل نون ثمر نہ کوئی
روز فریب خدا نون دیویں طوطے وانگوں پڑھ کے
اس نقصانوں شرح جائے مرشد وارط پھر کے
یا ہر بیٹھا ذکر زبانی کرنا نون تھک جانتا
دل دی کھڈ وچہ سپ نفسانی تال منزے ستاندا
سپ کھڈ وچہ وڈ بیٹھے تے نون بھوں تے ڈنڈے مایں
ہتھ بھناویں فکیریں مفت نہ اس دا کچھ بگاڑیں
تے جے عاقل بن کے کھڈ وچہ تیل ایلدا پاویں
ہے امید کہ فوراً نون اس سپ نون مار مکاویں
خاص توجہ اتے تصور تیل ایلدا ہو یا
سپ نفسانی دی کھڈ وچہ تصوروں پایا گویا
ذکر زبانی باہجہ دھیان توجہ ایویں کرنا
سمجھیں بھوں تے ڈنڈے مارے تے سپ دارن مرتا

سلطان الفقرا باہو سلطان ایہ راز بتایا
 ایہ سرالاسرار انہاں نوں دسالیوں کھول سنایا
 حضرت صاحب۔ بیخ من لینا ایہ مثال سنا کے
 بہت احسان کما یا ایسا سچا راز بتا کے

اللہ والوں کے قلب میں اسم اللہ توری
 حرف میں لکھا جاتا ہے یا نقش ہو جاتا ہے
 قرآن مجید۔ اُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيْمَانَ دَائِدَهُمْ
 بِرُوحٍ مِنْهُ ۔

ایہ بندے وچہ دلاں جنہاں دیاں کلمہ لکھے چھڈیا
 اپنی روتوں کرتا نیرداں نور انہاں دے چھڈیا
 کَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيْمَانَ دَا مَطْلَب سَمَجھو
 لکھیا گیا ایمان دلاں وچہ فرمان رب سمجھو
 لکھیا جاوے لفظ ہمیشہ بائجھ اسم اوہ کھڑا
 لفظ بھی ہووے نقش بھی ہووے وچہ دلاندے پھڑا

رکھیں یاد اسادھی صورت بن نقیضہ ڈول دے
 ولی غلام رسول کہن فرمان یہو پتے بل دے
 بخش مری بے ادبی ہے میں نقش ترا دل دھریا
 یہ مقام نہ سی اس لائق غیر خیالوں بھریا
 یہ نقطہ قرآنی احوال ہی نوں کہندے
 خوش قسمت نہ شک و پیدے سے جھوٹ استوں من لیندے
 طالب کے لئے نشان راہ
 جیکر توں سچے دل تھیں آکم اللہ نے لگ جاویں
 مشق تصورائے توجہ باللہ خوب پکاویں
 تجمانی جنوٹنم دے عاملان سنگ دل جاویں
 ترے کے اٹھ اٹھ رب اکبر نوں کوشش نال مناویں
 لگاؤ نردے غیر تصورائیں نہیں دل پاک بناویں
 اسم اللہ وہ پہ اپنا پورا پورا دھیان لگاویں
 پاک ہے اسم اللہ ناپاک جگہ نہ کتے لگاویں
 ہے چاہیں ایہ دل و چہ ٹکے دل نوں پاک بناویں
 جو دم غافل سودم کافر در عامل بن جاویں
 ہر ساہ نال کہیں اللہ ٹھو عادت خوب پکاویں

سچا مُرشد ہے نہیں ملایا ادہ بھی چھیتی پاویں
 کرن تلاش حلال بھی توں دیکھ شکاری بھاویں
 ادہ مردار شکاراں واسے جادون کردی نہ راہیں
 نہیں حلال شکار تے توں سچا مُرشد چاہیں
 رب نبی توں معلم ہے توں دلوں انہاں توں چاہیں
 بند و بست کریں سارے ہے طالب بن جاویں
 نفس امارہ دے پھندے وچہ کتے نہیں پھس جاویں
 شیطان زور لگاسی لیکن پڑھ آغوذ سغاویں
 چھٹے گھر بار جنگل جا جے نفسوں سن پاویں
 اس دے اکھے لگ نہ جاویں تے غلطی نہ کھاویں
 کھول نہ بیٹھیں سٹ ریادی اس کردوں تیج جاویں
 سب کھڈاں توں تیج تیج کے توں سدھے رستے جاویں
 رکھیں یاد نیاڑا اسم توں بنھ نقشہ و پتہ دل دے
 یازیاں واسے سخت کوشاے یار نہ سوکھے بلدے

ترب آثر قرآن مجید سے

تین آیات قرآنی پڑھ لے من سدھے راہ پے جا
 بیت پرستیوں نکل کر معراج تے جنت لے جا
 افرایک صن اکتد اللھما ھموا پر ۵
 بت نفس دا چھڑ معبود اپنا اصلی اللہ پھر
 ولا یشرک بعبادۃ ربہ احد ا بھی پڑھنا
 شرکوں پاک نمازاں کر معراج نمازی کرنا
 واما من خاف و نھی لنفس عن الفحوا
 ڈر رب دی پیشی توں روک نفس چھڑ نوامش لے جا
 جد تک نہ ایمان لیا ویں تدر تک کج نہ پاویں
 عالم صوفی پیر فقیر بھی آوں بن جا بھادریں



دردِ فراق میں روتی کی مزید گزارشات

اوہ آوے میں جس دیاں لایاں نہرتے توڑ نبھایاں
 مہر کرے جس میرے جہیاں کنتیاں خاک ڈلایاں
 خاک زیندیاں بے پروائیوں وچہ فراق جلا یاں
 جلدیاں بلدیاں بھی وچہ فرقت رُٹ دیاں رو پڑ گویاں
 میں جس دے دکھ گھروں اجاڑی اسدی چٹھے سواری
 تے جس دھری جگر وچہ میرے تیز کندھے دی دھاری
 دیکھ نہ سکدیاں جگر میریاں ایہ اکھیاں سرخ تیرا
 دل وچہ آویں دل وچہ دیکھاں پچاتاں رخ تیرا
 جے اکواری بولیں شاہا تیرے بول پچاتاں
 اسے سلطاناں عالیشتاناں کریں نہ زور دھگاناں
 میں سنیاں ناداراں دی تشیں کرے ہو غمخواری
 آدیکھو میری ناداری کرم کرو اک واری
 یوسف مدنی لتکھدے ہوتے دیکھ مرے دکھ جاناں
 میں دیداروں تیر یوں خواہاں آ دیدار کراناں

عالی قدران والیاں شاہا دیکھ نتائیاں تائیں
 بے قدران دے حالان اتے کریں نگاہ کدائیں
 ناداران دی دیکھ ناوہی پاویں لکھ جزائیں
 دے دیدار وچھنیاں اکھیں جاوون دور بلائیں
 جاں توں نور اکھیں دامیر اکھیں وچہ نہ آیا
 ہو بے نور اکھیں ہن میں سکھ چھڈیا دکھ پایا
 اج احوال مرے تے شاہا ویریاں دے دل گلزے
 آہ میری تھیں پتھر ڈھلے پکھیا ندے پر جلدے
 واہ تعجب ہے اج تینوں میں پر ترس نہ آوے
 ایڈر تیم کریم ترا دل کوں کہاں جھل جاتے
 حال جلدھے تے ویری روون تے غم کھان پراتے
 تیں جہیا تود سردا والی کیوں نہ کرم کھاتے
 آدیکھو میری ویرانی حیرت تے حیرانی
 درد غماں وچہ روندیاں روندیاں میں ہو جانان فانی
 میں فانی گھر میرا فانی واہ وانسر گردانی
 انفس تے آفاق تمامی سب تیں تھیں نورانی

دُوری چاہاں جیون کو لوں بھل مرتاں وچہ دُوری
 تیرے ہون دیو اکواری دیکھ لو اں رُخ نوری
 میں ول میں تھیں تیرے سو سنا چمکیا نور و نوری
 دور رہو تیس دور کریندو کہو نہ دُوری دوری
 شوق جہاں جمیل سخن دا دل ول پاس کریندا
 آپ نقیب جلال اوہ سے دادھک دھک دور سٹیندا
 اک دیدار کرن توں ترساں تر فدیاں مر جاواں
 الفوں یے تک غم دے جھڑے کر دین سناواں
 الفوں اک برہوں دی لگی بیری یاں کہ سسٹی
 تے تر فاناں ت ثابت ناہیں ہم جلاں غم کھی
 ۶۶ ام ہوتے سکھ مینوں خنوار ی وچہ پائی
 دال دکھاں نے توڑ گنوائی ذالوں ذبح کرائی
 ر روندی۔ ز زاری کردی ہیں سکیندی تپدی
 ش فنکار ہوتی میں تیری ص صبر وچہ کھپدی
 ضادوں ضرب لگی دل برہوں ط طاقت سب ہاری
 ظ ظہور غماں دا ہویا، عیتوں عقل و ساری

رخ عثمان نے گھروں اجاڑی ف. فرقت نے لٹی
 ق. قرار گیتی بہتوں کافوں کرم شہکھی
 لام لٹی میں میم مروڑی نون نگہبندی یارا
 واؤ و ساری دل تھیں یوسف میں ہاری دل سارا
 لام نکایاں غم نے تیغاں الفوں آس تری
 ی یاروں میں وچہ بیدانی باجر جہنم سٹی
 واہ عشقا کر بردہ رکھیں جیں اول نظر اولار میں
 گلزاروں کرواویں توبہ آتش فرش سنوا میں
 جا پے دکھ سکھاں تھیں افضل صحت تھیں بیماری
 نہیں وچہ ایہ خامیت بھاری جیں وچہ تو بی ساری
 واہ دردائیں عشق اجاڑی گلیو گلی رلائی
 درد چہدے نے خاک رلائی اسدی اچھ دہائی
 محرومی وچہ مار گوانی جس دی بے پرواہی
 در اس دے انج ہو سودائی میں قہریادی آتی
 خبر کرو محبوب مرے نون دیکھ لوے دکھ میرا
 لائق رحم ہو واں جے عدلوں کرے کرم دا پھیرا

تے جے لائق رحم نہیں میں بہتی او گنہاری !
 تماں بھی اُس دے فضل کرم دی اُس مرے دل بھاری
 مینوں چھوڑ گئے نوں دردیں میرا درد سناؤ
 جے محبوب گیار اُس میں تھیں میں وُل موڑ لیاؤ
 جے ناراض مرے اوہ ظلموں میں کیتی بُریائی
 جے پس رورود امن پھریا اس نے منہ نہ لائی
 کیتیاں دا میں بدلہ پایا سوز فراق جدائی
 ایدوں پرے جے رہیا کاتی واہ وایے پروائی
 بے پروا ہا شاہنشاہا توں ٹلکاں دا والی
 در تیرے سب خلق سوا لی تے میں سب تھیں خالی
 جے سہ عشق تیرا بھلیائی جنت ہے مل تھوڑا
 جے ہے بُرا نہ دوزخ حاجت کاتی درد و چھوڑا
 سُن دیو دغل رسیدیو اُس در آن پھڑو متھ میرا
 در اُس دے لے چلو مینوں دیکھیا دکھ بہتیرا
 میں گھر باروں ابرط آئی تیرے عشق اُجاڑی
 روٹری باجر پھٹی دکھ تیرے برسوں ایسے ساڑی

بھریا نور جگد اچہرہ آن دکھا اک واری
 مل مینوں میں خادم تیری کساں خدمتگاری
 دہندی ٹھاٹھ نورانی دیکھاں تے چہرہ نورانی
 شیریں لبیاں تبسم بھریاں تے نور پیشانی
 لٹکدیاں اوہ زلفاں دیکھاں تے اوہ خط لیجانی
 اوہ رُخ بدر منور دیکھاں تے ہوواں قُربانی
 اے دلبر کتے ٹریا جاتا مل جاویں اک واری
 رحم کما کچھ حال مرے تے دیکھ میری ناداری
 درد ترے نے میں اس کئی دے وچہ ملیاں ولیاں
 توں ہیں حکم روا جگ سارے میں رُلدی وچہ کلیاں
 جے وچہ درد تیرے دے میریاں اکھیں جلیاں بلیاں
 درد تیرے نے ملیاں ولیاں میں تھیں بھلیاں بھلیاں
 آدلبر دس دُور نہ میں تھیں تے نہ پرے پرے
 میں مرساں دل آس جرد کی ڈگ قدماں وچہ تیرے
 جیکر چھوڑ گئے لا درداں والے زخم اسانوں
 سنبھالو نہ سنبھالو میں چھڈ نہ سکاں تسانوں

رُوئی دردِ فراق میں کوسے کی طرح دیکھتی ہوئی
 یوسفِ مدنی کے سچے مہبود کی تعریف کے
 راگ گاتی ہے۔

اکدن زار و زاری کر دی تے ملنے دیاں تاپنگاں
 اشکِ کئی دے کانے روہڑن وگن ہجر دیاں کانگاں
 مڑ کئی دل روندی آتی دل و چہ غصہ آیا
 میں ظالم بُت دے چر و چہ کتن وقت گنویا
 کس دے تچھے لگ کے اپنی کتنی عمر گنوائی
 میں کتنے نقصان اٹھلے نفع نہ ملیا رانی
 کس نوں میں خدا بنایا میں شیطان بھلائی
 مُفت غلامِ نبی کا فردی مینوں عقل نہ آئی
 حرم ہوا دے ہو سی بُت دی کیتی عمر غلامی
 کھلا راز تے معلم ہو یا ایہ دکھ درد متسامی
 یوسفِ داریب قدرت والا سچ یقینوں پایا
 جس یتیم نبی دے سر تے تاج لولاک رکھایا

اوہ سچا رب سب تھیں وڈا نخلق او پاون ہارا
 ایہ جھوٹا رب اتنا گندہ کم گواون ہارا :
 یوسف دارب حاضر ناظر آس پوچا ون ہارا
 ایہ جھوٹا رب ہر ویلے بس مفت ستا ون ہارا
 یوسف مدنی دارب سب تے رحم کماون ہارا
 ایہ جھوٹا مکار روحی نوں روہڑ گواون ہارا
 اوہ سچا رب رُہڑ دیاں بٹیریاں پار لگا ون ہارا
 ایہ جھوٹا ہوتر دیاں نوں بھی غرق کراون ہارا
 یوسف دارب رب سبھاں دا اس بن رب نہ کاتی
 میں جھوٹے نوں رب بتا کے ہن روٹی پچھتانی
 جھوٹے رب جو پوچن اوہ سب دیوانے سودانی
 یوسف مدنی دارب سچا سردے جیڈ نہ کاتی
 اکا رب سبھاں دا مالک تعلق تیرا میرا
 میں سب اسدیاں صفتاں منیاں ہن دل منیاں میرا
 اس دے ہور مقابل ناہیں اوہا سب دا والی
 اوہ اک رب باقی سب بندے اس دیاں صفتاں عالی

انشراح صدر کے بعد روحی کی اپنے سے رب کی بارگاہ میں دعا۔

وٹو کئی دچہ اللہ اگے رو رو سیس نوایا
 اسے اللہ توں خالق مالک توں ہی جگت اوپایا
 تیرا ہور شریک نہ کائی تیری سیج خدائی
 جو چاہیں توں سوہیں کرد اطاقت حد نہ کائی
 توں ہی سورج چند بناتے دن تے رات اوپاتے
 کل ستارے سن آسماناں دے فرمان ٹکاتے
 رنگارنگ بنائی دنیا مدت عمر پھڑائی
 دائم قائم توں اک والی تیں مدھ انت نہ کائی
 توں جمال اپنے دلبر دا سا جیا نور قمر دا
 توں میرا دل غم پروردہ کیتا اس دلبر دا
 توں ہی میرے آقا توں ہے میرے کنوں لکایا
 میں بظاہر اول جھکی تے اس تھیں دور ہی دکھ پایا
 توں ہی مقصد دیون ہارا حکم تیرا سب جاری
 واگ دلاں دی تیرے قبضے تیری نعلت ساری

اک پتہ بن تیرے حکموں ہرگز لیے نائیں
 ادل آخر تینوں خبراں غفلت نہ کدا، ہیں
 ہر جاد بکھیں سین دعائیں حکم تیرا سب جائیں
 ہر نقصوں توں پاک ہمیشہ ہر خوبی داسائیں
 گم گنتی میں راہوں یارب خطا کسائی بھاری
 چھڈ تینوں میں نفس پوجیا ہوتی او گنہاری
 توں قادر توں حاضر ناظر ارحم اکرم والی
 چھڈ تینوں بے راہے چلی رہی مرادوں خالی
 بھلیاں پھر دیاں ہیں راہ بھارا نہ کھلا ہیں سارا
 بخش رہا میں او گنہاری توں ہیں بخشن ہارا
 پاک اللہ ہا شاہنشاہا فصل تیرے نے بھارے
 تہیں تھیں دور رہی میں عمر اں انج ڈھکی دربارے
 کہ منظور الہی عرفناں بخش غموں چھٹکارے
 یارب میل ملاں اک دارمی جان مرے دکھ سارے

رُوحِی کی دُعا قبول ہو گئی اور ایک دن
 مسیح مہج شاہ کوئین کی سواری آگئی

عرش قبول پتی درگاہ سے درہیاں رحمت باراں
 چھوڑ غنم دروڑے ڈگیاں خوشیاں ملن ہزاراں
 آخر یوسف مدنی آتے تے روجی اٹھ روجی
 اپنی اُس جھگی بھیس نکل راستہ مل کھلوتی

نعرہ ماریا روجی جس دم ڈٹھی عظمت شاہی
 سبحان اللہ پاک خدا دی واہ واسیے پرواہی
 بخشے تاج یتیمان تائیں تحت دیوے سلطانی
 سلطاناتاں توں تختوں سٹے پاوے سرگردانی

موتیاں بھرے خزانیاں والے روگوان بجاٹاں
 تاج ملے تے دولت حمت رتہ بندی واتاں

واہ واتیری بے پرواہی واہ واپاک الہی
 واہ قدرت تے واہ ورحمت واہ وانشاہت شاہی

لے پیغام خدا دا آیا او تھے ملک رہا نا
 توبہ منی اس روحی دی گل اسدی سن جانا
 حاضر کرو پکارن والی حضرت نے فرمایا
 روحی نیڑے ڈھکی ادبوں اپنا سیس نوایا
 دس سالوں کی چاہیں بیٹی حاجت تده کیسائی
 کیا تیرے سر سختی آئی کس مشکل و حیر آئی
 گل سنی بے ہوشی آئی اوتھے روحی تائیں
 یوسف مدنی پہچانن بھی نہ اے روحی تائیں
 فرمایا پہچان لیا بچھن دا ایہ طریقہ
 کہ توں دل دی گل دسین ایہ ساڈا اک سبب
 کی آنکھاں میں کی چاہاں تے کیوں میں ایتھے آئی
 تساں مقام جمع تھیں آپے دل تفریق و گائی
 چھوڑ وطن و چہ تیریاں تانتگاں ایتھے آون والی
 اکتے وہہ و چہ ہوش عشق گمراہ ہو جاون والی
 تن من دی میں گرداڈائی شوق تیرے دے رہیں
 کیتا سینہ ساڈا سواہیں درد تیرے دی آہیں

ایہ تن کویں پچھانیا جاوے گزردیاں جس سہیاں
 اس تن تے رنگ بدے پیشک دلدیاں اہو سہیاں
 اک دن سی اس تن میرے تے رنگ عقیق یمن دا
 حسرت دیو پیر رُہڑیا جاندا گل خوش رنگ چمن دا
 سُن حضرت بھر پنجوں روتے ایہ اوہ مسلم زادی
 ساڈی خاطر جس نے جھلی دنیسا دی بربادی
 اس بیٹی دا کتنا وڈا سی کدی اک گھرانہ
 حسرت تھیں ہمسائے تھن اسدا دولت خانہ
 یوسف روتے زار و زاری دیکھ غماں دا حال
 رحم آیا تے رور و کھیا حال درداں والا
 بیٹی حال کیانی تیرا حضرت نے فرمایا
 عرض کیتا یا حضرت ایہو ہوتساں نظری آیا
 پچھیا حضرت نے س بیٹی کتھ گئی جوانی
 عرض کیتا اوہ یاد تے ساڈی وچہ کیتی قربانی
 فرمایا دس دُک تیرے دا اج علاج کیاتی
 عرض کیتا تساں بہتر جانو میتوں پتر نہ کاتی

یوسف میں بیماریاں والی میریاں کروڑوں والی
 دیکھ میرے دکھ اپنے لے ہن بھی چھوڑ نہ جاناں
 روحی کی معرفت میں ڈوبی ہوئی فریاد آرز
 عرض حال :

جے میں جل جل گئی جیوانوں تے ہن رہی نہ کائی
 عشق قدیمی ویسا تیرا ذرہ نہ گھٹیا راتی

وگدی گئی دنوں دن کائی تنخ برہوں دی ثونی
 جیوں جیوں گیا میرے کولوں قامت دی موزونی

بلدے گتے دمادم لائو ویسیاں صبراں تاتیں

جیوں جیوں گیاں میرے تن تھیں شوخییاں نارا دانیں

رپدے گتے پڈاں وپہ میرے درد فہتے تیرے

جیوں جیوں زور تو ان بدن دے گتے ہتھوں چھٹ میرے

دم دم آتش برہوں والی گئی پڈاں نوں کھاندی

جیوں جیوں وپہ وچھوڑے حضرت عدت گئی وہاندی

زور زور شہود تیریدیاں میں دل چمکاں پیاں

جیوں جیوں میں تھیں صفتاں میریاں فانی ہوندیاں گیاں

جھکدیاں آیاں تیریاں تائبنگاں پیر و پیراگاہاں
 جیوں جیوں میں اس میں کہتے تھیں ہڈی تھی پچھاہاں
 نولوں نون ہویاں رت بھنیاں اکھیں دکھیں بڑیاں
 جیوں جیوں حسن عقیق تیرے دیاں میں دل لالیاں پڑھیاں
 نور و نور ہو یا دل میرا درداں صقل پڑھانی
 جیوں جیوں میں متلون ہو کے وچہ تلون سمائی
 اڈدے گئے سبھے رنگ میرے دانگوں توند ہو اتی
 جیوں جیوں میں وچہ تخرتوں تیں دل رہڑدی آتی
 ٹٹ دے گئے تعلق میرے نو دھتیں پئی پرانی
 جیوں جیوں تیریاں وچہ فراقاں میرا رسیا نہ کاتی
 سے رنگاں دیاں تریاں دگیاں نور سیاہ نہلائی
 جیوں جیوں پھر دی گئی بندری دیاں ترقاں تے چٹیا تی
 چھٹ دے گئے لوازم میرے دم دم وچہ جدا تی
 جیوں جیوں ڈھک تیرے دل آئی تینوں تینوں شوق جلائی
 عالم منور تیرے چمکار یوں میں یک رنگی پائی
 جیوں جیوں وچہ آیتنے دلہ سے یہ یہ نظر دگائی

توں ہیں اندھ توں ہی باہر چمکیوں عالم سامنے سے
 بیوں بیوں ٹٹ اہانت مہتیں رپڑ گتے کل پیارے
 مست الست جنہاں دیاں اکھیں عہد نہ جنہاں بھلا تے
 جے اوار تکن دکھ میرا رہن سرشک پہلا تے !
 روحی اکھیا عرض کراں میں جے ہووے منظور می
 جے نہ کرم کر سوبھیریں اگھاں صبر صبور می
 جے نہ عرض قبول پھیریں کراں نہ عرض ضروری
 دور ہوتی جے وچہ بھجوری مٹھ مرساں وچہ دوری
 انداز تسال جے اتنا اتنا اینوں کیتا
 نار خراب دشمنیاں دل کے کتنا اینوں کیتا
 جے کر چھپنا بہت ضروری کجھ ساووں فرماؤ
 پر دیاں نیچے چھپے چھپاتے نہ ساووں تڑقاؤ
 یاد بہت ضروری ہو سی چھپناں پاک نبی جی
 ناں بھلا کس گلوں ساختیں لکناں پاک نبی جی
 نہ ملتا ہی جے منظور تے سے ایسی مجبوری
 کدھر جاؤں جو برداشت نہ کر سکن دوری

باہجوں دید کدورت نفسانی نہ حضرت جاوے
 نفس نہ جد تک سدھرے کد روحانی طاقت آوے
 اک دیداروں ڈبیاں بیڑیاں ہی ایدھر تر جاوون
 دلبرتساں جیسے اتمت دی نظر اگر فرماوون
 کدھر جاوے کی کرے بندہ کہہ پڑا در دیکھے
 تاسینگ اس دی یا خام محبت حضرت کہہ پڑے لیکھے
 شوق تقاضے کردا دین تیرے دی خدمت کریتے
 جد تک نہ منظور ہی ہووے کیونکر جزاوت کریتے
 کھوٹا ساڈے دچوں باہج دیداروں مشکل جاتا
 نظر کرم اکواری کر دیو کم نظروں چل جانا
 چکر بھر باں بھی گل لالیندے ستیاں نہیں سایاں
 تاں میں ایڈی آس رکھی تاں ایڈا میدان لایاں
 راہ تساڈے تے پاکلی آس وڈی دھر بیٹھے
 ایہ دربار نہ چھوٹا جزاوت ہے ایڈی کر بیٹھے

عرض منظور ہو گئی

یوسف مدنی نے فرمایا چھوڑا نڈھ پتے سارے
 کمی ترانیاں رحمت والیاں نہ کچھ اُس دربار سے
 عرض کینا ہے دل دیاں اگھاں کھن تے رُج دیکھاں
 پھر کدی نہ غائب ہو دے بعد چاہاں تہ دیکھاں
 عرض ہوتی مقبول جنابے اکھیں اکھڑ آیاں !
 کھل پیاسو نور حجابوں چمک پیاں روشنایاں
 یوسف تائیں اکھیں ڈٹھا حیاں ہوئی پلینائی
 رُخ پُر نور جونظری آیا بے ہوشی وچہ آئی
 آئی ہوش اس نوں فرمایا حضرت دو جی واری
 ہو مراد کیا تئی دل دی دس دیویں گل ساری
 عرض کیتا اے یوسف مدنی میں تینوں ہی منگاں
 ہو رہیں کوئی حاجت میتوں بس تینوں ہی منگاں
 فرمایا غم نہ کر بیٹی توں ساڈی ہوئیوں
 اساں سفارش کرساں بیٹی توں اچھی ہوگیوں

کوئی مبلغ ساڈے دلوں جو سناوے گلاں
 حق کہے تے ایسیاں شاید اوہ سناوے گلاں
 ایہ عبادت اصل حقیقی عشق اصلی ناں اس دا
 دنیا انھی ہوتی پھر دی کسے نوں کچھ نہ دس دا
 نام ہوس دا عشق بنایا وڈا ڈھونگ رچایا
 شیطان اپنی تان اتے انساں نوں خوب بچایا
 ہوس نفس نوں دل دے کے بندے تے غلطی کھاتی
 کافر تے بھی غلطی کھالی مسلم تے بھی کھاتی
 خواب شبانہ دن دیاں سوچاں سب دیاں سب نفسانی
 خواباں اتے خیالاں دی دنیا ساری شیطانی
 نفسانی اندھیریاں کیتیاں بند روجی اوہ اکھیاں
 نور حقیقی دیکھن لئی یوزب بندے وچہ رکھیاں
 بندے عشق کہن جس شے نوں اوہ کہتے بھی کر دے
 ایہو عشق انہاند اجیر ایہ کھوتے بھی کر دے
 ایہ فریب نفس دا جس تے بندیاں بازی لاتی
 ایڈی وڈی دولت چھڈ کے پٹے گل مکاتی

ایہ تسادیاں خام دیلاں ایٹھے نہ کسے لیکھے
 جھڑن طیو اتھاتیں غافل جنہاں نہ گلشن دیکھے
 سانوں طعنے دیویں بیٹی کہ پہچان نہ سکرے
 عجلہ اسانوں خود مسلم ساڈی پہچان نہ رکھدے
 ساڈے ناں دا ادب نہ کوئی بنے نفس دے بردے
 دیکھیں بیٹی مسلم دنیا وچہ کی نے پتے کردے
 عیش نشاہ گناہ اسراف ایہ کافراں وانگوں کردے
 اسلامی اعمال تے کتنے مومناں وانگوں کردے
 ظلم جماعت دی تسخ وچ متکیاں وانگ بڑے ناں
 تابع ہو خلیفہ اسلامی دے تخت بڑے ناں
 مسلمان تے دین اسلام دا پتے مخول اڑاون
 مسلمان کفاراں دے پٹھے ماخول اپناون
 بے سخت آزاد خیال آزاد چسپن آوارہ
 کوئی نہ بچھن والا سارے بنے پھرن آوارہ
 گھر وچہ کلمہ تک سکھلاتا دو بھر سمجھیا سب نے
 گھر دا مدرسہ بند کر کے ظلم کمایا سب نے

زینت زیبائش آرایش مذہب عورتاں دا
 زور سینما ٹھیٹراں میڈیاں فنکشناں ناچاں دا
 مسلمان دی قومی کھیل کرکٹ بنی ہے اجکل
 جتنے کھنے نوں اسدی کتنی سک لگی ہے اجکل
 خیر الناس تے تیر الامت رب انہاں فرمایا
 لوکاں تاظر انہاں نمونہ ہے دیناں محتلابا
 ہے آج دے ماحول مطابق ہووے گل سمجھانی
 تے پھر ایس طرح چل سکدی ہے موٹر اسلامی
 موٹر اسلامی سٹارٹ کرن مساز صلواتوں !
 روزیاں تال صفائی کرن تے دیون تیل زکواتوں
 جوں اوور ہال کراون ایہ موٹر اسلامی
 پھرے نہ چلے تے دیکھن کیوں ہوتی ناکامی
 بجلی عشقوں بہت ضروری ایہ گل بھل نہ جاوون
 ایس کرنٹ بتاں نہ چلی بھاویں دھکے لاوون
 تیل صفائی اوور ہالنگ تاناں فیدہ پہچاوون
 اصلی پرنزے انجن اندر ہے فٹ ٹھیک کراوون

ایسے تھے حالتوں ہی کچھ عجب عجائب ہو یاں
 پرزے کافی بدل گئے کئی چیزیں غائب ہو یاں
 پرزے رے رے پتے بکھرے ہوڑن ترے اناڑی
 ہر کوئی آکھے میں ہوڑاں کا حالت بہت وگاڑی
 سانچا کھانہ سانچی بے فکرے اللہ ہی والی
 حالت بہت بری کیتی موڑ اسلامی والی
 مسلمان تے سود شراب بجاوٹ اسٹوں جائزہ !
 مسلمان تے رشوت بلیک ملاوٹ اس نوں جائزہ
 مسلمان مقدمے جھوٹے کروا تے کرواندا
 مسلمان بیسٹر جھوٹے پاسے جھٹ ہو جا تدا
 مسلمان تے رشوت ماں دا شیر سمجھ لیتی بالکل
 مسلمان تاجائز روزی کھر سمجھ لیتی بالکل
 مسلمان خیراں دے ہتھ بن سوچے وکدا جاوے
 مسلمان تے بیویاں بیٹیاں میماں پیا بناوے
 مسلمان اغوا دا ماہر چکے خوب چلاوے
 مسلمان سرکار حفاظت انہاندی فرماوے

مسلمان کیوزم نوں دپہ اسلام گھسوڑے
 مسلمان سرمایہ داری دے سنگ رشتے ہوڑے
 مسلمان تے کافراں تالوں چین بڑا دکھلاوے
 مسلمان دا جلیہ بگڑیا نہ پہچا بتیا جاوے
 بڈھے ہو کے مسلمان پھر لگن پڑھن نمازاں
 ایہ بھی باہجھ معنیوں شوقوں چل دیاں کرن نمازاں
 ایس اسلاموں ایس نمازوں اثر نظر کی اوے
 ایسا مسلم کس منزہ حقین سچا امتی کہلاوے
 دس اساتوں جے ایہ جلیہ نہ پہچانیے بیٹی
 پھر طعنتہ کیسا جے امتی ہی نہ جانیے بیٹی
 اِنَّ قَوْمًا اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا
 قَوْلَ اسَاڈِ اللّٰهِ وَالْوَلَدِ وپہ قرآن پورا
 وپہ کتاباں دیکھ معیار اسادے اصحاباں دا
 تے تیج دیکھ اجکل دے سادے عزت ماہاں دا
 ایسے گھٹیا امتیاں تھیں نہ غصے ہو جائیے
 تے کیا اج دے واعظواتوں سب کچھ ٹھیک بتائیے

کیا احسان اسماں تے کیتا جو اسی مُجھ گتے ہاں
 شکر کرو کہے بُری دعا پاسے نہیں ڈھل گتے ہاں
 ایہ جواب زبان حال تھیں جے کوئی سمجھ کلاں
 ایس طرح سمجھا دن داعظ ساڈیاں سمجھ کلاں
 توں بیٹی جے ساڈی خادم ہاں اسی خادم اسدے
 اوہ شاہنشاہ کل عالم دا باقی خادم اس دے
 کوئی چھوٹے کوئی دڈے درجے رحمت بخشے
 پئے دعا ساڈی رب ساڈی اچھی اُمت بخشے
 وچ کچھری ساڈی توں آجانا جسد بھی چاہیں
 ایتھوں خیر توں پائی پانا جسد بھی چاہیں
 بلغ وائے حکم قرآنی اتے عمل کس توں
 بنیں مُبلغ دین اسادے دی خدمت ول آتوں
 پڑھیاں لکھیاں بیٹیاں تائیں دیو پیام اسادا
 دین خدادے نوں من کے سب یور سلام اسادا
 پڑھیوتی بیٹی اپنی ذمے داری نوں پہچانے
 رب جے علمی نعمت دتی قدر اس دی ایہ جانے

اُس سے ارد گرد کتنا اندھیرا چھپایا ہویا
 اس نوں دور کرتا سماں پڑھیاں ذمے لایا ہویا
 کتنیاں بیٹیاں بھیتاں غربت دے چکر و پھپھیاں
 تانا علموں محروم رہیاں کچھ حاصل نہ کر سکیاں
 تینوں رُت سہولت دولت تانے فرصت دتی
 ایہ نعمتاں پہلوں پر علم دی دولت دتی
 دیکھ انہاں دل جو محروم علم تھیں بالکل رہیاں
 کم کاج دے کو لھو جنتیاں رہیاں جاہل رہیاں
 انہاں غریباں دے ذمے جانسوزی ڈاہڈی ادکھی
 زندگی انہاں دی نہیں سوکھی روزی ڈاہڈی ادکھی
 طرح طرح دی مشکل نے انہاں نوں گھیر لیا اے
 قسمت نے کچھ انہاں ولوں منہ ہی پھیر لیا اے
 رب دی نعمت دا شکر انہے ہے عملی کرنا
 انہاں غریباں دی مدد علمی نے عملی کرنا
 نوں روشنی دے سیلاب اندر ہی ہے رُہڑ جاویں
 چھڈ اسلامی شاہرہ ہے توں یورپ ول مڑ جاویں

میک اپ زمنت ناول سلیمان مجھے مقصد بن جاوون
 ایہ مسلم بیٹی ری زندگی دے مقصد بن جاوون
 پھر کافر تے مسلم بیٹی وچہ کی فرق سمجھتے
 نویں روشنی دی ظلمت وچہ کیوں نہ غرق سمجھتے
 سادگی نیکی خدمت خلق بنائے مقصد بیٹی
 یاد خدا دی کرتے ایہ اپنا لے مقصد بیٹی

بس سلام علیک اسدا ڈاہن نمکین نہ ہونا
 اسد نیار وچ جد تک بھی رہتا بے دین نہ ہوتا

تمت بالبحر!

خادم العلماء والفقراء

نیاز الدین نیاز

مُصَنَّف کی دوسری کُتُب

فقیر سہری کی نشان - زندہ معجزے

رازی عرفان - عرض تریاز

اسلام اور ارکان اسلام

اصلاح دیہات - تہ شکرے میں سے

کوئی سی ایک دو کتب خود ملنے والے اصحاب کو مفت مل
سکتی ہیں۔ اس کتاب کے ساتھ بھی کوئی ایک کتاب بلا قیمت ملے
گی۔

صلتے کا پتہ

چوہدری عبدالقادر قادری:

بکس 4 رحمان ٹیکسٹائل ملز جھنگ روڈ لائلپور

سبحانك يا ذا الجلال والإكرام

اللَّهُ

كَلِمَةُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَكْتُبُهَا
لِلَّذِينَ يَشَاءُونَ وَيُخْتَارُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ
اللَّهُ طيبة

علم حضرت علیؓ

یا ایها الذین آمنوا صلوا علی محمد وعلیٰ

صلوات الله علیهم

بیرنی طرف سے پہنچا و تنوہا ایک آیت کو پہنچا

دارالمتبع اسلام

اسلام کی حامل تعلیمات حضرت باہو سلطان اور حضرت جعفر زورچہ

سرگرمی از تربیت یافتہ حضرت سلطان یا کو

نور محمد کو بولوں میں اٹھانا فرض نسا ڈا
تھے ان پر ہلا جھوٹے سیرتادان الو
تھے بے جا کے سیرت باجھہ جادان الو
اوتھے انہاں دی بولوں ویرت اسان اسلام پوجانا
سن سے پڑھیا لکھیا سرتی سے انگریزی جانا
نیاز اساد کے نبی محمد تو با کھڑے جتکا
سے صدر سے اوٹناں دے قدماند کے جھڑے جتکا

جوں محمد و بیان انبیا
عظم و بیان اولیا

الارشاد

آیات قرآنی پڑھے من مدھے راہے جامعہ
پہنچوں نکل کر معراج سے جنت سے جا
آیت من ائذ اٹھوا لھلھوا ہو ابرطھ
نفس دا جھڑ جو اپنا صلی اللہ پھر
لا شکر ہی بعدا لڑیہ اُحد بھی پھنا
کھل یا ک نمازاں کر معراج نمازی کرنا
آمن خافت و کھی نفس عن اھوا
دوست و کاشت آہ از روک نفس جھڑوٹاں سے جا

اعلان

یہ کتاب جس محترم سستی کی تعلیمات کو آسان صورت میں پیش کرنے کی غرض سے لکھی گئی ہے، اچھے پڑھے لکھے اصحاب انکی مندرجہ ذیل قیمتی کتب ضرور پڑھیں۔

عرفان حصہ اول روحانی سائنس کی لائٹانی کتاب، قیمت پانچ روپے
 " دوم عرفان کا دوسرا حصہ ٹھوس عرفانی معلومات سے پرے قیمت روپے
 عرفان حصہ اول کا انگریزی ترجمہ، انگریزی اصحاب کیلئے، قیمت دس روپے
 سلطان الادراہ حضور کے وظائف کا مجموعہ جو عمر بھر آپ نے کئے اور دیگر
 نہایت قیمتی مضامین قیمت پانچ روپے

مندرجہ بالا کتب کے مصنف حضرت فقیر نور محمد صاحب امروری قادری رحمۃ اللہ علیہ
 سلطان الفقرا ہیں جو سلطان العارفین حضرت بابا سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی
 قیمتی روحانی سائنس اپنے تجربات کی روشنی میں پیش کر چکے ہیں
 ہیں، آج کل کے مادہ پرست اذہان کے لئے یہ کتب اکیر اعظم
 کی حیثیت رکھتی ہیں۔ فقط، خادم نیاز الدین بی اے
 حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ بالا کتب

صلیٰ علیہ وسلم

صاحبزادہ عبدالرشید عرفان منزل کلاچی، ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

